پانچ زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی اور انگلش) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت
Faizan-e-Madina | Monthly Magazine | رنگین شمارہ
ماہنامہ
فَیضانِ مَدِینَہ
(دعوتِ اسلامی)
ستمبر 2021ء / محرم الحرام صفر المظفر 1443ھ
2 ستمبر
یومِ دعوتِ اسلامی مبارک ہو!
دعوتِ اسلامی کہاں سے کہاں تک جا پہنچی! 4
حقیقی کامیابی اور اس کے حصول کا طریقہ 6
دعوتِ اسلامی کی ترقی کا راز 18
شانِ ختمِ نبوت 25
تو مجدد بن کے آیا اے امام احمد رضا 43
فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ
زمین کو اپنی نیکیوں پر
گواہ بنائیں گناہوں پر نہیں۔

نظرِ بد اور ہاتھ پاؤں کے درد سے نجات

"یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ" 786 بار کاغذ پر لکھ (یا لکھوا) کر تعویذ کی طرح لپیٹ کر پلاسٹک کوٹنگ کر کے ریگزین یا کپڑے وغیرہ میں سی کر بازو میں باندھ یا گلے میں پہن لیجئے اِن شآءَ اللہ نظرِ بد کا اثر ختم ہو جائے گا۔ جس کے ہاتھ پاؤں میں درد ہو اُس کے لئے بھی یہ تعویذ اِن شآءَ اللہ مفید ہے۔ (بیمار عابد، ص35)

آفتوں سے گھر کی حفاظت

"یَاوَالِی" جو کوئی کورے پیالے پر لکھ کر اس میں پانی بھر کر گھر کے دَرودیوار پر ڈالے تو اِن شآءَ اللہ وہ گھر آفتوں سے محفوظ رہے گا۔ (مدنی پنج سورہ، ص256)

رِزْق میں بَرَکت

جو کوئی ماہِ صفر کے آخری بدھ کو سُورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ، سُورۂ وَالتِّیْن، سُورۂ نَصر اور سُورۂ اِخلاص اَسّی اَسّی بار پڑھے اس مہینے کے ختم ہونے سے پہلے اِن شآءَ اللہ وہ غنی ہو جائے گا۔

(لطائف اشرفی، 2/231)

شعبہ روحانی علاج

پندرھویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت، شیخِ طریقت، عالم نیت، رہبرِ شریعت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کے روحانی فیضان سے ماہانہ کم و بیش 3 لاکھ 35 ہزار مریض اور اُن کے نمائندے فیضیاب ہوتے ہیں جنہیں تقریباً 6 لاکھ تعویذات و اَورادِ عطّاریہ فِی سَبِیْلِ اللہ پیش کئے جاتے ہیں۔ یوں سالانہ کم و بیش 4 Million (یعنی 40 لاکھ) پریشان حالوں کو تقریباً 7 Million (یعنی 70 لاکھ) تعویذات و اَورادِ عطّاریہ فِی سَبِیْلِ اللہ پیش کئے جاتے ہیں۔

مرید بننے کے لئے: ویب سائٹ پر موجود سروس پر ماہانہ ہزاروں نام عطّاری بننے کے لئے موصول ہوتے ہیں جنہیں امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے سلسلے میں داخل کر کے ریپلائی کے طور پر امیرِ اہلِ سنّت کا مکتوب بھی ای میل کیا جاتا ہے۔

اس کے لئے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ وزٹ کیجئے۔

بفیضانِ نظر سِراجُ الاُمّہ، کاشفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدُنا
امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین و ملّت، شاہ
امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت
علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

ستمبر 2021ء | جلد: 5 | شمارہ: 09

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

ہیڈ آف ڈیپارٹ: مولانا مہروز علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر: مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی
نائب مدیر: مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش: مولانا محمد جمیل عطاری مدنی

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 50 رنگین: 100
سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات:
سادہ: 1200 رنگین: 1800
ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)
12 شمارے رنگین: 1100 12 شمارے سادہ: 550
نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے
Call: +922111252692 Ext:9229-9231
Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com
ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

گرافکس ڈیزائنر: یاور احمد انصاری/شاہد علی حسن
https://www.dawateislami.net/magazine
☆ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

آراء و تجاویز کے لئے
+922111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923012619734
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جس نے یہ کہا: ”اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ“ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (معجم کبیر، 25/5، حدیث: 4480)

استغاثہ

قبول بندۂ دَر کا سلام کرلینا
سَگانِ طیبہ میں تحریر نام کرلینا

مِرے گناہوں کے دفتر کھلیں جو پیشِ خدا
حضور اس گھڑی تم لطفِ تام کرلینا

تمہارے حُسن میں رکھ کر کشش، کہا حق نے
کہ دشمنوں کو دکھا کر غلام کرلینا

بِلا ہے خوب ہی نسخہ گناہگاروں کو
تمہارے نام سے دوزخ حرام کرلینا

حبیب عرش سے بھی پار جا کے رب سے ملے
کلیم کو تھا مُیَسَّر کلام کرلینا

خدا نے کہ دیا محبوب سے کہ مَحْشَر میں
گناہگاروں کا تم اِنتظام کرلینا

جمیلؔ قادری اُٹھو جو عزمِ طیبہ ہے
چلو یہ عمر وہیں پر تمام کرلینا

از مَدّاحُ الْحَبیب مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

قبالۂ بخشش، ص21

منقبت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

کس سے فریاد کریں پیارے رضا تیرے بعد
کون پُرساں ہے غریبوں کا بھلا تیرے بعد

شام ہوتی ہے سَحَر ہوتی ہے لیکن مولا
زندگی کا نہ رہا کوئی مزہ تیرے بعد

تُو نے ہم جیسے گنواروں کو نوازا ایسا
خَلق انگشت بدنداں ہے شہا تیرے بعد

اہلِ سنت پہ وہ احسان کیے ہیں تُو نے
کوئی جَچْتا ہی نہ مُحْسن ہے سوا تیرے بعد

لاڈلے غوث کے! فریاد ہماری سُن لے
ایک ہنگامۂ مَحْشَر ہے بپا تیرے بعد

میں بھکاری ہوں ترا، اے مرے غیرت والے
مانگتے غیر سے آتی ہے حیا تیرے بعد

آلِ سادات کے اے ناز اٹھانے والے
کیوں پریشان ہے ایّوبؔ ترا تیرے بعد

از مولانا سید ایوب علی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

شمائمِ بخشش، ص37

مشکل الفاظ کے معانی: **سگانِ طیبہ:** مدینۂ منورہ کے کتّے۔ **پیشِ خدا:** اللہ پاک کے سامنے۔ **لطفِ تام:** کامل لطف و کرم۔ **حق:** اللہ پاک۔ **کلیم:** حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السّلام۔ **پُرساں:** مددگار۔ **گنواروں:** گنوار کی جمع، نادان۔ **خلق:** مخلوق۔ **انگشت بدنداں ہے:** دانتوں میں انگلی دیے ہوئے ہے یعنی حیرت زدہ ہے۔ **جَچْتا:** پسند آتا۔ **آلِ سادات:** سیّدوں کی اولاد۔

دعوتِ اسلامی کہاں سے کہاں تک جا پہنچی!

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری*

عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کا آغاز انٹرنیشنل اسلامک اِسکالر شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے کراچی میں ذُوالقعدۃ الحرام 1401ھ مطابق ستمبر 1981ء میں اپنے چند رُفقا کے ساتھ کیا۔ دعوتِ اسلامی نے کم و بیش 40سال کے سفر میں سیاست، احتجاج اور ہڑتال وغیرہ سے دُور رہ کر مُثبت انداز میں اللہ پاک کے فضل و کرم سے دین کا وہ کام کیا ہے جس کی مثال نہیں ملتی۔ شہر کراچی سے شروع ہونے والی دعوتِ اسلامی دیکھتے ہی دیکھتے نہ صرف پورے پاکستان بلکہ دنیا بھر میں جاپہنچی اور آج (2021ء میں) دعوتِ اسلامی کا دینی کام **80سے زائد شعبہ جات** کے تحت تقریباً **313 ذیلی شعبوں** میں پھیل چکا ہے۔ دعوتِ اسلامی اب تک ہزاروں مساجد بنا چکی ہے اور مزید سلسلہ جاری ہے۔ بچّوں اور بچیوں (Boys & Girls) کو الگ الگ تعلیم قراٰن دینے کے لئے **مدارسُ المدینہ** اور فروغِ علمِ دین (عالم و عالمہ کورس کروانے) کے لئے الگ الگ **جامعاتُ المدینہ** قائم کئے جارہے ہیں۔ لاکھوں حافظ، قاری، امام، مبلغ و معلّم، عالم اور مفتی تیار کرنے کے ساتھ ساتھ اصلاحِ امّت اور کردار سازی کا پروگرام منفرد اور شاندار انداز میں جاری ہے۔

5 لاکھ سے زائد مرد و عورت رضاکارانہ، تقریباً **32ہزار سے زائد اجیر** (تنخواہ دار) اور کروڑوں چاہنے والے دعوتِ اسلامی کے دیئے ہوئے اہم ترین مدنی مقصد (اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش) کی تکمیل میں کوشاں نظر آتے ہیں۔ مختلف مقامات پر "دارُ الافتاء اہلِ سنّت" قائم ہیں، جہاں دعوتِ اسلامی سے وابستہ مفتیانِ کرام مسلمانوں کی تحریری، زبانی، موبائل، ای میل، واٹس ایپ وغیرہ کے ذریعے شرعی راہنمائی کرنے میں مصروف ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے شعبے المدینۃُ العلمیہ (Islamic Research Center) میں تفسیر، حدیث، فقہ، سیرت اور موٹیویشنل موضوعات (Motivational Topics) اور تنظیمی تربیت پر مشتمل کُتب و رَسائل لکھے جارہے ہیں، اس ڈیپارٹمنٹ میں اعلیٰ حضرت **امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں پر مختلف نوعیت کے کام کرنے کے ساتھ ساتھ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی کتابوں اور رسائل کے لئے مواد وغیرہ کے حصول میں معاونت بھی کی جاتی ہے۔

---

* یہ مضمون نگرانِ شوریٰ سے ہونے والی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کیا ہے۔ ابورجب محمد آصف مدنی
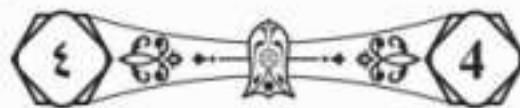
ان کُتب ورَسائل کو دعوتِ اسلامی کا اشاعتی ادارہ مکتبۃُ المدینہ چھاپ کر عام کرتا ہے۔ انٹرنیٹ کے جدید ذرائع کو اپناتے ہوئے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net کے ذریعے بھی مختلف زبانوں میں نیکی کی دعوت عام کی جاتی ہے، اس کے علاوہ **"فیضان آن لائن اکیڈمی"** (بوائز، گرلز) قائم ہے جس کے ذریعے آن لائن (بذریعہ انٹرنیٹ) عالم کورس، قراٰنِ پاک (حفظ وناظرہ) پڑھایا جاتا ہے، 30 سے زائد کورسز (مثلاً فیضانِ نماز، فیضانِ قراٰن وحدیث، سیرتِ مصطفٰے، عقائد وفقہ، نکاح، نیو مسلم وغیرہ) کے ذریعے لوگوں کو ان کے گھر پر علم کی روشنی پہنچائی جاتی ہے۔ ایجوکیشن کے میدان میں انگلش میڈیم اسلامک اسکولنگ سسٹم بنام **"دارُ المدینہ"** پری پرائمری سے میٹرک تک کام کررہا ہے، اس سسٹم کو کالج اور کالج سے یونیورسٹی تک لے جانے کے پروگرام جاری ہیں۔ بدلتی دُنیا میں میڈیا (Media) کا کردار ایک حقیقت ہے چنانچہ دعوتِ اسلامی اپنے **"مدنی چینل"** کے ذریعے 7 بڑی سیٹلائٹس پر **اُردو، انگلش اور بنگلہ زبانوں** میں دین کی خوب خدمت کررہی ہے، "دعوتِ اسلامی" سوشل میڈیا کے پلیٹ فارم سے بھی اسلامی تعلیمات کو عام کرنے اور اصلاحِ امت کا کام کررہی ہے اور اب تک تقریباً 3 کروڑ 9 لاکھ 31 ہزار 430 سے زائد Users ان سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعے فوائد حاصل کررہے ہیں۔

اس کے علاوہ شعبہ **FGRF** (فیضان گلوبل ریلیف فاؤنڈیشن) کے ذریعے فلاحی و سماجی خدمات کا سلسلہ بھی جاری ہے اور پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دُکھیاری اُمّت کی پریشانی کو دور کرنے کے لئے لاک ڈاؤن، سیلاب وغیرہ میں نہ صرف 26 لاکھ سے زائد گھرانوں کی مدد کی گئی بلکہ ان حالات میں **بالخصوص تھیلیسیمیا** (Thalassemia) **اور بالعموم دیگر مریضوں کے لئے خون کی بوتلیں** (Blood Bags) جمع کرنے کا ایسا کارنامہ انجام دیا گیا جس کی مثال نہیں ملتی، اب تک خون کی تقریباً 46 ہزار بوتلیں مختلف اداروں کو جمع کروائی جاچکیں مزید سلسلہ جاری ہے، نیز گرین ورلڈ پروگرام کے تحت گرین پاکستان مہم میں اب تک لاکھوں لاکھ پودے لگائے جاچکے ہیں اور اس مُہم کو جاری رکھتے ہوئے ہمارا یہ نعرہ ہے: **"پودا لگانا ہے درخت بنانا ہے۔"** معذور بچّوں کی بحالی کے لئے ادارہ بنام **FRC** (فیضان ری ہیبلی ٹیشن سینٹر) قائم کیا جاچکا ہے۔ بات یہیں ختم نہیں ہوتی بلکہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دُکھیاری اُمت کی خدمت کا جذبہ لئے **FGRF** عنقریب **مدنی ہیلتھ کیئر سینٹر** قائم کرنے جارہا ہے، یتیم ونادار بچّوں کی کفالت و دینی تربیت کے لئے **"مدنی ہوم"** اوّلاً کراچی اور پھر بتدریج دیگر شہروں اور ملکوں میں قائم کئے جائیں گے، اس کے علاوہ مَردوں اور عورتوں کو **ہنرمند بنانے کا ادارہ** بھی عنقریب قائم کیا جائے گا، اِن شآءَ اللہ الکریم

اللہ پاک کے **فضل وکرم**، **فیضانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور **فیضانِ صحابہ و اولیا** (رضوانُ اللہ علیہم اجمعین) سے دعوتِ اسلامی مساجد کی آبادکاری اور اصلاحِ اُمّت کے لئے 12 دینی کام مثلاً مدنی قافلہ، نیک اعمال، ہفتہ وار اجتماع و مدنی مذاکرہ وغیرہ کے ساتھ ساتھ فلاحی و سماجی کام بھی کررہی ہے۔

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی دُور اندیشی کو سلام کہ آپ نے دعوتِ اسلامی کے نظام کو اپنی ذات تک محدود رکھنے کے بجائے مرکزی مجلسِ شوریٰ قائم کی اور سارا انتظام اس کے سپرد کردیا، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی خصوصی توجہ، شفقت و تربیت اور راہنمائی سے مرکزی مجلسِ شوریٰ دعوتِ اسلامی کے تمام امور کی نگرانی اور نظام کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کرتی ہے۔

2 ستمبر 2021ء کو "دعوتِ اسلامی" کے قیام کو 40 سال **مکمل** ہورہے ہیں، اس کے مبلغین ومبلغات اور متعلقین و محبین کو **یومِ دعوتِ اسلامی** مبارک ہو۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو مزید عُروج بخشے اور ہمیں اس کا تَن مَن دَھن (یعنی ہر طرح) سے ساتھ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم
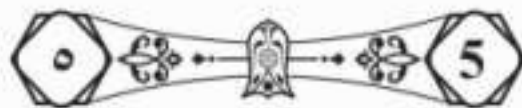
حقیقی کامیابی اور اس کے حصول کا طریقہ

(تیسری اور آخری قسط)

مفتی محمد قاسم عطاری

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۚ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴾

ترجمہ: اور وہ جو زکوٰۃ دینے کا کام کرنے والے ہیں۔ اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ مگر اپنی بیویوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں پس بیشک ان پر کوئی ملامت نہیں۔ تو جو اِن کے سوا کچھ اور چاہے تو وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔ (پ18، المؤمنون:4تا7)

کامیاب لوگوں کی تیسری خوبی

فلاح پانے والوں کے اَوصاف میں ایک وَصْف یہ بیان فرمایا: وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ ترجمہ: اور وہ جو زکوٰۃ دینے کا کام کرنے والے ہیں۔ (پ18، المؤمنون:4) اِس کا معنیٰ یہ ہے کہ وہ پابندی کے ساتھ، خوش دِلی سے، عبادت سمجھتے ہوئے اور حکمِ الٰہی پر سَرِ تسلیم خَم کرتے ہوئے وقت پر زکوٰۃ کی ادائیگی کرتے ہیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی میں کئی طرح فلاح ہے۔ 1 زکوٰۃ دینے والے کے دل سے مال کی محبت نکلتی ہے اور مال کی محبت برائیوں کی جڑ ہے۔ 2 زکوٰۃ دینے والے کے دل میں معاشرے کے محتاج و غریب لوگوں کے ساتھ بھلائی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ 3 زکوٰۃ سے لوگوں کی غُربت و تنگ دستی کا خاتمہ ہوتا ہے۔ 4 غریب کی غربت عام طور پر اُسے اَمیر سے نَفْرت ہی سکھاتی ہے، لیکن غریبوں کو زکوٰۃ دینے سے اُن کے دل میں امیروں کے لیے نفرت کے بجائے شکر گزاری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اِسی لیے جن معاشروں میں زکوٰۃ کا تصور نہیں تھا، وہاں غریبوں نے امیروں کے خلاف شدید ترین احتجاج کیا اور ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں امیروں کو قتل کیا۔ اِنقلابِ فرانس اور انقلابِ روس کے پیچھے سب سے بڑا بنیادی سبب یہی تھا۔ 5 زکوٰۃ دینے والے سے شَر دور کر دیا جاتا ہے، چنانچہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی، بے شک اللہ تعالیٰ نے اُس سے شر دور فرما دیا۔ (المعجم الاوسط، 1/431) 6 زکوٰۃ دینے سے رحمتِ الٰہی کا نُزول ہوتا ہے، جبکہ زکوٰۃ کی ادائیگی نہ کرنے سے رحمتِ الٰہی رُک جاتی ہے، چنانچہ حدیث میں فرمایا: جب لوگ زکوٰۃ کی ادائیگی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ پاک بارش کو روک دیتا ہے، اگر زمین پر چوپائے موجود نہ ہوتے، تو آسمان سے پانی کا ایک قطرہ بھی نہ گرتا۔ (ابن ماجہ، 4/368)

بعض مُفسِّرین نے اِس آیت میں مذکور لفظِ "زکوٰۃ" کا ایک معنیٰ "تزکیہ" یعنی "تزکیہ نفس" بھی کیا ہے، مراد یہ ہے کہ ایسے اہلِ ایمان کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں جو دنیا کی محبت اور مَذموم صفات مثلاً تکبُّر و رِیاکاری اور بُغض و حَسد وغیرہا سے خود کو پاک

* نگران مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

کرتے ہیں۔ اِسی "نفس کے تزکیہ" کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴾ ترجمہ: بے شک جس نے خود کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگیا۔ (پ30، الاعلیٰ:14) ایک اور جگہ فرمایا گیا: ﴿ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ﴾ ترجمہ: بے شک جس نے نفس کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگیا اور بے شک جس نے نفس کو گناہوں میں چھپا دیا وہ ناکام ہوگیا۔ (پ30، الشمس:9، 10) تزکیہ نفس کرنے والے کو کامیابی کا ملنا بہت واضح ہے کہ آخرت میں نجات وجنّات اُن لوگوں کے لیے ہیں، جو قلبِ سلیم یعنی سلامتی والا دل لے کر خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ اِس کے ساتھ دنیاوی اعتبار سے بھی وہی لوگ زیادہ کامیاب ہوتے ہیں، جو تزکیہ نفس کرتے ہیں، یعنی خود کو مال و دنیا کی محبت اور تکبُّر و حَسد وغیرہ سے بچا کر رکھتے ہیں، کیونکہ جائز طریقے سے مال کا حصول برا نہیں ہے، لیکن مال کی محبت میں ڈوب جانا بہت برا ہے، کہ یہ انسان کو کنجوس، مَفاد پَرَست، اِبْنُ الوَقْت اور خود غرض بنادیتا ہے اور ایسے آدمی کو کوئی بھی پسند نہیں کرتا ہے۔ یونہی حَسد و تکبُّر والا بھی برباد ہوتا ہے کہ حَسد اُسے تمام تر مال و دولت کے باوجود چین سے جینے نہیں دیتا کہ وہ اپنے مال سے چین پانے کی بجائے دوسروں کی ترقی سے بے چینی محسوس کرتا رہتا ہے اور اِسی طرح تکبُّر والا لوگوں میں بددماغ، اَنَاپَرَسْت، مغرور اور فِرْعَونیّت وغیرہ کے الفاظ سے مشہور ہوتا ہے اور لوگوں میں ایسی بدنامی اور بری شہرت کامیابی نہیں، بلکہ ناکامی ہی ہے۔

کامیاب لوگوں کی چوتھی خوبی

فلاح وکامرانی پانے والے لوگوں کی چوتھی خوبی یہ بیان فرمائی گئی: ﴿ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴾ اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (پ18، المؤمنون:5) اس خوبی کا تعلق شرم وحیا کے ساتھ ہے جو دینِ اسلام کی نہایت بنیادی اَقدار واَخلاق میں سے ہے۔ آخرت کی کامیابی کا تعلق تو شرم وحیا کے ساتھ بہت واضح ہے کہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھے اس چیز کی ضمانت دے جو اس کے جبڑوں کے درمیان اور ٹانگوں کے درمیان ہے، یعنی زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دے (کہ انہیں ناجائز استعمال نہیں کرے گا)، تو میں اُسے جنّت کی ضمانت دیتا ہوں۔ (بخاری، 4/240، حدیث:6474)

بے حیائی سے بچنے میں دنیا کی کامیابی اور فلاح کیسے ہے؟ اس کی تفصیل یہ ہے کہ شرم وحیا کے ذریعے بے حیائی کی تباہیوں سے بچا جاسکتا ہے۔ اب بے حیائی کی تباہیاں ایک نظر ملاحظہ کرلیں تو اندازہ ہوجائے گا کہ اِن بربادیوں سے بچنے میں کتنی بڑی کامیابی چھپی ہوئی ہے۔

یہ ایک عالمی سچائی (Universal Truth) ہے کہ جنسی بے راہ رَوی کے نتائج بڑے بھیانک اور تباہ کُن ہیں کہ ایسے تمام معاشروں میں خاندانی نظام تباہ ہوچکا ہے۔ میاں بیوی کا تعلق اگر بن بھی جائے تو چند سال سے زیادہ نہیں چلتا اور بقیہ ماں باپ بہن بھائیوں کا تو ہونا، نہ ہونا برابر ہے اور چچا ماموں تو اُن کے لیے گلی محلے میں پھرنے والے لوگوں کی طرح عام سے آدمی ہی ہوتے ہیں۔

1 بے حیائی کے مرتکب لوگوں کو بار ہا بلیک میلنگ (Black mailing) کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور یوں مال بھی برباد ہوتا ہے۔ 2 خاندان کے رُوبرو شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔ 3 اگر بے حیا شخص مسلمان ہو تو نماز اور دیگر عبادات کی مٹھاس پانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ 4 بے حیا شخص کے دماغ میں گندے خیالات جمے رہتے ہیں، جس سے نیند، سکون اور وقت سب برباد ہوتا ہے۔ 5 ایسے لوگ گندی گفتگو کرتے ہوئے گھنٹوں ضائع کردیتے ہیں۔ 6 بے حیائی کے کاموں سے ایڈز (Aids) اور دیگر موذی اور مُہلک امراض لگتے ہیں۔

بے حیائی کا علاج: ایک خاص عمر کو پہنچنے کے بعد جنسی خواہشات نفسِ انسانی میں ظہور پذیر ہوتی ہیں، جن کی تسکین کا نفس ہم سے تقاضا کرتا ہے۔ ایسے افراد کے لیے اللہ کریم نے اپنی رحمت سے جائز ذریعہ عطا فرمایا ہے اور وہ "نکاح" ہے۔ نکاح میں جائز خواہشات کی جائز ذریعے سے تکمیل بھی ہے اور ذہنی سکون سمیت بے شمار دینی و دنیاوی فوائد بھی ہیں۔

"سورۃ المؤمنون" کی آیاتِ طیبات میں بیان کردہ اِن اوصاف کو اپنا لیا جائے تو خدا کے فضل و کرم سے فلاح وکامیابی کے دروازے کھل جائیں گے۔ مزید اوصاف اور تفصیلات کے لیے "تفسیر صراط الجنان" میں اِن ہی آیات کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔

اچھے کردار کا ایک پیمانہ

مولانا محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِي

تم میں بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے معاملے میں بہتر ہو اور میں اپنے اہل و عیال کے معاملے میں تم سب سے بہتر ہوں۔[1]

”خیر (بھلائی)“ ”شر (برائی)“ کی ضد ہے، رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم چونکہ خَیْرُ الْخَلائِق (یعنی مخلوقات میں سب سے بہتر) ہیں آپ نے زندگی کے کئی معاملات میں بھی ”سب سے بہتر“ کی نشان دہی فرمائی ہے جس میں عبادات و معاشرت جیسے اہم ترین شعبے بھی شامل ہیں۔

مذکورہ حدیثِ پاک میں ”اہل“ کے ساتھ بہتر سلوک کرنے اور حسنِ اخلاق سے پیش آنے والے کو بہترین قرار دیا ہے۔[2]

یاد رہے کہ ”اہل“ کا لفظ ”خونی رشتوں، بیوی بچّوں، دوستوں عزیزوں اور ہم زمانہ لوگوں“ کے لئے بولا جاتا ہے۔[3]

تعلیماتِ نبوی کے مطابق معاشرے کے تمام طبقوں کے ساتھ حسنِ اَخلاق سے پیش آنے کی تاکید ہے۔ گھر کے باہر حسنِ اخلاق کا پیکر بننا آسان ہے، کمال تو یہ ہے کہ گھر کے اندر اور بالخصوص بیوی کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آئے، اللہ پاک قراٰنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ان سے اچھا برتاؤ کرو۔[4]

یعنی تم اپنی بیویوں سے اچھا بولو، اپنے افعال اور شکل و صورت کو اُن کے خاطر اپنی طاقت کے مطابق اُسی طرح خوب صورت بناؤ جیسے تم اُن سے چاہتے ہو۔[5]

اہلِ خانہ سے متعلق تین فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم:

1. جب تم خود کھاؤ تو بیوی کو بھی کھلاؤ، جب خود پہنو تو اسے بھی پہناؤ، اس کے چہرے پر مت مارو، اسے بُرے الفاظ نہ کہو اور اس سے (وقتی) قطع تعلق کرنا ہو تو گھر میں کرو۔[6]
2. سب سے بدترین انسان وہ ہے جو اپنے گھر والوں پر تنگی کرے۔ عرض کی گئی: وہ کیسے تنگی کرتا ہے؟ ارشاد فرمایا: جب وہ گھر میں داخل ہوتا ہے تو بیوی ڈر جاتی ہے، بچے بھاگ جاتے اور غلام سہم جاتے ہیں اور جب وہ گھر سے نکل جائے تو بیوی ہنسنے لگے اور دیگر گھر والے سُکھ کا سانس لیں۔[7]
3. کامل ترین مؤمن وہ ہے جس کے اخلاق سب سے بہتر ہوں اور جو اپنے گھر والوں پر سب سے زیادہ نرمی کرنے والا ہو۔[8]

اس سلسلے میں آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک زندگی

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ،
ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث،
المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

ہمارے لئے رول ماڈل ہے کہ آپ اسلام کی دعوت بھی دیتے، آنے والے وُفود کا استقبال بھی کرتے، جنازوں میں شرکت اور مریضوں کی عیادت، غریبوں کی مدد بھی کرتے، اِن جیسی لاتعداد مصروفیات کے باوجود ازواجِ مطہّرات کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آتے، اُن کے سامنے مسکراتے، اُن کو بھی ہنساتے، اُن کے اخراجات کا خیال فرماتے، اُن پر لطف و کرم فرماتے، اُن کے حالات سے باخبر رہتے، عصر کی نماز ادا فرما کر اُن کی خیر خیریت معلوم کرنے تشریف لے جاتے، جس زوجۂ رسول کے گھر رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رات ٹھہرتے بقیہ ازواجِ مطہرات بھی اُس گھر میں جمع ہو جاتیں، بسا اوقات رات کا کھانا بھی وہیں ہوتا اور پھر وہ تمام اپنے گھر واپس چلی جاتیں۔ اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نمازِ عشاء کے بعد سونے سے پہلے اہلِ خانہ کے ساتھ کچھ دیر انسیت بھری گفت گو بھی فرماتے۔[9] رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے اہل کے پاس سفر سے رات میں نہیں تشریف لاتے، آپ صبح کو آتے یا شام کو۔[10] یہ ذہن میں رہے کہ ازواجِ مطہرات کا تعلق الگ الگ قبیلوں سے تھا، عمریں بھی یکساں نہیں تھیں، مزاج بھی جدا جدا تھے اس کے باوجود رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی عملی زندگی سے کامل بننے کا معیار واضح فرما دیا۔

سیرتِ رسول کے اِن خوب صورت گوشوں کو سامنے رکھ کر شوہر اپنی بیوی کے لئے کامل اور پرفیکٹ بننا چاہتا ہے تو وہ اپنی بیوی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے، نرم لب و لہجے میں گفتگو کرے، محبت وچاہت کا اظہار کرے، اس کے ساتھ خوش مزاجی اور بے تکلفی سے پیش آئے، غلطیاں معاف کردے، لڑائی جھگڑا نہ کرے، اس کی عزت کی حفاظت کرے، بحث و تکرار سے بچنے کی پوری کوشش کرے، اُس پر خرچ کرنے میں کنجوسی سے بچے، اُس کے گھر والوں کی بھی عزت کرے۔

یوں ہی بیوی اپنے شوہر کے لئے کامل (پرفیکٹ) بننا چاہتی ہے تو ہمیشہ شوہر سے عزّت و احترام کا معاملہ رکھے، اس سے جھگڑا نہ کرے، شوہر کی طرف سے شریعت کے مطابق دیا جانے والا ہر حکم مانے، وہ بات کررہا ہو تو آدابِ گفتگو کا خیال رکھے، اُس کی بات نہ کاٹے، پہلے خاموشی سے اُس کی بات سنے پھر کوئی جواب دے، اس کی غیر موجودگی میں اس کی عزت کی حفاظت کرے، شوہر کے مال میں خیانت نہ کرے، خوشبو وغیرہ لگائے، منہ کی صفائی اور کپڑوں کی پاکیزگی کا خاص خیال رکھے، نہ ملنے پر صبر اور مل جانے پر شکر کی عادت ڈالے، محبت وشفقت کا انداز اپنائے، اپنی حیثیت کے مطابق زیب و زینت اپنائے، شوہر کے گھر والوں اور عزیزوں کا احترام کرے، اچھے انداز میں ان کا حال پوچھے، اس کے ہر جائز کام کو سراہے، اُسے دیکھ کر خوشی کا اظہار کرے۔

اگر تعلیماتِ نبوی کے مطابق پرفیکٹ ہونے کا یہ معیار ہم نے اپنا لیا تو معاشرے سے شر اور فساد کا خود بخود خاتمہ ہو جائے گا اور "خیر و بھلائی" ہماری شناخت بن جائے گی۔

---

(1) ترمذی، 5/475، حدیث:3921 (2) لمعات التنقیح، 6/121، تحت الحدیث: 3252، فیض القدیر، 3/661، تحت الحدیث:4100 (3) مرقاۃ المفاتیح، 6/400، تحت الحدیث: 3252 (4) پ4، النساء:19 (5) تفسیر ابن کثیر، 2/ 212 (6) ابو داود، 2/356، حدیث:2142 (7) معجم اوسط، 6/287، حدیث:8798 (8) ترمذی، 4/278، حدیث:2621 (9) تفسیر ابن کثیر، 2/ 212 ماخوذاً، التیسیر بشرح جامع الصغیر، 1/533 (10) مسلم، ص819، حدیث:4962۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جولائی 2021ء کے سلسلہ "جملے تلاش کیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) محمد صدیق عطاری (میانوالی) (2) عبد الرحمٰن (دنیا پور) (3) بنتِ عماد عطاریہ (کراچی)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** (1) لڑائی جھگڑا، ص54 (2) جانوروں کو مت ماریئے، ص54 (3) کچھوے کی ناراضی، ص59 (4) شیرینی، ص55 (5) یہ بھی تو پانی ہے، ص57۔ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام:** محمد حسن رضا عطاری (فیصل آباد) ● محمد فیضان امجد (لیاقت پور) ● بنتِ سلطان (کراچی) ● سید منیب رضا (دنیا پور) ● بنتِ انصر (فیصل آباد) ● سید حسنین (حیدر آباد) ● اُمِّ حبیبہ (کراچی) ● بنتِ غلام مرتضیٰ (ضلع ننکانہ) ● فاروق احمد (جھنگ) ● بنتِ شاکر (کراچی) ● بنتِ اکرم (فیصل آباد) ● بنتِ ساجد (حیدر آباد)۔

(قسط:01)

دیدارِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور اس کی برکتیں

مولانا محمد عدنان چشتی عطاری مدنی*

اللہ پاک نے بے شمار مخلوقات کو پیدا فرمایا، جن میں بعض خوبصورت اور کچھ خوبصورت ترین بھی ہیں کہ جنہیں دیکھتے رہنے کو جی چاہتا ہے۔ ایک پیکرِ دِل نشین ایسا بھی پیدا فرمایا کہ جس نے اُسے دیکھا، بس دیکھتا ہی رہ گیا اور دوبارہ دیکھنے کا ارمان دل میں لئے رہا۔ جو ظاہری آنکھوں سے نہ دیکھ سکا جب اُس نے اُس پیکرِ نور کے ضیاء بار چہرے، سُرمگیں آنکھوں، گُلِ قدس کی پتیوں جیسے لَبوں، دُرِّ عدن جیسے نور برساتے دانتوں، زُلالِ حلاوت سے تَر کُنجیِ کُن زباں اور اونچی بنی مبارک کی رفعت کا ذکر سنا یا پڑھا تو اِس جمالِ جہاں آرا کی جھلک دیکھنے کو ترسنے لگا، دن رات اسی رُخِ جاناں کی زیارت کو تڑپنے لگا، کرم ہوا اور وہ نورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کرم فرماتے ہوئے خواب میں تشریف لے آئے۔ جی ہاں ایسا کرم بے شمار امتیوں پر فرمایا کہ اپنے دیوانوں کی آنکھوں کو نور اور دِلوں کو سرور سے معمور کرنے کے لئے وہ پیکرِ نور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بارہا بیداری میں اور بے شمار بار خوابوں میں ظُہور فرما ہوئے۔

چہرۂ مصطفےٰ کی زیارت عبادت ہے: جس خوش بخت نے اُس رُخِ والضُّحیٰ کو ایمان کی حالت میں جاگتے ہوئے دیکھا یا ان کی صحبت سے فیض یاب ہوا اور ایمان کی حالت میں دنیا سے رخصت ہوا وہ صحابی کہلایا اور جس نے خواب میں اُس رُخِ روشن کو دیکھا وہ بھی برکتوں اور رحمتوں سے محروم نہ رہا۔

جیسا کہ حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ حُضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا چہرہ دیکھنا بھی اعلیٰ عبادت ہے جیسے قرآنِ مجید کا دیکھنا بھی عبادت ہے بلکہ قرآنِ مجید کو دیکھنے سے چہرۂ انور دیکھنا اعلیٰ و افضل ہے کہ قرآن کو دیکھ کر مسلمان صحابی نہیں بنتا حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا چہرہ دیکھ کر صحابی بن جاتا ہے، اُن کا نام مسلمان بنائے، اُن کا چہرہ صحابی بنائے اور اُن کا تصوُّر عارِف بناتا ہے۔ فِرشتے قبْر میں وہ چہرہ ہی دکھاتے ہیں، پہچان کراتے ہیں، قرآنِ مجید یا کعبۂ معظمہ نہیں دکھاتے۔ انہیں کے چہرے کی شناخت پر قبر میں بیڑا پار ہوتا ہے۔[1]

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرۂ انور کا حسن و جمال اتنا بے مثال تھا کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی خواہش ہوتی کہ ہر وقت اس خوبصورت و نورانی چہرے کو دیکھتے رہیں، صحابۂ کرام نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرۂ انور کے دیدار فرحت آثار سے کس طرح اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک اور دِلوں کو راحت پہنچاتے تھے اسے اس واقعہ سے سمجھا جاسکتا ہے: ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس ایک صحابی رضی اللہ عنہ آپ کو یوں دیکھ رہے تھے کہ نظر ہٹاتے ہی نہیں تھے۔ پُر نور چہرے کو ٹکٹکی باندھے دیکھتے ہی رہتے تھے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اس کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے عرض کی:

*رکنِ مجلس المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

بِاَبِی اَنْتَ وَاُمِّی اَتَمَتَّعُ مِنَ النَّظَرِ اِلَیْکَ یعنی میرے ماں باپ آپ پر قربان! میں آپ کے چہرۂ انور کی زیارت سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔[2]

دیدارِ رسول کی برکتیں: صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی خوش نصیبی کے بھی کیا کہنے! انہوں نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیدار کا شرف پایا، کوئی حاجت ہوتی تو رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہو جاتے اور اپنا مسئلہ حل کروالیتے۔ جس طرح نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی حیاتِ ظاہری میں فیض لٹایا اور اپنے صحابہ کی مشکلات کو حل فرمایا، اسی طرح حیاتِ ظاہری کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا، کبھی خواب میں اپنے عاشقوں کو زیارت سے مشرف فرمایا، کسی کو اپنے پاس بلایا، تو کسی کی مشکل کشائی فرمائی، کسی کو شہادت کا مُژدہ سنایا، تو کسی کی داد رسی فرمائی۔ ایسے بے شمار واقعات سے کتابیں مالامال ہیں۔

خواب میں نبیِ پاک کو دیکھنا: خواب میں نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار ہونا ایسی روشن حقیقت ہے کہ جسے جھٹلایا نہیں جاسکتا کیونکہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود ارشاد فرمایا: وَمَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ یعنی اور جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو بے شک اس نے مجھے ہی دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔[3]

ایک اور حدیثِ پاک میں یوں فرمایا: مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَةِ وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ یعنی جس نے خواب میں مجھے دیکھا وہ عنقریب بیداری میں بھی مجھے دیکھے گا اور شیطان میرا ہم شکل نہیں ہو سکتا۔[4]

حفاظتِ ایمان کی سند: اس حدیثِ پاک کے تحت شارحِ بُخاری حضرتِ علّامہ مفتی محمد شریفُ الحق امجدی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بعدِ وصال بھی اگر کوئی حُضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خواب میں زیارت سے مُشَرَّف ہو تو حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُس پر کرم فرمائیں گے اور بیداری میں بھی اپنی زیارت سے مُشَرَّف فرمائیں گے۔ دوسری تاویل یہ کی گئی ہے کہ وہ (خواب میں دیدار کرنے والا) آخرت میں حُضورِ اَقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار کرے گا یعنی مخصوص طریقے سے قربِ خاص میں باریاب (یعنی حاضری کی اجازت پانے والا) ہو گا اور اُس کا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔[5]

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ ہر زیارت کرنے والا اپنی اپنی ایمانی حیثیت کے مطابق حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کرتا ہے، حضرت علامہ محمد اسماعیل حقّی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جس نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خواب میں زیارت کی اور کوئی ناپسندیدہ بات نہیں تھی (مثلاً سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ناراض نہیں تھے) تو وہ عمدہ حال میں رہے گا، اگر ویران جگہ پر دیدار کیا تو وہ ویرانہ سبزہ زار میں بدل جائے گا۔[6]

ہر رات دیدارِ مصطفےٰ: کروڑوں مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت امام مالِک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے تھے، کوئی رات ایسی نہیں گزری میں نے جس میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت نہ کی ہو۔[7]

کیا خواب میں دیکھنے والا بھی صحابی ہے؟ خوب یاد رہے کہ جسے خواب میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت ہو وہ ہرگز ہرگز صحابی نہیں۔ صحابی ہونے کے لئے ضروری ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ظاہری زندگی میں ایمان کی حالت میں آپ کی زیارت یا صحبت کا شرف حاصل ہو، چاہے ایک لمحے کیلئے ہی ہو اور پھر ایمان پر خاتمہ بھی ہو۔[8] ایسے بھی بدنصیب ہوئے جنہوں نے ایمان کی حالت میں زیارت کا شرف پایا لیکن بعد میں اسلام سے پھر گئے۔ منافقین بھی کلمہ پڑھتے تھے لیکن در اصل وہ کافر تھے اس لیے کہ وہ اندر سے نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مخالف تھے، اِسی لئے صحابی نہ ہوئے۔

---

(1) مراٰۃ المناجیح، 8/60 (2) الشفا، 2/20 مختصراً (3) بخاری، 1/57، حدیث: 110 (4) بخاری، 4/406، حدیث: 6993 (5) نزہۃ القاری، 5/846 (6) روح البیان، 9/230، پ27، النجم، تحت الآیۃ: 18 (7) حلیۃ الاولیاء، 6/346، رقم: 8855 (8) فتح الباری، 8/3۔

عقیدۂ ختمِ نبوت اور صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کا کردار

مولانا ابو محمد عطاری مدنی*

اللہ پاک نے حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دنیا میں تمام انبیاو مُرسلین کے بعد سب سے آخر میں بھیجا اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر رسالت و نبوت کا سلسلہ ختم فرمادیا۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے یا حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد قیامت تک کسی کو نبوت ملنا ناممکن ہے، یہ دینِ اسلام کا ایسا بنیادی عقیدہ ہے کہ جس کا انکار کرنے والا یا اس میں ذرہ برابر بھی شک وشبہ کرنے والا کافر و مرتد ہو کر دائرۂ اسلام سے نکل جاتا ہے۔ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے سابقہ شماروں[1] میں قراٰن و حدیث اور تفاسیر کی روشنی میں اس عقیدے کو بڑے عمدہ پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ اس مضمون میں ختمِ نبوت پر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے اعمال و اقوال بیان کئے جائیں گے جن کے پڑھنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عقیدۂ ختمِ نبوت کو مزید تقویت و پختگی ملے گی کہ عقیدۂ ختمِ نبوت صحابۂ کرام، تابعین، تبع تابعین، سلف صالحین، علمائے کاملین اور تمام مسلمانوں کا اجماعی واتفاقی عقیدہ ہے۔

صحابیِ رسول حضرت فیروز دیلمی کا عقیدۂ ختمِ نبوت کے لئے جذبہ: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں اسود عنسی نامی شخص نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا، سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کے شر و فساد سے لوگوں کو بچانے کے لئے صحابۂ کرام سے فرمایا کہ اسے نیست و نابود کردو۔ حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے اُس کے محل میں داخل ہو کر اُسے قتل کر دیا۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے غیب کی خبر دیتے ہوئے مدینۂ منورہ میں مرضِ وصال کی حالت میں صحابۂ کرام کو یہ خبر دی کہ آج اسود عنسی مارا گیا اور اسے اس کے اہلِ بیت میں سے ایک مبارک مرد فیروز نے قتل کیا ہے، پھر فرمایا: فَازَ فَیْرُوْز یعنی فیروز کامیاب ہو گیا۔[2]

حضرت ابو بکر صدیق اور جماعتِ صحابہ کا عقیدہ: مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے مُسَیلمہ کذّاب اور اس کے ماننے والوں سے جنگ کے لئے صحابیِ رسول حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں 24 ہزار کا لشکر بھیجا جس نے مُسَیلمہ کذّاب کے 40 ہزار کے لشکر سے جنگ کی، تاریخ میں اسے ”جنگِ یمامہ“ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اس جنگ میں 1200 مسلمانوں نے جامِ شہادت نوش فرمایا جن میں 700 حافظ و قاریِ قراٰن صحابہ بھی شامل تھے جبکہ مُسَیلمہ کذّاب سمیت اس کے لشکر کے 20 ہزار لوگ ہلاک ہوئے اور اللہ پاک نے مسلمانوں کو عظیم فتح نصیب فرمائی۔[3] مفکرِ اسلام حضرت علّامہ شاہ تراب الحق قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دس سالہ مدنی دور میں غزوات اور سرایا ملا کر کل 74 جنگیں ہوئیں جن میں کُل 259 صحابہ شہید ہوئے جبکہ مُسَیلمہ کذّاب کے خلاف جو ”جنگِ یمامہ“ لڑی گئی وہ اس قدر خونریز تھی کہ صرف اس ایک جنگ میں 1200 صحابہ شہید ہوئے جن میں سات سو حفاظ صحابہ بھی شامل ہیں۔[4] ختمِ نبوت کے معاملے میں جنگِ یمامہ میں 24 ہزار صحابۂ کرام نے شریک ہو کر اور 1200 صحابۂ کرام نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر کے اپنا عقیدہ واضح کر دیا کہ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کے آخری نبی و رسول ہیں، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو اس سے اعلانِ جنگ کیا جائے گا۔

حضرت عمر فاروقِ اعظم کا عقیدہ: مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد روتے ہوئے اس طرح فرمایا: یارسولَ اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان! اللہ پاک کی بارگاہ میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مرتبہ اس قدر بلند ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو انبیائے کرام میں سب سے آخر میں بھیجا ہے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکر ان سب سے پہلے فرمایا ہے۔[5]

حضرت عثمانِ غنی کا عقیدہ: حضرت عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں کچھ لوگ پکڑے جو نبوت کے جھوٹے دعویدار مُسَیلمہ کذّاب

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

کی تشہیر کرتے اور اس کے بارے میں لوگوں کو دعوت دیتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ، حضرت سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں خط لکھا۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ ان کے سامنے دینِ حق اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه کی گواہی پیش کرو۔ جو اسے قبول کرلے اور مُسَیلمہ کذّاب سے بَراءت و علیحدگی اختیار کرے اسے قتل نہ کرنا اور جو مُسَیلمہ کذّاب کے مذہب کو نہ چھوڑے اسے قتل کردینا۔ ان میں سے کئی لوگوں نے اسلام قبول کرلیا تو انہیں چھوڑ دیا اور جو مُسَیلمہ کذّاب کے مذہب پر رہے تو ان کو قتل کردیا۔[6]

حضرت علیُّ المرتضیٰ کا عقیدہ: مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سرکارِ دو عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن یعنی رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دونوں کندھوں کے درمیان مُہرِ نبوت تھی اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آخری نبی ہیں۔[7]

صحابیِ رسول حضرت ثُمامہ کا عقیدہ: حضرت سیّدنا ثُمامہ بن اُثال رضی اللہ عنہ نبوت کے جھوٹے دعویدار مُسَیلمہ کذّاب سے اس قدر نفرت کیا کرتے تھے کہ جب کوئی آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے اس کا نام لیتا تو جوشِ ایمانی سے آپ رضی اللہ عنہ کے جسم پر لرزہ طاری ہوجاتا اور رونگٹے کھڑے ہوجاتے۔ آپ نے ایک مرتبہ مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے یہ تاریخی جملے ادا کئے: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ نہ تو کوئی اور نبی ہے نہ ان کے بعد کوئی نبی ہے، جس طرح اللہ پاک کی اُلوہیّت میں کوئی شریک نہیں ہے اسی طرح محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نبوّت میں کوئی شریک نہیں ہے۔[8]

صحابیِ رسول حضرت عبدُاللہ بن ابی اوفیٰ کا عقیدہ: بخاری شریف میں ہے: حضرت اسماعیل بن ابی خالد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدُاللہ بن اَبی اَوفیٰ رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ نے حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو دیکھا تھا؟ حضرت عبدُاللہ بن اَبی اَوفیٰ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ان کا بچپن میں انتقال ہوگیا تھا۔ اگر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کسی نبی کا ہونا مقدر ہوتا تو حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صاحبزادے زندہ رہتے، مگر حُضور کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔[9]

صحابیِ رسول حضرت انس کا عقیدہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صاحبزادے) حضرت ابراہیم اتنے بڑے ہوگئے تھے کہ ان کا جسم مبارک گہوارے (جھولے) کو بھر دیتا، اگر وہ زندہ رہتے تو نبی ہوتے مگر ان کا زندہ رہنا ممکن نہیں تھا کیونکہ تمہارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آخرُ الانبیاء ہیں۔[10]

صحابیِ رسول حضرت عبدُاللہ بن مسعود کا عقیدہ: حضرت عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو عمدہ اور احسن طریقے سے دُرودِ پاک پڑھنے کی ترغیب دلائی تو لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ ہمیں عمدہ دُرودِ پاک سکھا دیجئے۔ حضرت عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس طرح دُرودِ پاک پڑھو: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ، وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ... یعنی اے اللہ! اپنی رحمتیں اور برکتیں رسولوں کے سردار، متقیوں کے امام اور آخری نبی محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نازل فرما جو تیرے بندے اور رسول ہیں...[11] یعنی حضرت عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بذاتِ خود خَاتَمُ النَّبِيِّيْن کے الفاظ کے ساتھ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرودِ پاک پڑھا اور دوسروں کو بھی اس طرح دُرودِ پاک پڑھنے کی ترغیب دلائی۔

حضرت اُمِّ اَیمن کا عقیدہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ظاہری وصال فرمانے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آیئے حضرت اُمِّ اَیمن رضی اللہ عنہا سے ملاقات کے لئے چلتے ہیں جیسا کہ حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان سے ملاقات فرمایا کرتے تھے۔ جب دونوں ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں۔ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آپ کیوں روتی ہیں؟ حضرت اُمِّ اَیمن رضی اللہ عنہا نے کہا: اس وجہ سے رو رہی ہوں کہ (نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصال کی وجہ سے) آسمان سے وحی آنے کا سلسلہ ختم ہوگیا ہے۔ یہ سُن کر حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی رونے لگے۔[12]

اللہ کریم ہمیں عقیدۂ ختمِ نبوت کی حفاظت کرنے اور اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) محرمُ الحرام، ربیع الاول، ذوالحجۃ الحرام 1439ھ، جمادی الاُخریٰ 1440ھ، محرمُ الحرام 1441ھ اور 1442ھ (2) خصائص الکبریٰ، 1/467، مدارج النبوۃ مترجم، 2/481 ملخصاً (3) الکامل فی التاریخ، 2/218تا224، سیرتِ سید الانبیاء مترجم، ص608، 609، مراٰۃ المناجیح، 3/283 (4) ختمِ نبوت، ص83 (5) الشفا، 1/45 (6) سنن کبریٰ للبیہقی، 8/350، رقم: 16852 (7) ترمذی، 5/364، حدیث: 3658 (8) ثمار القلوب فی المضاف والمنسوب، 1/261 (9) بخاری، 4/153، حدیث: 6194 (10) زرقانی علی المواھب، 4/355 (11) ابن ماجہ، 1/489، حدیث: 906 (12) مسلم، ص1024، حدیث: 6318، مراٰۃ المناجیح، 8/301۔

مَدَنی مذاکرے کے سُوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 9 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 اِنسان کے لئے کون سی چیز منحوس ہوتی ہے؟

سُوال: کیا مکان، دکان، گاڑی، بہو یا بیوی کو منحوس کہا جاسکتا ہے کہ جب سے یہ آئی ہے نقصان ہی ہو رہا ہے؟

جواب: یہ سب لوگوں کی اپنی بنائی ہوئی باتیں ہیں، نہ کوئی چیز منحوس ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی دِن منحوس ہوتا ہے، سارے دِن اللہ پاک کے ہیں۔ البتہ کسی کے لئے وہ گھڑی ضرور منحوس ہے جس میں وہ گناہ کر رہا ہے۔ (تفسیر روح البیان، پ10، التوبۃ، تحت الآیۃ: 37، 3 / 428 ماخوذاً- مدنی مذاکرہ، 20 صفر المظفر 1441ھ)

2 ماحیِ بدعت کا مطلب

سُوال: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ماحیِ بدعت تھے، اِس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: ماحیِ بدعت آپ کا لقب ہے، اِس کا مطلب ہے: بدعت کو مٹانے اور سنّتوں کو زندہ کرنے والے۔ سنّتوں کی جگہ جو بدعتیں اور گمراہیاں رائج ہوگئی تھیں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو مٹایا ہے اسی لئے آپ کو "ماحیِ بدعت" کہا جاتا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 20 صفر المظفر 1441ھ)

3 ماہِ صَفَر میں سورۂ مُزَّمِّل پڑھنا کیسا؟

سُوال: کیا صَفَر کے مہینے میں سورۂ مُزَّمِّل پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: سُورۂ مُزَّمِّل پڑھنا کارِ ثواب ہے، چاہے صَفَر میں پڑھیں یا کسی اور مہینے میں، یوں ہی کسی بھی دِن یا رات میں پڑھیں، جائز ہے۔ البتہ صَفَر میں اِس لئے پڑھنا کہ اگر نہیں پڑھی تو بلائیں نازِل ہوجائیں گی یا بلائیں چمٹ جائیں گی یا مصیبتیں آئیں گی تو یہ تصوُّر غلط ہے۔ سورۂ مُزَّمِّل صِرف اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے پڑھنی چاہئے اور صرف صَفَر میں نہیں، اللہ توفیق دے تو روزانہ ہی پڑھ لینی چاہئے۔

(مدنی مذاکرہ، 27 صفر المظفر 1441ھ)

4 اعلیٰ حضرت پر آنکھیں بند ہونے کا مطلب

سُوال: آپ کہتے ہیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر ہماری آنکھیں بند ہیں اِس کا کیا مَطلب ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر آنکھیں بند ہونے کا مَطلب یہ نہیں کہ سر کی آنکھیں بند ہیں بلکہ اِس کا مَطلب یہ ہے کہ ہم اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر کسی بھی قسم کی تنقید نہیں کرتے اور

نہ ہی ہمیں ان کی بیان کردہ کسی بات کے بارے میں کوئی شُبہ ہوتا ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مُعاملے میں آنکھیں بند کرنے میں ہی عافیت ہے، اِس بارگاہ میں آنکھیں کھولیں گے تو ٹھوکر لگنے کا خَدشہ ہے۔ یادرَکھئے! ہم اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ پاک کا ولی مانتے ہیں نبی نہیں مانتے، اللہ پاک کے بے شمار اَولیائے کِرام رحمۃ اللہ علیہم ہیں انہی میں سے ایک اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ وِلایت کا دَروازہ بند نہیں ہوا بلکہ نبوت کا دَروازہ بند ہوا ہے۔ اب کوئی بھی نیا نبی نہیں آسکتا۔

(مدنی مذاکرہ، 25صفر المظفر 1440ھ)

5 آپ اعلیٰ حضرت کی کِس خوبی سے مُتاثر ہوئے؟

سُوال: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ذات اگرچہ بہت ساری خوبیوں کا مجموعہ ہے لیکن اعلیٰ حضرت کا عقیدت مند ہونے کے ناطے کیا آپ کو بھی ان تمام اچھی خوبیوں میں سے بعض زیادہ پُرکشش لگتی ہیں؟

جواب: میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خوبیوں کو باہم ترجیح دینے میں فیصلہ نہیں کرپارہا کیونکہ مجھے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کسی خوبی میں کوئی کمزوری نظر نہیں آرہی کہ جسے دیکھ کر میں دوسری خوبی کو اس پر ترجیح دے سکوں۔ ساری ہی خوبیاں وزن دار ہیں۔ اللہ پاک کی محبت میں ان کا کوئی جواب نہیں ہے۔ عشقِ رَسُول کا وَصف دیکھو تو مِعراج کی بلندیوں پر ہے۔ قراٰنِ کریم کے فہم میں ان کا کوئی مِثْل نہیں، ان جیسا کوئی مُفَسِّر نہیں، ان جیسا کوئی مُحَدِّث نہیں، ان جیسا کوئی مُفتی نہیں، ان جیسا کوئی علّامہ نہیں، ہم کہہ سکتے ہیں کہ جس سَمت آگئے ہیں سکّے بٹھا دیئے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 25صفر المظفر 1440ھ)

6 کیا میاں بیوی جنّت میں یکجا ہوں گے؟

سُوال: کیا میاں بیوی دونوں جنّت میں ایک ساتھ رہیں گے؟

جواب: اگر میاں بیوی کا خاتمہ ایمان پر ہوا تو یہ دونوں جنّت میں ساتھ رہیں گے۔ (التذکرۃ باحوال الموتی وامور الآخرۃ، ص462) اگر ان میں سے کسی کا مَعَاذَ اللہ ایمان سَلامت نہ رہا تو دوزخ اس کا ٹھکانا ہوگا اور جو جنّت میں جائے گا اس کا کسی دوسرے جنتی سے نکاح ہوجائے گا۔ جنّت میں جانے والے کو اپنے دوسرے فریق کے بچھڑنے کا کوئی صَدمہ بھی نہیں ہوگا کیونکہ جنّت رنج و غم کا مقام نہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 21ذوالحجۃ الحرام 1439ھ)

7 کیا اَمّی اَبو کا عقیقہ کیا جاسکتا ہے؟

سُوال: کیا اولاد اپنے اَمّی اَبو کا عقیقہ کرسکتی ہے؟ نیز اگر کسی کا بچپن میں عقیقہ نہ ہوا ہو تو وہ خود اپنے ولیمے کے ساتھ اپنا عقیقہ کرسکتا ہے؟

جواب: اگر اَمّی اَبو کا عقیقہ نہیں ہوا تھا تو اب ان کی اِجازت سے کرسکتے ہیں۔ اِسی طرح اگر کسی کا بچپن میں عقیقہ نہ ہوا ہو تو وہ اپنے ولیمے کے موقعے پر بھی اپنا عقیقہ کرسکتا ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 21ذوالحجۃ الحرام 1439ھ)

8 ناراضی کی حالت میں والدین کا اِنتقال ہوجائے تو؟

سُوال: اگر اَولاد نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کے ساتھ روٹھنے والا اَنداز اِختیار کیا اور اِس دَوران ان کا اِنتقال ہو گیا تو اب اولاد کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: ایسی صورت میں اَولاد وہی کام کرے جس کا شریعت نے حکم دیا ہے۔ اُن کی تجہیز و تکفین کا اِنتظام، خوب دُعائے مَغفِرت و ایصالِ ثواب کرے۔

(مدنی مذاکرہ، 12محرم الحرام 1440ھ)

9 بد عملی سے بیعت نہیں ٹوٹتی

سُوال: مُرید اگر نمازیں نہ پڑھے، قراٰنِ پاک کی تلاوت اور دیگر نیک کام نہ کرے تو کیا اُس کی بیعت ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب: مُرید اگر نمازیں نہیں پڑھتا اور گناہوں میں پڑا ہوا ہے تو یہ بے عملی ہے اور بے عملی سے بیعت نہیں ٹوٹتی۔ مُرید کو چاہئے کہ وہ نمازیں پڑھے، شریعت کے مُطابق زندگی گزارے اور بے عملی سے بچے۔ یادرَکھئے! گناہوں سے عذابِ نار کی حقداری تو ہوگی مگر بیعت نہیں ٹوٹے گی۔

(مدنی مذاکرہ، 12محرم الحرام 1440ھ)

دارُالافتاء اَھلسنّت

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے تین منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 قرض واپس کرنے پر اس کا کچھ فیصد ریٹ مقرر کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں عُلمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہاؤس بلڈنگ فنانس کمپنی کی جانب سے کم اور متوسط آمدنی والے افراد کو گھر فراہم کرنے کے لئے ایک ہاؤسنگ فنانس اسکیم کا آغاز کیا گیا، جس میں مکان، فلیٹ کی تعمیر اور خریداری کے لیے تقریباً پینتالیس لاکھ (4500000) تک کا قرضہ دیا جارہا ہے اور واپسی کی مدت بیس سال تک ہے اور اس قرضہ کا بارہ فیصد ریٹ مقرر کیا گیا ہے جو کہ قرضہ لینے والے کو اضافی ادا کرنا ہوگا۔ مثال کے طور پر کسی نے کمپنی سے دس لاکھ روپے لیے ہیں تو اسے ایک لاکھ بیس ہزار (120000) روپے اضافی دینے ہوں گے۔ اس اسکیم کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟ کیا ہم اس اسکیم کے تحت قرض لے سکتے ہیں یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سوال میں بیان کردہ اسکیم، سودی اسکیم ہے کہ کمپنی کی جانب سے مقرر کردہ اضافی بارہ فیصد، قرض پر مشروط نفع ہے اور بحکمِ حدیث قرض پر مشروط نفع، سود ہے اور جس طرح سود لینا حرام ہے یونہی حاجتِ شرعیہ کے بغیر سود دینا اور سودی معاہدہ کرنا بھی حرام ہے لہٰذا اس اسکیم کے تحت قرض لینا جائز نہیں۔ البتہ اگر کوئی شخص واقعی محتاج ہو یعنی اس کی وہ حاجت ایسی ہو کہ جسے شریعت بھی حاجت تسلیم کرتی ہو، اور سودی قرض کے بغیر اس کا حل ممکن نہ ہو تو اس صورت میں اسے حاجت کے مطابق سودی قرض لینے کی اجازت ہوگی۔

رہائش کے لئے ایک ایسا مکان کہ جس میں سردی، گرمی وغیرہ امور سے حفاظت ہو سکے انسانی حاجات میں سے ہے تو اگر کسی کے پاس رہائشی مکان نہیں ہے اور اس کے پاس دیگر اسباب و ذرائع بھی نہیں کہ جن سے رہائش کے قابل ضروری مکان خرید سکے اور کہیں سے سود کے بغیر قرض بھی نہ مل رہا ہو تو اس صورت میں اسے مجبوراً رہائشی مکان کے لئے سودی قرض لینے کی اجازت ہوگی، یونہی مکان موجود ہے مگر اس میں تعمیرات کی حاجت ہے مثلاً چھت نہیں ہے یا کھڑکی، دروازے کہ جن سے سردی، گرمی اور چوری وغیرہ سے حفاظت ہو سکے نہیں ہیں تو اس صورت میں بھی مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ قرض لینے کی اجازت ہوگی لیکن اگر ضرورت کا مکان موجود ہے، اور بڑے گھر کی خواہش ہے یا مکان میں رنگ و روغن، اور ٹائل ماربل وغیرہ کا کام کروانا چاہتا ہے یا اپنے پاس زیور وغیرہ ایسے اسباب موجود ہیں کہ جن کے ذریعے حاجت پوری ہو سکتی ہے یا کہیں سے سود کے بغیر قرض مل رہا ہے تو ان تمام صورتوں میں سودی قرض لینا جائز نہیں۔

ضروری تنبیہ: حاجتِ شرعیہ کی پہچان، عوام کے لئے کم

علمی کی وجہ سے آسان نہیں ہے، اس لئے عافیت اس میں ہے کہ اپنی عقل سے اس کا فیصلہ کرنے کے بجائے کسی معتمد سنی مفتی صاحب سے رابطہ کیا جائے اور انہیں اپنی مکمل صورت حال بیان کرکے حکم معلوم کیا جائے اور پھر ان کے بتائے ہوئے حکم پر عمل کیا جائے، ورنہ گناہ میں پڑنے کا قوی امکان ہے کہ بہت سی حاجتیں کہ جنہیں عوام حاجت سمجھتی ہے، حقیقت میں حاجت نہیں ہوتیں اور ان کے لئے سودی قرض لینا حرام ہوتا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب	مُصَدِّق
ابوالحسن ذاکر حسین عطاری مدنی	مفتی فضیل رضا عطاری

2 صفر کے آخری بدھ کو خوشیاں منانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں عُلمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ صفرُ المظفر کے آخری بدھ کو بعض لوگ چوری بدھ کہتے ہیں، اس دن عمدہ کھانے بناتے ہیں اور بالخصوص دیسی گھی کی چوری بناتے ہیں، اعتقاد یہ ہوتا ہے کہ اس دن نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم صحت یاب ہوئے تھے اور صحابۂ کرام نے خوشیاں منائی تھیں اور عمدہ کھانے بنائے تھے لہٰذا ہمیں بھی ایسا کرنا چاہئے۔ یہ فرمائیں کہ اس اعتقاد کے ساتھ یہ عمل کرنا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صفر کے آخری بدھ کی کوئی اصل نہیں اور نہ ہی اس دن سرکار علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی صحت یابی کا کوئی ثبوت ہے بلکہ آپ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے مرضِ اقدس جس میں وفات ہوئی اس کی ابتداء اسی دن سے بتائی جاتی ہے۔ لہٰذا لوگوں کا یہ اعتقاد اور اس کی بناء پر عمدہ کھانے و چوری بنانا اور خوشیاں منانا بے اصل ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

3 فاتحہ کے بعد سورت ملانا بھول گئے تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جہاں سورت فاتحہ کے بعد سورت ملانا واجب ہے، اگر سورت ملانا بھول گئے اور رکوع میں یاد آیا تو واپس لوٹ کر قراءت مکمل کرنے کا لکھا ہوتا ہے۔ اس کا درجہ کیا ہے یعنی لوٹنا واجب و ضروری ہے یا نہیں؟؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فاتحہ کے بعد جہاں سورت ملانا واجب ہے، اگر بھولے سے نہ ملائی اور رکوع یا قومہ میں یاد آگیا تو واجب ہے کہ واپس لوٹے، سورت ملائے اور رکوع بھی دوبارہ کرے اور آخر میں سجدہ سہو بھی کرے، اس طرح اس کی نماز مکمل ہو جائے گی۔ رکوع میں یاد آجانے کے باوجود اگر نہ لوٹا تو جان بوجھ کر واجب چھوڑنے کی وجہ سے نماز واجبُ الاعادہ ہو گی یعنی دوبارہ پڑھنا واجب ہو گا اور سجدہ سہو کفایت نہیں کرے گا اور یاد رہے کہ اگر لوٹا تو سہی مگر قراءت مکمل کرنے کے بعد رکوع دوبارہ نہ کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ رکوع دوبارہ کرنا فرض ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب	مُصَدِّق
ابو محمد محمد سرفراز عطاری مدنی	مفتی فضیل رضا عطاری

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جولائی 2021ء کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 بنتِ نذیر (راولپنڈی) 2 بنتِ سلیم (کراچی) 3 بنتِ محمد ایوب (گجرات)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** 1 بکری کی دستی کا گوشت 2 تین بار۔ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام:** ❋ محمد آصف (میرپور خاص) ❋ بنتِ محمد ندیم (کاموکی) ❋ محمد شہزاد (کالاباغ) ❋ بنتِ ظہیر احمد (حیدرآباد) ❋ بنتِ رحمت علی (گھگڑ منڈی) ❋ بنتِ محمد ادریس (گوجرانوالہ) ❋ بنتِ جاوید اقبال (ڈسکوٹ) ❋ عاصم نوید (اسلام آباد) ❋ احمد رضا (رحیم یار خان) ❋ علی حسن (ساہیوال) ❋ بنتِ توقیر عطاریہ (لاہور) ❋ بنتِ نثار احمد (جڑانوالہ)۔

دعوتِ اسلامی کی ترقی کا راز

مولانا محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

یہ غالباً 1978ء کی بات ہے کہ کراچی اولڈ سٹی ایریا میں واقع نور مسجد میں ایک 28 سالہ جوان امامت کیا کرتا تھا۔ یہ جوان کافی عرصے سے بے عملی کے عفریت کو طاقتور ہوتا دیکھ رہا تھا، فی الوقت وہ ایک مسجد کا امام تھا لیکن اس امام کی روش دیگر ائمہ سے کچھ جدا تھی۔ بے عملی کے آسیب سے چھٹکارا دلانے کے لئے وہ عملاً کوشش کیا کرتا، مسجد میں آنے والے نمازیوں کی فکری تربیت کرتا، اردگرد بسنے والے مسلمانوں کو مسجد سے وابستہ کرنے کے لئے پُر اثر نصیحت کرتا، لوگوں کی خوشی غمی میں شریک ہو کر ان سے خیر خواہی کا عملی اظہار کرتا۔ ان اخلاقِ حسنہ کے پیکر امام پر ایک ہی دُھن سوار تھی کہ فکری انتشار اور بد عملی کا شکار ہونے والوں کی اصلاح کرے، پیکرِ اخلاص امام اپنی بساط بھر کوشش کرتا رہا، اس کی کوشش کے ثمر آور نتائج کو دیکھ کر یہ ہی لگ رہا تھا کہ رحمتِ الٰہی سے یہ امامِ مسجد اپنے نیک مقصد میں یقیناً کامیاب ہو گا۔ ایک وقت وہ آیا جب 2 ستمبر 1981ء کو عاشقانِ رسول کی دینی تحریک "دعوتِ اسلامی" کا آغاز ہوا، اِس امام کی اپنے رفقا کے ساتھ مل کر کی جانے والی خلوص سے بھرپور قابلِ رشک کوششوں کی بدولت دعوتِ اسلامی ترقی کی منزلیں طے کرتی گئی اور اِس امام کو دنیا "امیرِ اہلِ سنّت مولانا محمد الیاس عطار قادری" کے نام سے جاننے لگی اور مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد آپ کو اپنا رہبر و رہنما مان کر اسلام کی روشن تعلیمات عملی طور پر اپنانے لگی۔

کسی بھی فعّال تحریک کی دو علامات ہوتی ہیں: 1 واضح اور پُر اثر مقصد 2 منظم اور مربوط نظام۔

دعوتِ اسلامی کے عروج اور کامیابی میں اللہ کی رحمت سے یہ دونوں علامات بہت زیادہ کار فرما نظر آتی ہیں، آیئے! اس کی تفصیل ملاحظہ کرتے ہیں:

1 دعوتِ اسلامی کا واضح اور پُر اثر مقصد:

دعوتِ اسلامی کے قیام کا واضح مقصد انفرادی و اجتماعی اصلاح تھا جس کیلئے امیرِ اہلِ سنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ انفرادی طور پر پہلے سے کوشاں تھے لیکن اپنے جذبے کو بہت بڑے پیمانے پر تحریکی صورت دینے کیلئے منظم اور مربوط نظام کی ضرورت تھی۔ یقیناً سچی لگن ہر مشکل کو آسان کر دیتی ہے لہٰذا وقت کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کا نظام مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا گیا۔

اس تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے جذبۂ اخلاص کار فرما تھا۔ طریقِ دعوت کی بنیادی اساس بھی یہی ہے کیوں کہ جس دعوت کے پسِ پردہ ذاتی مفادات کا حصول، لالچ وغیرہ جیسے ناسور موجود ہوں اس کے نتائج اس سے یکسر مختلف اور عبرتناک ہوتے ہیں۔ مولانا محمد الیاس قادری شروع ہی سے پیکرِ اخلاص تھے۔ اپنے پیغام کو عام کرنے کے لئے کراچی کے مختلف علاقوں کا سفر کر کے اصلاحی بیانات کیا کرتے، سفری اخراجات سے لے کر کھانے تک کے معاملات اپنی جیب سے ادا کرنے کی کوشش کرتے حتّٰی کہ نمک اور پانی بھی اپنے ساتھ رکھتے تاکہ اتنی معمولی چیز کے لئے بھی ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔ اخلاص کا جب یہ عالَم ہو تو داعی کی زبان ہی متاثر نہیں

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ،
ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث،
المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

کرتی بلکہ اس کے کردار کی چمک آنکھوں کو بھاتی ہے اور خوشبو دِلوں میں رچ بس جاتی ہے۔ اسلام کے اس داعی کی دعوت کا اثر جلد ہی لوگوں نے قبول کرنا شروع کردیا، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے بیان میں شرکت کرنے والے لوگوں کے اَخلاق و کردار میں حیرت انگیز تبدیلی محسوس کی جاتی، آپ دامت برکاتہم العالیہ جس سے ملاقات فرماتے اس کے دل کی دنیا بدل جاتی۔

یوں معاشرے میں رہنے والے ہر عمر کے افراد خصوصاً نوجوان اس تحریک سے وابستہ ہونے لگے۔ مولانا محمد الیاس قادری صاحب کی دعوت میں سب سے متاثر کُن پہلو یہ ہے کہ انہوں نے اصلاحِ اُمّت پر مشتمل مقصد و منشور اپنے سے منسلک ہر فرد کے سینے میں اتار دیا اور دعوتِ اسلامی کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے انتہائی آسان اور پاکیزہ انداز دیا۔ غالباً یہ وہی دعوتی اسلوب ہے جسے انبیا کی سنّت اور اولیا کا طریقِ اصلاح کہنا بجا اور دُرست ہو گا۔

2 دعوتِ اسلامی کا منظم اور مربوط نظام:

دعوتِ اسلامی جوں جوں ترقی کرتی گئی اس کا کام بھی اسی رفتار سے بڑھتا رہا اب ضرورت اس اَمر کی تھی کہ فعال تحریک کے دوسرے عنصر "منظم اور مربوط نظام" کے لئے ایک نیا انتظامی ڈھانچہ تشکیل دیا جائے۔ چونکہ یہ تحریک اسلامی اصولوں پر دل و جان سے عمل پیرا ہے اور عرصۂ دراز سے شریعت و سنّت اور تصوف و احسان پر عمل کی جو تڑپ مولانا محمد الیاس قادری نے دعوتِ اسلامی سے وابستہ افراد میں پیدا کی تھی اس میں کسی بھی قسم کی کمی واقع نہ ہو اور نیا تشکیل دیا جانے والا یہ نظام کسی بھی طور پر شریعت کے خلاف نہ ہو ان تمام پہلوؤں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے "مرکزی مجلسِ شوریٰ" قائم کی اور تنظیمی نظم و نسق اسے سونپ کر بہترین منتظم ہونے کا ثبوت دیا۔

فعال تحریک کے مضبوط نظام کی بقا اس سے وابستہ افراد کی بہترین تربیت پر موقوف ہے کیوں کہ غیر تربیت یافتہ افراد کی کثرت کسی تحریک کے لئے ثمر آور اور سود مند نہیں ہو سکتی البتہ نقصان کا بہت بڑا سبب ضرور بن سکتی ہے۔ کسی بھی چیز کو رفتہ رفتہ درجۂ کمال تک پہنچانا تربیت کہلاتا ہے، مولانا محمد الیاس قادری نے گھر، بازار، اسکولز، کالجز، یونیورسٹیز سے لے کر انسان کی آخری آرام گاہ تک درس اور اجتماعات کا ایسا نظام رائج کیا جس کے مثبت نتائج معاشرے کے کثیر افراد میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی سے جڑے کسی فرد کا تعلق معاشرے کے خوشحال طبقے سے ہو یا غریب طبقے سے، اس تربیتی نظام نے اس کی نفسیات میں نیکی کا عنصر پیدا کرکے چھوٹی بڑی ہر بے عملی سے نجات دلانے کی کوشش کی اور یہ ثابت کردیا کہ حقیقی اسلامی تربیت انسان کے رویے پر اثر انداز ہو کر کس طرح اس کی زندگی میں حیرت انگیز انقلاب برپا کرتی ہے۔

گزشتہ 40 سالوں میں اس تحریک سے وابستہ افراد کا ذوقِ علم کس قدر بڑھا ہے؟ اس کا اندازہ اس تحریک کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی ہر کتاب کی ریکارڈ سیل سے لگایا جاسکتا ہے۔ اسلامی کُتب کی اشاعت کا یہ ایک عظیم ادارہ ہے۔ یہ تحریک اپنی کُتب کے لئے گاہک نہیں بناتی بلکہ ریڈرز بڑھاتی ہے اور اس کے لئے اپنے مبلغین کو باقاعدہ ہدف دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ دعوتِ اسلامی سے شائع ہونے والی کتابیں اور رسالے بچّوں اور بڑوں میں یکساں مقبول ہوتے ہیں۔

جس طرح سونا نرم ہو کر زیور بنتا ہے، لوہا نرم ہو کر ہتھیار بن جاتا ہے اور مٹّی نرم ہو کر کھیتوں کی ہریالی کا سبب بنتی ہے، اسی طرح اِسلامی تعلیمات کے مطابق کی جانے والی "نرمی" ایسی خوبی ہے جس کی بدولت انسان کے اندر رحمت، شفقت، آسانی، عَفو و دَرگُزر اور بُردباری جیسی خوبیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نرمی کے بارے میں ارشاد فرمایا: نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے وہ اسے خوبصورت بنا دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی نکال دی جاتی ہے، اُسے بدصورت کر دیتی ہے۔ (مسلم، ص1073، حدیث:6602)

معلوم ہوا کہ ہر چیز کی طرح کسی بھی فعال نظام کو مؤثر بنانے کے لئے نرمی کا کردار بہت اہم ہے۔ دعوتِ اسلامی بھی اپنا پیغام نرمی کے ساتھ پہنچانے پر یقین رکھتی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے پیغامِ محبت (جو درحقیقت اسلام کی سچی تصویر ہے، اس) سے متاثر ہو کر کئی غیر مسلم دامنِ اسلام سے وابستہ ہو رہے ہیں، کئی مسلمان اپنی جائیدادیں اسلام کے لئے وقف کر رہے ہیں بلکہ اسلام کے پیغامِ امن کو پھیلانے کے لئے اپنی زندگیاں اس کارِ خیر میں خرچ کرنے کے لئے تیار ہیں دراصل یہ دعوتِ اسلامی کے امن پسند ہونے ہی کا ثمر ہے جو اس کے فعال نظام کو مضبوط سے مضبوط تر بنا رہا ہے۔

دعوتِ اسلامی کا ذیلی نگران سے ریجن ذمہ دار تک کا نظام

ریجن ← زون ← کابینہ ← ڈویژن ← علاقہ ← حلقہ ← ذیلی حلقہ

دعوتِ اسلامی کی دینی کاموں کو منظم انداز میں انجام دینے کے لئے پاکستان کی علاقائی تقسیم کاری کی ایک جھلک

تنظیمی حلقہ بندی خلاصہ (ریجن وائز) — منگل, 03 اگست, 2021

ریجن	زون	کابینہ شہر	کابینہ اطراف	کابینہ کُل	ڈویژن شہر	ڈویژن اطراف	ڈویژن کُل	علاقے شہر	علاقے اطراف	علاقے کُل	حلقے	گاؤں	نیو سوسائٹیز	ذیلی حلقے شہر	ذیلی حلقے اطراف	ذیلی حلقے کُل
کراچی	4	42	0	42	204	0	204	660	0	660	842	2758	552	5382	0	5382
حیدر آباد	8	24	28	52	136	152	288	485	424	909	341	17655	573	8469	7190	15659
ملتان	10	37	36	73	174	178	352	623	510	1133	5886	5137	1312	10831	7927	18758
فیصل آباد	10	31	37	68	164	200	364	579	637	1216	6323	7065	1095	11691	10483	22174
لاہور	8	33	29	62	164	161	325	562	530	1092	3829	9453	2141	12333	6764	19097
اسلام آباد	7	43	18	61	231	93	324	867	281	1148	2264	362	446	16408	1684	18092
پاکستان مجموعی تعداد	47	210	148	358	1,073	784	1857	3,776	2,382	6158	19,485	42,430	6,119	65,114	34,048	99162

پاکیزہ لوگوں کے سردار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مولانا کاشف شہزاد عطاری مدنی*

اے عاشقانِ رسول! رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنے پاک پروردگار کے فضل و کرم سے جو خصوصی عظمتیں حاصل ہوئی ہیں، ان میں سے ایک کا تذکرہ پڑھ کر اللہ پاک کا شکر ادا کیجئے کہ اس نے ہمیں ایسے عالی شان آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اُمّتی اور غلام بنایا ہے:

مبارک جسم و لباس پر مکھی کا نہ بیٹھنا: اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نورانی جسم اور مبارک لباس پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔[1] مبارک جسم سے مچھر خون نہیں چوستا تھا اور نہ ہی جُوئیں تکلیف پہنچاتی تھیں۔[2]

عُلمائے کرام کا اس خصوصیت کو ذکر کرنا: امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جسمِ اقدس و لباسِ انفس پر مکھی نہ بیٹھنا علامہ (امام اَبُو الرَّبِیع) ابنِ سَبُع (رحمۃ اللہ علیہ) نے خصائص میں ذکر فرمایا، علماء نے تَصْرِیح کی (کہ) اس کا راوی (یعنی اس بات کو روایت کرنے والا شخص) معلوم نہ ہوا، اور باوجود اس کے بلا نَکِیْر (یعنی اس بات کا انکار کئے بغیر) اپنی کتابوں میں اسے ذکر فرماتے آئے۔[3]

مزید لکھتے ہیں: (امام اَبُو الرَّبِیع) ابنِ سَبُع (رحمۃ اللہ علیہ) نے حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے خصائص میں کہا: جُوں آپ کو اِیذا (یعنی تکلیف) نہ دیتی۔ علّامہ (جلالُ الدین) سیوطی نے خصائص کبریٰ میں اس طرح ابنِ سَبُع (رحمۃ اللہ علیہ) سے نقل کیا اور برقرار رکھا۔[4]

دربارِ نبوی میں عرض

فاروقی: حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر بارگاہِ رسالت میں عرض کی: اِنَّ اللّٰہَ عَصَمَکَ عَنْ وُقُوْعِ الذُّبَابِ عَلٰی جِلْدِکَ لِاَنَّہٗ یَقَعُ عَلَی النَّجَاسَاتِ فَیَتَلَطَّخُ بِھَا یعنی بے شک اللہ پاک نے آپ کو اس بات سے محفوظ رکھا کہ مکھی آپ کے جسم پر بیٹھے کیونکہ وہ گندگی پر بیٹھ کر اس سے آلودہ ہوتی ہے۔[5]

نبوت کی ایک نشانی: امامِ اہلِ سنّت، مُجَدِّدِ دین و ملت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ شِھابُ المِلّۃ وَالدِّین حضرت علّامہ احمد بن محمد خَفاجی مصری حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نبوت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ مبارک جسم اور لباس شریف پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔ اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جو عظمتیں عطا فرمائی ہیں یہ خصوصیت بھی ان میں سے ایک ہے۔ (عربی زبان میں مکھی کو ذُباب کہتے ہیں) ذُباب کا واحد ذُبَابَۃ ہے۔ مکھی کا یہ نام اس لئے رکھا گیا ہے: لِاَنَّہٗ کُلَّمَا

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

ذُبَّ آبَ کیونکہ اسے جب بھی اڑایا جائے تو یہ واپس آجاتی ہے۔ اللہ پاک نے اپنے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو (تمام) گندگیوں سے پاک (پیدا) فرمایا ہے جبکہ مکھی خود گھناؤنی ہونے کے ساتھ گندی چیزوں پر سے اڑ کر بھی آتی ہے۔

نقطہ نہ ہونے کی حکمت: ایک عالم صاحب نے کتنی پیاری بات فرمائی ہے: "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ الله" میں کوئی حرف نقطے والا نہیں ہے کیونکہ حروف پر لگائے جانے والے نقطے مکھیوں کی طرح ہوتے ہیں (کہ جس طرح مکھی انسان پر بیٹھتی ہے اسی طرح یہ نقطے حروف پر لگائے جاتے ہیں)۔ اللہ پاک نے اپنے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک نام اور صفت (مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ الله) کو مکھی سے ملتے جلتے نقطوں سے بھی محفوظ فرمادیا ہے۔[6]

یہ شان اعلانِ نبوت سے پہلے ہی حاصل تھی: حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: اَوَّل (یعنی شروع) ہی سے جسمِ پاک بے سایہ تھا، خوشبودار تھا، کبھی جسمِ اقدس پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی، یہ حضورِ انور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے اِرْہاصات ہیں جو ظُہورِ نبوت سے پہلے ظاہر تھے۔[7]

نوٹ: نبی سے جو بات خلافِ عادت قبلِ نبوّت ظاہر ہو، اُس کو اِرْہاص کہتے ہیں۔[8]

ہر قسم کی گندگی اور بدبو سے پاک ہستی: پیارے اسلامی بھائیو! مکھیوں کی آمد اور جُوؤں کا پیدا ہونا، گندگی، بدبو اور پسینے وغیرہ کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہر قسم کی گندگیوں سے پاک جبکہ جسمِ اَطْہَر اور پسینہ مبارک بھی خوشبودار تھا اس لئے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان چیزوں سے محفوظ رہے۔[9]

مَیل کا تصوّر بھی نہیں ہو سکتا: اے عاشقانِ رسول! ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ ایسی بارگاہ ہے کہ لفظ "مَیل" کا "میم" بھی اس دربار کے قریب نہیں پھٹکتا، پاکیزگی وصفائی اور طہارت و نفاست اس مبارک دربار میں حاضری دے کر برکتیں حاصل کرتے ہیں، پھر بھلا مکھی، مچھر یا پسّو وغیرہ کی کیا مجال کہ وہ اس مقدس ہستی کے جسم یا لباس کے قریب آنے کا تصوّر کر سکیں۔

احتیاط لازم ہے: یاد رکھئے! اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے متعلق کوئی بات کرتے یا لکھتے ہوئے بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس معاملے میں معمولی سی بے احتیاطی بھی دنیا و آخرت کے ناقابلِ تلافی نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔ صدرُ الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: (جو شخص) آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لباسِ مبارک کو گندہ اور مَیلا بتائے، حُضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے ناخن بڑے بڑے کہے، یہ سب کفر ہے۔[10]

لباسِ مبارک کبھی میلا نہ ہوا: شارحِ بخاری امام احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے صرف پاکیزگی اور خوشبو ہی ظاہر ہوتی تھی اور اس کی نشانی بدن مبارک میں یہ تھی کہ لباس میلا نہیں ہوتا تھا، چنانچہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارک لباس کبھی میلا کچیلا نہیں ہوا۔[11]

امامِ اہلِ سنّت، عاشقِ ماہِ رسالت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

مَیل سے کس درجہ ستھرا ہے وہ پُتلا نور کا
ہے گلے میں آج تک کوراہی کُرتا نور کا[12]

اے ہمارے پیارے اللہ پاک! مکے مدینے کے تاجدار، پاکیزہ لوگوں کے سردار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طفیل ہمیں ہر قسم کی ظاہری باطنی گندگی بالخصوص گناہوں کی گندگی سے محفوظ فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) الشفاء، 1/368 (2) مواہب لدنیہ، 2/275 (3) فتاویٰ رضویہ، 30/720 (4) فتاویٰ رضویہ، 30/722 (5) تاریخ الخمیس، 2/287 (6) نسیم الریاض، 4/335، فتاویٰ رضویہ، 30/720 (7) مراۃ المناجیح، 8/236 (8) بہارِ شریعت، 1/58 (9) زرقانی علی المواہب، 7/200، سیرتِ مصطفےٰ، ص566 (10) بہارِ شریعت، 2/463، کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص207 (11) مواہب لدنیہ، 2/162 (12) حدائقِ بخشش، ص244۔

پھول سی بچی کا قتل

مولانا ابورجب محمد آصف عطّاری مَدَنی*

پنجاب میں ساندل بار کے پولیس اسٹیشن میں ایک شخص نے اپنی تین سالہ بچّی کے اغوا کی رپورٹ درج کرائی کہ وہ اپنی بیٹی کے ساتھ مزار پر گیا تھا جہاں اس نے بیٹی کو موٹر سائیکل کے پاس کھڑا کیا اور نیاز کے چاول لینے چلا گیا، واپسی پر بچّی غائب تھی۔ پولیس نے بچّی کی تلاش شروع کردی، اسی دوران بچّی کی لاش گوجرہ کے علاقے میں نہر سے مل گئی۔ پولیس نے تحقیقات شروع کیں تو جلد ہی معلوم کرلیا کہ بچّی کو نہر میں کسی اور نے نہیں بلکہ خود اس کے سفّاک اور ظالم باپ نے پھینکا تھا۔ دورانِ تفتیش اس نے پولیس کو بتایا کہ بچّی کو اس لئے نہر میں پھینکا کہ وہ ساری رات روتی رہتی تھی اور اسے سونے نہیں دیتی تھی، پھر وہ بولتی بھی نہیں تھی، ڈاکٹر نے کہا تھا کہ یہ ذرا دیر سے بولنا شروع کرے گی۔ اس نے یہ بھی اعتراف کیا کہ خود کو قانون سے بچانے کے لئے بچّی کے اغوا کا ڈرامہ رچایا تھا۔ (Ary.news ویب سائٹ 2 جون 2021)

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! جب میں نے یہ خبر موبائل پر پڑھی تو افسوس اور کرب کی جس کیفیت سے گزرا! میں ہی جانتا ہوں، میری اپنی چھوٹی بچیاں میرے قریب ہی بیٹھی تھیں، میں کبھی ان کے چہروں کی طرف دیکھتا کبھی محض تین سال کی اس پھول سی بچّی کے بارے میں سوچتا جو اپنے باپ کے ساتھ خوشی خوشی مزار پر گئی ہوگی لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اس کا باپ زمانۂ جاہلیت (یعنی اسلام سے پہلے کے زمانہ) کی یاد تازہ کرنے والا ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو زندہ زمین میں دفن کردیتے تھے، اور یہ مجھے نہر میں زندہ پھینک کر مرنے کے لئے چھوڑ دے گا، جو یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ ڈوب کر مرنے میں کیسی تکلیف ہوتی ہے بلکہ وہ تو موت کے بارے میں بھی نہیں جانتی تھی۔ ہمارے رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تو بیٹی کے بارے میں فرمایا: جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ پاک فرشتوں کو بھیجتا ہے جو آکر کہتے ہیں: "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَہْلَ الْبَیْت یعنی اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔" پھر فرشتے اُس بچّی کو اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایک کمزور جان ہے جو ایک ناتواں (یعنی کمزور) سے پیدا ہوئی ہے، جو شخص اِس ناتواں جان کی پرورش کی ذمّے داری لے گا، قیامت تک اللہ پاک کی مدد اُس کے شاملِ حال رہے گی۔ (مجمع الزوائد 8/285، حدیث:13484)

جن کو اللہ پاک نے اولاد سے نوازا ہے وہ اس تجربے سے گزرے ہوں گے کہ چھوٹے بچّے کے رونے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہوتا، وہ رات کو روئے یا دن کو! کوئی اس کے رونے پر پابندی نہیں لگا سکتا بلکہ ماں باپ کو خود پر قابو رکھ کر بچّے کو خاموش کروانے کی کوشش کرنا ہوتی ہے، **لیکن یہ کیسا باپ تھا جس نے اپنی چھوٹی سی بچّی کو اس لئے مار دیا کہ وہ رات کو روتی تھی۔** کئی لوگ ایسے ہوں گے

* اسلامک اسکالر، رکن مجلس المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

جن کا کوئی بچہ Disable ہو گا لیکن وہ اسے سینے سے لگا کر رکھتے ہوں گے، اس کو جان سے مارنا تو دُور کی بات اس کو ڈانٹنا جھڑکنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ میری اپنی ایک بچی بولنے، سمجھنے اور چلنے پھرنے سے معذور (Disable) ہے، لیکن دعوتِ اسلامی سے وابستگی کی برکت ہے کہ اس کی پیدائش سے لے کر آج تک ہم نے اس کی راحتوں اور آسائشوں کا اپنی حیثیت سے بڑھ کر خیال رکھا ہے، وہ خوش ہوتی ہے تو میرا دل جھوم اُٹھتا ہے، اسے تکلیف ہوتی ہے تو میں اُداس ہو جاتا ہوں، ہمارے گھر کا نظام گویا اسی کے گرد گھومتا ہے، ہم گھر والے اس کی خدمت اپنی بخشش کی امید پر کرتے ہیں کہ آخرت میں ربِّ کریم اس کے طفیل ہمارے گھرانے کو بے حساب و کتاب جنّت میں داخلہ عطا کردے کیونکہ اسلام نے بیٹیوں کی پرورش کی بڑی فضیلت بیان کی ہے، لیکن دوسری طرف یہ سوچ کر میری ہچکیاں بندھ گئیں کہ کیسے ایک باپ کی شفقت دہشت میں بدلی اور اس نے **اپنی بچّی کو صرف اس لئے مار دیا کہ تین سال کی ہونے کے باوجود اس نے بولنا شروع نہیں کیا تھا** حالانکہ ڈاکٹر نے امید بھی دلائی تھی کہ یہ دیر سے سہی لیکن بولنا شروع کردے گی۔

قارئین! اسی طرح کی مزید کئی خبریں نظر سے گزریں کہ میاں بیوی نے جھگڑے میں اپنی اولاد کو زہر پلا کر مار دیا، شوہر سے جھگڑا ہونے پر بیوی نے گیارہ مہینے کا دودھ پیتا بچہ نہر میں پھینک دیا، ایک پیپر میں نمبر کم آنے پر بیٹی کو گولی مار کر قتل کردیا، بیٹا پیدا نہ ہونے پر پہلے سے موجود تین بیٹیوں کو فائرنگ کرکے مار دیا۔ ان افسوس ناک واقعات اور میرے دل و دماغ پر گزرنے والی قیامت نے مجھے یہ مضمون لکھنے پر اُبھارا کہ اپنے مسلمان بھائیوں کو یہ عرض کروں کہ خدارا! سنبھل جائیے! جہالت کا اندھیرا دن بدن بڑھتا چلا جارہا ہے، خود کو ٹھوکروں سے بچانے کے لئے اپنی زندگیوں میں چراغِ علم روشن کرلیجئے۔ جس کے پاس علمِ دین ہو گا تو وہ اپنا رہن سہن، طور طریقے، حقیقی معنوں میں اسلامی تعلیمات کے مطابق کرنے کی کوشش کرے گا۔ یاد رکھئے! مسلمان کو اس کے مال، جان اور اولاد کے حوالے سے آزمایا جاتا ہے، اس آزمائش میں وہی کامیاب ہو سکتا ہے جس نے اسلام کے بتائے ہوئے کامیابی کے اصول سیکھ رکھے ہوں اور اللہ کی توفیق سے وہ ان پر عمل بھی کرلے۔ زندگی کی ٹرین دُکھ اور سُکھ کی لائن پر چلتی ہے، ایسا نہیں ہوتا کہ کسی کی زندگی میں صرف سُکھ ہی سُکھ ہوں یا صرف دُکھ ہی دُکھ ہوں اگر کوئی ایسا سمجھتا ہے کہ اس کی زندگی میں دُکھوں کے سوا کچھ نہیں ہے تو یہ اس کی خام خیالی ہے۔ اپنی زندگی کا جائزہ لیجئے کہ ماضی میں کئی پریشانیوں نے آپ کے ہوش اُڑا دیئے ہوں گے لیکن آج وہ ماضی کی داستان ہیں، اسی طرح اللہ چاہے گا تو حال کی پریشانیاں بھی ایک دن ماضی کا حصہ بن جائیں گی۔ اس لئے کبھی ٹینشن، ڈپریشن اور پریشر میں آکر بالخصوص اپنی اولاد کے حوالے سے کوئی ایسا قدم نہ اُٹھائیں کہ بقیہ زندگی پچھتاوے کے احساس کے ساتھ گزرے اور آخرت میں سزا بھی ملے۔ اس واقعے میں بچّی کو قتل کرنے کا ذکر ہے تو اسلام نے شرعی اجازت کے بغیر کسی ایک کی جان لینے کو سب لوگوں کو قتل کرنے کے مترادف قرار دیا ہے، اللہ پاک قراٰنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًاؕ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا۔ (پ6، المآئدۃ:32)

خبردار! قتل کا بدلہ جہنّم ہے اللہ پاک قراٰنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ مَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِیْهَا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنّم ہے کہ مدتوں اس میں رہے۔ (پ5، النسآء:93)

پھر اپنی اولاد کو تو خاص کر قتل کرنے سے روکا گیا ہے، قراٰنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَ اِیَّاهُمْۚ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنی اولاد قتل نہ کرو مفلسی کے باعث ہم تمہیں اور اُنھیں سب کو رزق دیں گے۔ (پ8، الانعام:151) اس میں اولاد کو زندہ در گور (یعنی دفن) کرنے اور مار ڈالنے کی حُرمت بیان فرمائی گئی جس کا اہلِ جاہلیت میں دستور تھا کہ وہ اکثر ناداری کے اندیشہ سے اولاد کو ہلاک کرتے تھے، انہیں بتایا گیا کہ روزی دینے والا تمہارا، ان کا سب کا اللہ ہے پھر تم کیوں قتل جیسے شدید جُرم کا اِرتکاب کرتے ہو۔ (خزائن العرفان)

اللہ پاک ہمیں اسلامی تعلیمات کو اپنی زندگی میں نافذ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

شانِ ختمِ نبوت (قسط:09)

مولانا ابو الحسن عطاری مدنی*

گزشتہ سے پیوستہ

15 اَنَا الْمُقَفِّی قَفَّیْتُ النَّبِیِّیْنَ وَاَنَا قَیِّمٌ ترجمہ: میں ہی سب سے پیچھے آنے والا ہوں (یعنی دنیا میں سب انبیاء کے بعد آنے والا ہوں اور میں آخری نبی ہوں)، میں سب نبیوں کے بعد آیا ہوں (یعنی مجھ پر نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا) اور میں قیم ہوں۔[1]

16 اَنَا الْمُقَفِّی وَالْحَاشِرُ بُعِثْتُ بِالْجِهَادِ وَلَمْ اُبْعَثْ بِالزِّرَاعِ ترجمہ: میں ہی پیچھے آنے والا ہوں اور میں حاشر ہوں مجھے جہاد کے لئے بھیجا گیا کھیتیوں کے لئے نہیں۔[2]

17 اَنَا الْعَاقِبُ ترجمہ: میں ہی عاقب ہوں (اور عاقب وہ کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں)۔[3]

18 اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِی ترجمہ: میں خاتمُ النّبیّین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔[4]

19 اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَلَا فَخْرَ ترجمہ: میں آخری نبی ہوں فخریہ نہیں کہہ رہا۔[5]

20 اَنَا آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ، وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ ترجمہ: میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امّت ہو۔[6]

حبیبِ کریم، خاتمُ النّبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ان تمام فرامین میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا آخری نبی ہونا اور ہمارا عقیدۂ ختمِ نبوت بیان ہوا ہے۔ یہ بھی رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بہت ہی انوکھی اور یکتا شان ہے جو اور کسی بھی نبی و رسول کو عطا نہ ہوئی، حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسّلام پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی، ان میں سے ایک آپ کا خاتمُ النّبیین ہونا ہے۔[7]

ان فرامین میں سیّدُ المرسلین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے 6 اسمائے گرامی بیان ہوئے: "اَلْمُقَفِّی"، "قَیِّمٌ"، "اَلْحَاشِرُ"، "اَلْعَاقِبُ"، "خَاتَمُ النَّبِیِّیْن" اور "آخِرُ الْاَنْبِیَاء" صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

اسمِ مبارک "اَلْمُقَفِّی" اسمِ فاعل کا صیغہ ہے، علّامہ صالحی شامی نے اس کے اعراب یہی ذکر فرمائے اور اس کا معنیٰ ہے "وہ جس کے بعد کوئی دوسرا نبی نہ ہو۔"[8]

لغت میں اس کے معنیٰ پیچھے آنے، پیروی کرنے، تابع ہونے کے بھی ہیں، یہ معنیٰ حدیثِ پاک کے لفظ "قَفَّیْتُ النَّبِیِّیْن" سے بھی واضح ہو رہا ہے یعنی میں تمام انبیا کے پیچھے آیا ہوں۔ اس معنیٰ کی مزید وضاحت "الاستیعاب" کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: "اَنَا الْمُقَفِّی بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ کُلِّهِم یعنی میں تمام نبیوں کے بعد آنے والا ہوں۔"[9]

اسمِ گرامی "قَیِّمٌ" بہت بڑے مفہوم کا حامل ہے، کتبِ سیرت میں اسے مختصر الفاظ میں یوں تعبیر کیا گیا ہے: "وَالْقَیِّمُ الْجَامِعُ الْکَامِلُ یعنی قیم جامع اور کامل ہوتا ہے۔" نیز لغت میں اس کے معنیٰ سربراہ، نگران کار اور متولی و منتظم کے بھی ہیں۔ کوئی بھی چیز یا فرد "قَیِّم" یا قیمتی تبھی ہوتا ہے جب وہ بہت

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

سی خوبیوں کا حامل ہو اور اس میں ذرہ بھر شک نہیں کہ پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کس قدر عظیم و جلیل خوبیوں کے حامل تھے، بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ نے جس ادا کو اپنایا وہی عمل زمانے بھر کے لئے خوبی بن گیا، کائنات کے لئے یہ اصول بن گیا کہ کوئی بھی ایسا عمل جو مدنی محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اداؤں کے مطابق ہو وہی خوبی ہے، جو عمل ان کی اداؤں، فرامین یا پسند کے خلاف ہو خواہ لوگ اسے کتنا ہی اچھا سمجھیں وہ عمل اچھا نہیں ہو سکتا۔

اسمِ گرامی "اَلْحَاشِرُ" کے معنی ہیں جمع کرنے والا، اس کے معنی خود رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی ارشاد فرمائے ہیں، ارشادِ مبارک ہے: اَنَا الحَاشِرُ الَّذِی یُحْشَرُ النَّاسُ عَلَی قَدَمِی ترجمہ: میں ہی حاشر (جمع کرنے والا) ہوں لوگ میرے ہی قدموں پہ جمع کئے جائیں گے۔ (10)

اس اسمِ گرامی کی مزید وضاحت اگلی اقساط میں بیان کی جائے گی۔

اسمِ گرامی "اَلْعَاقِبُ" کے معنیٰ ہیں پیچھے آنے والا، اس کا مصدر ہے عقب، پیچھے آنے والے سے کیا مراد ہے اس کی وضاحت میں مسلم شریف میں ہے: "اَلْعَاقِبُ الَّذِی لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ یعنی عاقب وہ کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں"۔ (11)

"خَاتَمُ النَّبِیّٖن" رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بہت ہی عظیم اور خاص وَصف و لقب و منصب ہے۔ اس کے معنیٰ و مفہوم بالکل واضح و ظاہر ہیں کہ سب نبیوں سے آخری، نبیوں کا سلسلہ ختم کرنے والے، سب سے آخری نبی، سلسلۂ نبوت پر مہر لگا کر بند کر دینے والے۔ یہی معنیٰ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اسمِ گرامی "آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ" اور اس مفہوم کی تمام احادیثِ مبارکہ سے بھی ثابت ہے۔ ختمِ نُبُوّت کے منکر "خَاتَمُ النَّبِیّٖن" کے معنیٰ میں طرح طرح کی بے بنیاد، جھوٹی اور دھوکا پر مبنی تاویلاتِ فاسدہ کرتے ہیں جو کہ قراٰن، احادیث، اجماعِ صحابہ اور مفسرین، محدثین، محققین، متکلمین اور ساری اُمّتِ مُحمّدیہ کے خلاف ہیں۔ تفاسیر اور اقوالِ مفسرین کی روشنی میں خاتمُ النبیین کا معنیٰ آخری نبی ہی ہے، مُفسّرِ قراٰن ابو جعفر محمد بن جریر طبری (وفات:310ھ)، ابو الحسن علی بن محمد بغدادی ماوردی (وفات:450ھ)، ابو الحسن علی بن احمد واحدی نیشاپوری شافعی (وفات: 468ھ)، ابو المظفر منصور بن محمد المروزی سمعانی شافعی (وفات:489ھ)، محیُّ السُّنّۃ، ابو محمد حسین بن مسعود بغوی (وفات: 510ھ)، ابو محمد عبدُالحق بن غالب اندلسی محاربی (وفات:542ھ)، سلطانُ العلماء ابو محمد عزالدین عبدالعزیز بن عبد السلام سلمی دمشقی (وفات:660ھ)، ناصرُ الدّین ابو سعید عبدُاللہ بن عمر شیرازی بیضاوی (وفات:685ھ)، ابو البرکات عبدُاللہ بن احمد نسفی (وفات: 710ھ)، ابو القاسم محمد بن احمد بن محمد الکلبی غرناطی (وفات:741ھ)، ابو عبدُاللہ محمد بن محمد بن عرفہ ورغمی مالکی (وفات: 803ھ)، جلالُ الدّین محمد بن احمد محلی (وفات:864ھ) اور ابو السعود العمادی محمد بن محمد بن مصطفیٰ (وفات:982ھ) رحمۃُ اللہ علیہم اجمعین سمیت جمہور مفسرینِ قراٰن نے "خَاتَمُ النَّبِیّٖن" کے معنیٰ و مفہوم یہی بیان فرمائے کہ ہمارے پیارے آقا محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ کریم کے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کسی طرح کا کوئی نبی، کوئی رسول نہ آیا ہے، نہ آسکتا ہے اور نہ آئے گا۔

عقیدۂ ختمِ نبوت پر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے تمام مضامین ایک مجموعہ کی صورت میں پڑھنے کے لئے "عقیدۂ ختمِ نبوت" دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے مفت ڈاؤن لوڈ کیجئے یا اس QR-Code کو اسکین کر کے ڈاؤن لوڈ کیجئے۔

(1) الشفاء، 1/231، شمائل ترمذی، ص214، حدیث:361 (2) طبقات ابن سعد، 1/84، شمائل ترمذی، ص214، حدیث:361 (3) مسلم، ص958، حدیث:6105 (4) ترمذی، 4/93، حدیث:2226 (5) دارمی، 1/40، حدیث:49 (6) ابنِ ماجہ، 4/414، حدیث:4077 (7) مسلم، ص210، حدیث:1167 (8) سبل الہدیٰ والرشاد، 1/519 (9) الاستیعاب، 1/150 (10) بخاری، 2/484، حدیث:3532 (11) مسلم، ص958، حدیث:6105۔

دنیا کے بجائے آخرت کا زیادہ سوچئے

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

ایک مولانا صاحب کسی سیٹھ کے پاس چندہ لینے گئے، جب گفتگو ہوئی تو اس نے چندہ دینے سے منع کر دیا، اسی دوران سیٹھ صاحب نے اپنی جیب سے ایک ڈبیا نکالی جس میں ٹیبلیٹس تھیں، ایک ٹیبلیٹ نکال کر اس نے پانی کے ساتھ کھالی، مولانا صاحب نے کہا: سیٹھ صاحب! طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟ آپ دوائی کھا رہے ہیں، سب خیر تو ہے؟ تو سیٹھ نے جواب دیا: ہاں مولانا! بس نیند نہیں آتی، ٹینشن میں رہتا ہوں، سکون حاصل کرنے کے لئے ٹیبلیٹ کھاتا ہوں۔ مولانا صاحب نے کہا کہ اللہ پاک آپ کو شفا دے۔ چندہ نہ ملنے کے باوجود بھی سیٹھ صاحب کو دعا دے کر مولانا صاحب اس کی دکان سے باہر نکلے، تو باہر سڑک پر کام ہو رہا تھا، بڑی بڑی مشینیں لگی ہوئی تھیں جن کا اچھا خاصا شور تھا اور وقت بھی دوپہر کا تھا، مگر مولانا صاحب یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اتنی گرمی کے باوجود چھوٹے سے درخت کے مختصر سے سائے میں ایک مزدور زمین پر گتّا بچھائے مزے سے سو رہا ہے، مولانا صاحب یہ سوچنے لگے کہ کیا شان ہے میرے ربِّ کریم کی کہ ”اندر دکان میں سکون کی جگہ اور اے سی میں بیٹھنے کے باوجود سیٹھ صاحب سکون حاصل کرنے کے لئے گولیاں کھا رہے ہیں جبکہ یہاں تیز گرمی اور مشینوں کے شور کے باوجود غریب مزدور کو سکون کی نیند میسر ہے۔“

اے عاشقانِ رسول! جو شخص صرف دنیا بنانے اور اسے بہتر کرنے کی فکروں میں لگا ہوتا ہے وہ بظاہر کتنا ہی مالدار اور عیش و مستی میں سہی مگر عام طور پر اسے مختلف پریشانیوں نے بھی گھیرا ہوا ہوتا ہے، ان میں سے کئی ایسی پریشانیاں بھی ہوتی ہیں جو اس کی راتوں کی نیند اور دن کے سکون کو برباد کر دیتی ہیں، اس کا دل مختلف دنیاوی فکروں سے بھرا رہتا ہے، یہ کیسے ہوگا؟ وہ کیسے ہوگا؟ فلاں پلاننگ کچھ ادھوری رہ گئی وہ کیسے مکمل ہوگی؟ فلاں منصوبہ کچھ باقی رہ گیا ہے وہ اختتام تک کس طرح پہنچے گا؟ یوں ہی ایک دکان سے دو اور دو سے چار کرنے کی فکر، کاروبار کو ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک ملک سے دوسرے ملک تک پھیلانے کی فکر، دوسرا کوئی مجھ سے آگے نہ بڑھے اس کی فکر، اپنی واہ واہ کروانے اور اس میں کمی نہ ہو اس کی فکر، ہر نئے ماڈل کی گاڑی لینے اور ہر نیا آنے والا موبائل میرے ہاتھوں میں ہو اس کی فکر، بچّے کچھ بڑے ہو جائیں، میرا کاروبار سنبھال لیں اس کی فکر اور اس طرح کی نہ جانے کتنی فکروں نے دنیادار آدمی کو گھیر کر رکھا ہوتا ہے۔ اس طرح کی بے جا فکریں صرف امیر طبقے میں ہی نہیں بلکہ متوسط اور غریب طبقے میں بھی اپنی اپنی سوچ کے وسیع اور تنگ ہونے کے اعتبار سے پائی جاتی ہیں جن سے ان کی پریشانیاں کم ہونے کے بجائے

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

مزید بڑھتی ہی ہوں گی۔ دنیاوی سوچوں اور فکروں میں خود کو گھلا دینے والوں کو سمجھاتے ہوئے امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علّامہ مولانا الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: جو دُنیوی مستقبل کی بے جا فکروں میں پڑتے، کُڑھتے اور خوامخواہ دل مَسوستے رہتے ہیں، ان کی بچّیاں ابھی تو کم سِن ہوتی ہیں پھر بھی ان کی شادیوں کے لئے سوچ سوچ کر پاگل ہوئے جاتے ہیں۔ فرض ہو جانے کے باوُجود حج کی سعادت سے خود کو محروم رکھتے ہیں اور عُذر یہی ہوتا ہے کہ پہلے بچیوں کی شادی کے "فرض" سے سُبکدوش ہو جائیں! حالانکہ زندگی کا کوئی بھروسا نہیں، بچیوں کی جوانی تک خود زندہ رہیں گے یا نہیں اس کی کسی کے پاس کوئی گارنٹی نہیں یا بچّیاں جوانی کی دِہلیز پر قدم رکھنے سے قبل ہی موت کے دروازے سے قبر کی سیڑھیاں اُتر جائیں گی اِس کا کسی کو بھی پتا نہیں۔ آہ! کئی لوگ ہائے دُنیا! ہائے دُنیا! کرتے ہوئے دُنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں، مگر جیتے جی آخرت کی طرف ان کی کوئی توجُّہ نہیں ہوتی۔ مسلمان کو ہمّت اور خوش عقیدگی سے کام لینا چاہئے۔ ہمیں خواہ مخواہ "دو جان" کی فِکر کھائے جاتی ہے حالانکہ دو جہان کو پالنے والا ہمارا حامی و ناصر ہے۔[1]

دنیادار آدمی کو اتنی فکریں کیوں ہوتی ہیں، وہ فکریں اس پر کیا اثر رکھتی ہیں، نیز دنیا کے بجائے آخرت کی فکر انسان کو کیا کچھ دلاتی ہے اس کا جواب اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرامین سے حاصل کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: (1) جو شخص (صرف) دنیا کی فکر میں رہتا ہے تو اللہ پاک اس کے معاملے کو پَراگندہ کر دیتا اور اس کی تنگ دستی کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اور اسے دنیا سے صرف اتنا ہی حصہ ملتا ہے جتنا اس کے لئے (پہلے سے) لکھ دیا گیا ہے اور جو شخص آخرت کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ پاک اس کے معاملے کو اکٹھا کر دیتا اور اس کی مالداری کو اس کے دل میں رکھ دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس خاک آلود ہو کر آتی ہے۔[2] (2) جس کی فکریں زیادہ ہو جاتی ہیں اس کا بدن سَقِیم یعنی بیمار پڑ جاتا ہے۔[3] (3) اللہ پاک کے کچھ فرشتوں کی اولادِ آدم کے رزق پر ڈیوٹیاں لگی ہوئی ہیں، اللہ پاک نے ان سے فرمایا ہوا ہے کہ جس بندے کو ایسا پاؤ کہ اس نے سب فکریں چھوڑ کر ایک (آخرت کی) فکر کو اپنا لیا ہے تو آسمان و زمین، پرندوں اور انسانوں کو اس کے رزق کا ضامن بنا دو اور جس بندے کو رزق کی تلاش میں پاؤ اور (اس تلاشِ رزق میں) اس نے عدل و انصاف اور سچائی کا راستہ اختیار کیا ہوا ہے تو اس کے لئے اس کا رزق پاک و آسان کر دو، اور جو (تلاشِ رزق کی راہ میں شرعی) حد سے بڑھے اسے اس کی خواہش پر چھوڑ دو، پھر وہ اس درجے سے بڑھ نہیں سکتا جو میں نے اس کے لئے لکھ دیا ہے۔[4] (4) جس نے اپنی تمام فکروں کو صرف ایک فکر بنا دیا اور وہ آخرت کی فکر ہے تو اللہ پاک اسے اس کی دنیا کی فکر کے لئے کافی ہے اور جس کی فکریں دنیا کے اَحوال میں مشغول رہیں تو اللہ پاک کو اس کی پروا نہیں ہو گی کہ وہ شخص کس وادی میں ہلاک ہو رہا ہے۔[5]

میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے کہ دنیا بہتر بنانے کے بارے میں زیادہ سوچنے کے بجائے قبر و آخرت کے معاملات کی ہولناکیوں اور دہشتوں کے بارے میں زیادہ سوچئے، دنیا کو جنّت بنانے کے بجائے اپنی قبر کو جنّت کا باغ بنانے کی فکر کیجئے، دنیا میں آسائشیں اور راحتیں کیسے حاصل ہوں گی اس پر اپنی قوت اور وقت زیادہ صرف کرنے کے بجائے آخرت کی ہمیشہ اور باقی رہنے والی نعمتوں کے حصول کی فکر کیجئے، اس کے لئے دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول کسی نعمت سے کم نہیں، خود بھی اس پاکیزہ ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اپنے گھر والوں اور اپنی اولاد کو بھی اس سے وابستہ کیجئے، نیک اعمال کے رسالے کے مطابق اپنی زندگی گزاریئے اِن شآءَ اللہ فکرِ آخرت نصیب ہو ہی جائے گی۔

---

(1) آداب طعام، ص385 (2) ابن ماجہ، 4 / 424، حدیث: 4105 (3) شعب الایمان، 6 / 342 (4) نوادر الاصول، 2 / 1189، حدیث: 1489، مرقاۃ المفاتیح، 1 / 522 (5) ابن ماجہ، 4 / 425، حدیث: 4106۔

اَحکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی*

قرآن پاک پڑھانے کی اُجرت لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص انٹرنیٹ پر آن لائن قرآن پاک پڑھائے اور اس پر اُجرت بھی لے تو کیا یہ جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جی ہاں! قرآن پاک پڑھانے کی اُجرت لینا، جائز و مباح ہے، خواہ انٹرنیٹ پر پڑھایا جائے یا کسی اور ذریعے سے پڑھایا جائے، کیونکہ متأخرین علمائے کرام نے دینی ضرورت کے پیشِ نظر تعلیمِ قرآن، امامت وغیرہ امورِ دینیہ کی خدمت سرانجام دینے پر اُجرت لینے کو جائز قرار دیا ہے۔

البتہ اجارے کی بنیادی شرائط کا پورا ہونا ضروری ہے مثلاً وقت طے ہو، معاوضہ طے ہو اور اجارہ درست ہونے کی دیگر ضروری شرائط پائی جانی چاہییں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

گیم زون کا کام کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ کوئی شخص گیم زون (Game zone) کھولنا چاہتا ہے جس میں لوگ آکر کمپیوٹر گیمز کھیلیں گے اور جتنی دیر بیٹھیں گے اس کے پیسے دیں گے۔ کیا یہ کمائی جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: گیم زون سے حاصل ہونے والی آمدنی جائز نہیں کیونکہ یہ لہو و لعب ہے اور ضروری نہیں کہ معتبر دنیاوی منفعت کے لئے ہی لوگ اسے استعمال کرتے ہوں پھر ایسی چیزوں میں میوزک اور غیر شرعی امور بھی لازم ہوتے ہیں لہٰذا ان کے لہو و لعب ہونے میں شک نہیں اور لہو و لعب کی اُجرت جائز نہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں فرماتا ہے: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے۔ (پ21، لقمان:6)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”ہر کھیل اور عبث فعل جس میں نہ کوئی غرضِ دین نہ کوئی منفعتِ جائزہ دنیوی ہو، سب مکروہ و بے جا ہیں، کوئی کم کوئی زیادہ۔“ (فتاویٰ رضویہ، 24/78)

بحر الرائق میں ہے: ”ولا یجوز الاجارۃ علی شیئ من الغناء واللھو“ ترجمہ: گانے اور لہو (یعنی کھیل اور فضول کاموں) پر اجارہ جائز نہیں۔ (بحر الرائق، 8/36)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

کسی کو سفارش کر کے نوکری دلوانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ کسی کو سفارش کر کے نوکری دلوانا کیسا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: اگر وہ اس نوکری کا اہل ہے اور اس کی سفارش کی تو یہ صورت جائز ہے اور اگر ایسی سفارش کی کہ اس سے کسی حقدار کا حق مارا گیا یا کسی نااہل کو سفارش کر کے نوکری دلوا دی تو یہ جائز نہیں۔ نیز یہ واضح رہے کہ نوکری لگوانے کے لئے رشوت کا لین دین ہرگز جائز نہیں۔

حدیثِ پاک میں ہے: "لعن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والمرتشی" ترجمہ: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے رشوت دینے والے اور لینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(ترمذی، 3/66، حدیث:1342)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سفارش کرنے کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "نیک بات میں کسی کی سفارش کرنا مثلاً سفارش کر کے مظلوم کو اس کا حق دلا دینا یا کسی مسلمان کو ایذا سے بچالینا یا کسی محتاج کی مدد کرا دینا شفاعتِ حسنہ ہے، ایسی شفاعت کرنے والا اجر پائے گا اگرچہ اس کی شفاعت کارگر نہ ہو، اور بری بات کے لئے سفارش کر کے کوئی گناہ کرا دینا شفاعتِ سیئہ ہے اس کے فاعل پر اس کا وبال ہے اگرچہ نہ مانی جائے۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/407)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

غیر مسلم کو مکان کرایہ پر دینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ مسلمان اپنا مکان کسی غیر مسلم کو کرایہ پر رہنے کے لئے دے سکتا ہے یا نہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: غیر مسلم کو رہائش کے لئے مکان کرائے پر دینے میں کوئی حرج نہیں اور اس کے ناجائز افعال میں مسلمان کا کوئی عمل دخل نہیں کیونکہ مسلمان نے فقط رہائش کے لئے مکان کرائے پر دیا ہے اور رہائش کے لئے مکان کرائے پر دینا، جائز ہے۔

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرَّحمہ لکھتے ہیں: "مسلمان نے کسی کافر کو رہنے کے لئے مکان کرایہ پر دیا یہ اجارہ جائز ہے، کوئی حرج نہیں۔" (بہارِ شریعت، 3/145)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

گروی رکھی ہوئی چیز سے نفع اٹھانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے بکر کو کچھ لاکھ روپے قرض دے کر اس کا گھر تین سال کے لئے رہن پر لے لیا تین سال کے بعد بکر زید کی رقم لوٹا کر اپنا گھر واپس لے لے گا۔ اور تین سال تک اس مکان کا کرایہ زید حاصل کرے گا۔ آیا اس طرح کا معاملہ کرنا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: سوال میں مذکورہ صورت ناجائز و حرام ہے اور یہ سود کے زمرے میں آتی ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "رہن میں کسی طرح کے نفع کی شرط بلاشبہ حرام اور خالص سود ہے بلکہ اِن دیار میں مرتہن کا مرہون سے انتفاع بلاشرط بھی حقیقۃً بحکمِ عرف انتفاع بالشرط ربائے محض ہے۔ قال الشامی قال ط قلت والغالب من احوال الناس انهم انما یریدون عند الدفع الانتفاع ولولاه لما اعطاه الدراهم وهذا بمنزلة الشرط لان المعروف كالمشروط وهو مما يعين المنع ترجمہ: علامہ شامی فرماتے ہیں کہ طحاوی نے فرمایا میں کہتا ہوں کہ غالب حال لوگوں کا یہ ہے کہ وہ رہن سے نفع کا ارادہ رکھتے ہیں اگر یہ توقع نہ ہو تو قرض ہی نہ دیں اور یہ بمنزلہ شرط کے ہے کیونکہ معروف مشروط کے حکم میں ہوتا ہے۔ یہ بات عدمِ جواز کو متعین کرتی ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، 25/57)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کوفہ شہر

حضرت خَبّاب بن اَرَت رضی اللہ عنہ

مولانا عدنان احمد عطّاری مدنی*

ایک صحابیِ رسول رضی اللہ عنہ مکے میں لوہے کا کام کرتے تھے اور تلواریں بنایا کرتے تھے انہوں نے کچھ تلواریں بنا کر ایک کافر عاص بن وائل کو فروخت کر دیں جب اس کافر سے رقم کا مطالبہ کیا تو وہ کہنے لگا: میں تمہیں رقم اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک تم محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا انکار نہیں کرو گے، صحابیِ رسول نے کہا: تم مر جاؤ اور پھر زندہ کئے جاؤ تو پھر بھی میں محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ساتھ نہیں چھوڑوں گا۔ یہ سُن کر اس کافر نے کہا: پھر تم مجھے چھوڑ دو، میں مر جاؤں پھر دوبارہ زندہ کیا جاؤں اور میرے پاس مال و اولاد ہو گی تو ادا کر دوں گا۔[1] پیارے اسلامی بھائیو! عشقِ رسول اور جذبۂ ایمانی سے لبریز، صبر و شکر کے ساتھ اسلام پر ثابت قدم رہنے والے یہ بلند مرتبہ صحابیِ رسول حضرت خَبّاب بن اَرَت رضی اللہ عنہ تھے۔ **قبولِ اسلام:** آپ سابقین اوّلین میں شامل ہونے کا اعزاز رکھتے ہیں آپ چھٹے نمبر پر اسلام لائے[2] جبکہ ایک قول کے مطابق آپ نے 19 افراد کے بعد اسلام قبول کیا یوں آپ نے 20 کے عدد کو مکمل کیا[3] جن 7 خوش نصیبوں نے سب سے پہلے اپنے اسلام کو ظاہر کیا ان میں آپ کا شمار بھی ہوتا ہے۔[4] **مناقب:** آپ رضی اللہ عنہ علم و فضل کی دولت سے مالا مال تھے[5] اور صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کو قراٰنِ پاک پڑھاتے تھے۔[6] قبولِ اسلام سے قبل جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ غصہ کی حالت میں اپنی بہن کے گھر پہنچے تو اس وقت حضرت خباب رضی اللہ عنہ اُن کی بہن اور بہنوئی کو قراٰنِ پاک کی تعلیم دے رہے تھے۔[7] حضرت خباب نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہمراہی میں غزوۂ بدر، اُحد اور خندق سمیت کئی غزوات میں شامل ہونے کا اعزاز پایا ہے۔[8] غزوۂ بدر میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہم رکابی کا شرف پایا تو پوری رات پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (کے خیمے) کی نگہبانی کرتے رہے یہاں تک فجر کا وقت ہو گیا۔[9] آپ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نیزہ رکھا کرتے تھے۔[10] جب مالِ غنیمت سے آپ کا حصہ نکالا جاتا تو آزمائش میں پڑ جانے کے خوف سے آپ رو پڑتے تھے۔[11] **راہِ خدا میں تکالیف:** آپ کی نسل عربی ہے، زمانۂ جاہلیت میں کچھ لوگوں نے آپ کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ کر مکہ میں بیچ ڈالا تھا[12] قبولِ اسلام کے بعد مشرکین نے آپ کو کمزور پایا تو آپ کو سخت تکالیف دینی شروع کر دیں تاکہ آپ دینِ اسلام کو چھوڑ دیں مگر آپ صبر و استقامت کا پہاڑ بن کر کھڑے رہے،[13] کفارِ مکہ آپ کو کانٹوں پر گھسیٹتے پھرتے تھے،[14] آپ کو زرہ یعنی لوہے کا جنگی لباس پہنا دیتے اور تپتی دھوپ میں ڈال دیتے تھے۔ گرم پتھروں پر لٹاتے رہے یہاں تک کہ آپ کی پیٹھ کا گوشت (جگہ جگہ سے) کم ہو گیا۔[15] آپ کے جسم کو داغا جاتا،[16] ایک مرتبہ مشرکین نے آگ جلائی (پھر آپ کو پکڑ کر اس پر لٹا دیا)، آپ کی پیٹھ کی (پگھلنے والی) چربی ہی نے اس آگ کو بجھایا[17] ایک مرتبہ آپ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اپنی تکالیف کی روئیداد یوں سنائی: ایک دن

* سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

مشرکینِ مکّہ نے مجھے پکڑا، آگ جلائی اور مجھے اُس پر پیٹھ کے بل لٹا دیا، ایک شخص میرے سینے پر پاؤں رکھ کر کھڑا ہوگیا، میں زمین سے اس وقت الگ ہوا جب میری پیٹھ جل چکی تھی۔ پھر حضرت خباب نے اپنی پیٹھ سے کپڑا ہٹایا تو وہاں برص جیسے دھبے تھے۔[18] رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ سے بہت انسیت رکھا کرتے اور آپ کے پاس تشریف لایا کرتے تھے، آپ کی مالکن کو اس کی اطلاع ملتی تو وہ گرم سلاخ سے آپ کے سر کو داغ دیتی، رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تک اس کی خبر پہنچی تو آپ نے حضرت خباب کے لئے دعا کی: اے اللہ! تو خباب کی مدد کر۔ (کچھ دنوں بعد) آپ رضی اللہ عنہ کی مالکن کے سر میں کوئی بیماری ہوگئی جس کی وجہ سے وہ کتے کی طرح بھونکنے لگ گئی، کسی نے اسے سر کو گرم سلاخ سے داغنے کا علاج بتایا، خدا کی قدرت کہ اب حضرت خباب کی یہ ڈیوٹی لگ گئی کہ آپ گرم سلاخ لیتے اور اپنی ظالم مالکن کے سر کو داغا کرتے۔[19] **عشقِ رسول:** آپ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے کسی لشکر کے ساتھ بھیجا تو میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! آپ مجھے دور بھیج رہے ہیں حالانکہ میں (آپ کی حفاظت کی غرض سے) آپ کی طرف سے فکر مند رہتا ہوں، ارشاد فرمایا: (میرے بارے میں) کتنا فکر مند رہتے ہو؟ عرض کی: صبح کرتا ہوں تو گمان نہیں ہوتا کہ آپ شام کر پائیں گے، شام کرتا ہوں تو گمان نہیں ہوتا کہ آپ صبح کر پائیں گے۔[20] **کرامت:** ایک مرتبہ پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جہاد کے لئے ایک لشکر روانہ فرمایا۔ راہ میں پانی ختم ہوگیا اور سب پیاس سے بے چین ہوگئے یہ دیکھ کر آپ نے ایک ساتھی کی اونٹنی کو بٹھایا، اچانک اس کے تھن (دودھ سے بھر کر) مشکیزہ کی طرح پھول گئے، سب نے سیر ہو کر دودھ پیا۔[21] **انفرادی کوشش:** آپ نے ایک مرد کو ملاحظہ کیا جو نصف النہار کے وقت نماز پڑھ رہا تھا آپ نے اسے روکا اور ارشاد فرمایا: یہ وہ گھڑی ہے جس میں جہنم کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تم اس وقت میں نماز مت پڑھو۔[22] **تلاوتِ قراٰن:** ایک مرتبہ آپ کا پڑوسی مسجد سے باہر نکل رہا تھا تو آپ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جتنی طاقت رکھتے ہو اس سے اللہ کا قرب حاصل کرو، بے شک! تم اس کے کلام (قراٰن) سے بڑھ کر کسی چیز کے ذریعے اس کا قرب نہیں پا سکتے۔[23]

آپ جہاں نیکی کی دعوت عام کرتے وہیں حد درجہ محتاط بھی تھے ایک مرتبہ کچھ لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ مسجد میں تشریف لے آئے اور خاموشی سے بیٹھ گئے، لوگوں نے عرض کی: لوگ آپ کے اِرد گرد جمع ہوچکے ہیں تاکہ آپ ان سے گفتگو کریں یا ان کو کسی بات کا حکم دیں۔ آپ نے فرمایا: میں انہیں کس چیز کا حکم دوں، شاید میں انہیں ایسی بات کا حکم دے بیٹھوں جسے میں خود نہیں کرتا۔[24] **وفات:** کوفہ میں لوگ اپنے مُردوں کو گھروں کے صحن یا دروازے کے پاس دفن کرتے تھے۔ حضرت خباب کوفہ تشریف لائے تو آپ کو یہ بات ناگوار گزری لہٰذا آپ نے اپنے بیٹے کو وصیت کی: تم مجھے کوفہ سے باہر میدان میں دفن کرنا، آپ کی وصیت پر عمل کیا گیا اس طرح کوفہ کے باہر میدان میں بننے والی سب سے پہلی قبر آپ کی تھی، دیکھا دیکھی دیگر لوگ بھی اپنے مرحومین کو میدان میں دفنانے لگے۔[25] آپ کی عمر مبارک 73 سال تھی۔[26] حضرت سیّدنا مولا علی رضی اللہ عنہ ماہِ صفر سن 37 ہجری میں ہونے والی جنگ صِفِّین سے فارغ ہو کر واپس[27] کوفہ شہر کے دروازہ پر پہنچے تو وہاں سات قبریں نظر آئیں، مولا علی رضی اللہ عنہ کو آپ کی وفات کا علم ہوا تو فرمانے لگے: اللہ خَبّاب پر رحم فرمائے! وہ بخوشی اسلام لائے اور راضی برضا ہو کر ہجرت کی اور مجاہد بن کر اپنی زندگی گزاری۔[28] آپ سے 32 احادیثِ کریمہ روایت کی گئی ہیں، 3 احادیث بالاتفاق بخاری و مسلم میں ہیں۔ 2 حدیثیں امام بخاری نے جبکہ 1 حدیث امام مسلم نے انفرادی طور پر روایت کی ہے۔[29]

---

(1) بخاری، 3/272، حدیث: 4733، 4734، سیرت ابن ہشام، ص141 (2) اسد الغابہ، 2/141 (3) سیر اعلام النبلاء، 4/5 (4) تاریخ ابن عساکر، 43/366 (5) استیعاب، 2/21 (6) عمدۃ القاری، 11/583، تحت الحدیث: 3867 (7) تاریخ ابن عساکر، 44/34 ملتقطاً (8) مستدرک، 4/468، حدیث: 5692 (9) نسائی، ص285، حدیث: 1635 (10) معجم کبیر، 4/64 (11) حلیۃ الاولیاء، 1/194 (12) اسد الغابہ، 2/141 (13) الاعلام للزرکلی، 2/301 (14) در منثور، پ14، النحل، تحت الآیۃ: 106، 5/170 (15) اسد الغابہ، 2/141 (16) حلیۃ الاولیاء، 1/194 (17) الطبقات الکبریٰ للشعرانی، 1/35 (18) طبقات ابن سعد، 3/123 (19) اسد الغابہ، 2/142 (20) معجم کبیر، 4/81 (21) معجم کبیر، 4/78 (22) تخویف من النار، ص93 (23) مستدرک، 3/231، حدیث: 3704 (24) اسد الغابہ، 2/143 (25) معجم کبیر، 4/56، مستدرک، 4/468، حدیث: 5691 (26) سیر السلف الصالحین، ص178 (27) سیر السلف الصالحین، ص178، تاریخ ابن عساکر، 43/359 (28) معجم کبیر، 4/56 (29) شرح ابی داود للعینی، 3/460، تحت الحدیث: 778۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

صَفَرُ الْمُظَفَّر اسلامی سال کا دوسرا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور عُلمائے اسلام کا وِصال یا عُرس ہے، ان میں سے 58 کا مختصر ذِکْر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" صَفَرُ الْمُظفر 1439ھ تا 1442ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے مزید 13 کا تعارف ملاحظہ فرمایئے:

صحابۂ کرام علیہم الرّضوان:

1 صحابیِ رسول حضرت سیّدنا عامر بن فُہیرہ اَزدی رضی اللہ عنہ غلام تھے، اعلانِ نبوّت کی ابتدا میں اسلام لاکر اَلسّٰابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْن میں شامل ہوئے، ظلم و ستم کا نشانہ بنائے گئے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خرید کر آزاد کردیا، ہجرت کے دوران نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مختصر قافلے کا حصہ تھے، اصحابِ صُفّہ میں شامل ہوکر قاری (عالم) ہونے کا شرف پایا۔ بئرِ معونہ صفر 4ھ کی مہم میں شریک ہوکر چالیس سال کی عمر میں جامِ شہادت نوش کرگئے، شہادت کے بعد آپ کی نعشِ مبارکہ تلاش کرنے کے باوجود نہ مل سکی، یا تو فرشتوں نے نعشِ مبارکہ کو دفن کردیا یا پھر آسمان پر اٹھالیا۔[1]

2 حضرت بی بی ثُوَیبہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا ابولہب کی لونڈی تھیں، جس نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیدائش کی خوشی میں انہیں آزاد کردیا، آپ نے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا سے پہلے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو چار ماہ دودھ پلایا، حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اور حضرت ابوسلمہ مخزومی رضی اللہ عنہما نے بھی ان سے دودھ پیا تھا۔ آپ دولتِ ایمان سے مشرّف ہوئیں، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ان کی تعظیم فرماتیں، حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کا اکرام فرماتے اور مدینہ شریف سے کپڑے وغیرہ بطورِ تحائف بھیجتے، آپ کا وصال 7ھ غزوۂ خیبر کے بعد (غالباً صفر) میں ہوا۔[2]

اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام:

3 برہانُ الاولیاء شیخ برہانُ الدّین غریب ہانسوی نظامی حنفی کی ولادت 654ھ کو ہانسی (ضلع حصار صوبہ ہریانہ) ہند میں ہوئی اور 12 صفر 738ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک خلد آباد (ضلع اورنگ آباد صوبہ مہاراشٹر) ہند میں ہے۔ آپ خلیفہ و خادمِ خاص خواجہ نظامُ الدّین اولیا، عالمِ دین، شیخِ طریقت اور خانقاہ برہانُ الدّین خلد آباد کے بانی ہیں۔[3]
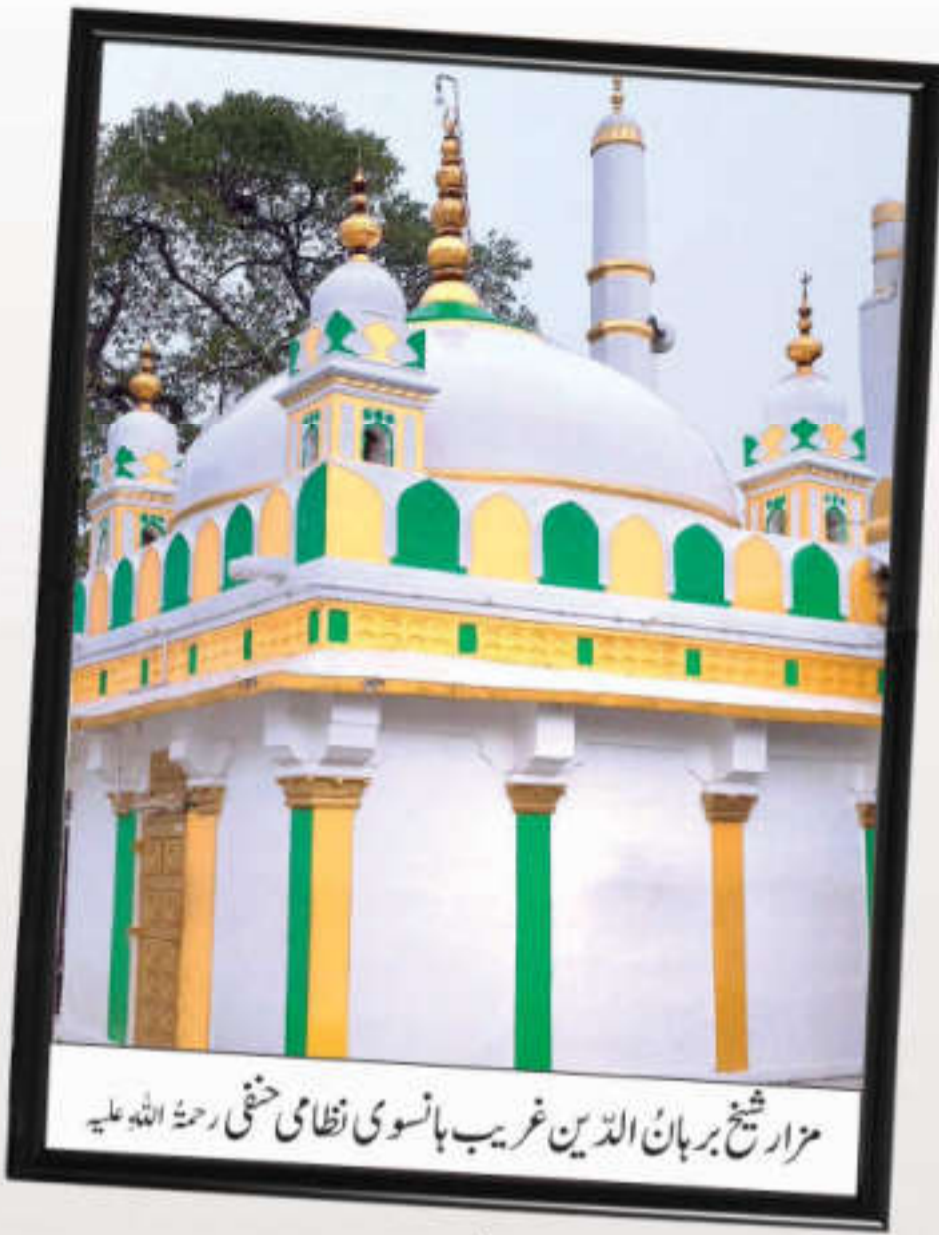
مزار شیخ برہانُ الدّین غریب ہانسوی نظامی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

4 رئیسُ العقلاء حضرت شاہ عبدُ اللہ قریشی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ شیخُ الاسلام بہاءُ الدّین کے دہلوی خاندان کے چشم و چراغ ہیں، آپ کا وصال 22 صفر 890ھ کو دہلی میں ہوا، آپ کا مقبرہ پرانی دہلی میں مفسرِ قراٰن حضرت شیخ عبدالوہّاب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے مقبرے سے متّصل ہے۔ آپ عالی مرتبت گھرانے سے تعلق رکھنے والے، بہت مجاہدے کرنے والے، سالک، مجذوب اور صاحبِ کرامت ولیُّ اللہ تھے۔[4]

5 مرجعِ خاص و عام حضرت سیّد غیاثُ الدّین بغدادی احمد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت خاندانِ غوثُ الاعظم میں ہوئی، بغداد سے احمد آباد تشریف لائے، صاحبِ عزت و جلال بزرگ، مبلغِ اسلام اور باکرامت ولی اللہ تھے، کثیر کفار نے آپ کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کیا، 22 صفر 895ھ کو وصال فرمایا، مزار قصبہ سرسی منی گجرات ہند

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس
المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

میں ہے۔[5] (6) محتسبِ علما و اولیا حضرت امام شیخ ابوالعباس احمد زَرُّوق بُرنُسی مالکی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 846ھ تلیوان نزو جبل البُرانس، فاس، مغرب (یعنی مراکش) میں ہوئی۔ 18 صفر 899ھ کو وصال فرمایا، تدفین مسراطہ لیبیا میں ہوئی۔ آپ حافظِ قراٰن، فاضل جامعۃ الازہر، فقیہِ مالکی، 31 کُتب کے مصنف، صاحبِ ولایت اور عابد و زاہد تھے۔[6] (7) محبوبُ العالَم حضرت شیخ حمزہ رینہ مخدوم کبروی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 900ھ تجر شریف (سوپور ضلع بارہمولہ) کشمیر میں ہوئی اور 25 صفر 984ھ کو وصال فرمایا، مزارِ مبارک محلّہ مخدوم منڈو تجر شریف میں مرجع خاص و عام ہے۔ اہلِ کشمیر مصائب و مشکلات میں آپ کے عطا کردہ "وظیفہ ختم شریف" پڑھتے ہیں۔ یہ حلِ مشکلات و دفعِ مصائب کے لئے مجرّب ہے۔[7]

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام:

(8) نبیرۂ غوثُ الاعظم حضرت شیخ ابوالمحاسن فضلُ اللہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ شہزادۂ غوثُ الوریٰ حضرت شیخ عبدالرّزاق جیلانی کے بیٹے تھے، آپ نے اپنے والدِ گرامی، اپنے چچا شیخ عبدالوہاب جیلانی اور دیگر علما سے علم حاصل کیا۔ صفر المظفر 656ھ میں تاتاریوں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔[8] (9) خطیبِ خُوارِزم حضرت مُوَفَّق بن احمد مکی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت تقریباً 484ھ میں ہوئی اور صفر 568ھ کو خوارزم میں وصال فرمایا، آپ بہترین ادیب و خطیب، فاضلِ زمانہ، فقیہِ حنفی، استاذُ العلماء اور کئی کُتب کے مصنف ہیں، آپ نے اپنی تصنیف "مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ" کی وجہ سے شہرت پائی۔[9] (10) شیرِ اسلام حضرت مولانا غلام احمد اخگر امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1281ھ کو ایک کشمیری گھرانے میں ہوئی اور وصال 16 صفر 1346ھ کو امرتسر ہند میں ہوا، آپ جیّد عالمِ دین، مناظرِ اہلِ سنّت، بہترین واعظ، اچھے شاعر، بانی اخبار اہلِ فقہ امرتسر، عابد و زاہد، حضرت امیرِ ملّت پیر سیّد جماعت علی شاہ محدّث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے محبوب اور جانثار خلیفہ تھے۔[10]

(11) استاذُ العلماء حضرت مولانا محمد کریم قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت دھیدوال چکوال میں ہوئی اور 5 صفر 1356ھ کو وصال فرمایا، دھیدوال میں تدفین ہوئی۔ آپ جیّد عالمِ دین، استاذُ العلماء مولانا قاضی حضرت غلام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے داماد اور مدرّس مدرسہ

مزار شیخ احمد زَرُّوق بُرنُسی مالکی رحمۃ اللہ علیہ

مزار شیخ حمزہ رینہ مخدوم کبروی رحمۃ اللہ علیہ

اِشاعتُ العلوم چکوال تھے، حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلۂ قادریہ میں مرید تھے۔[11] (12) حضرت مولانا ابوالمعانی عبدالشّبور بیگ منشور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1341ھ کو باغدرہ شریف (ہری پور ہزارہ، KPK) کے صوفی گھرانے میں ہوئی اور یکم صفر 1436ھ کو وصال فرمایا۔ آپ فاضلِ دارُالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف، خلیفۂ حجۃُ الاسلام علّامہ حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ، بانیِ جامعہ انوارُ القراٰن حسن ابدال و ادارۂ علمیہ (جامع مسجد عالیہ صدیقہ گکھڑ منڈی، گوجرانوالہ)، مصنفِ کتبِ کثیرہ، صاحبِ دیوان شاعر اور استاذُ العلماء تھے۔ عرصۂ دراز تک گکھڑ منڈی میں خطابت فرمائی۔

---

(1) الاستیعاب، 2/344 (2) طبقات ابن سعد، 1/87، تاریخ الخمیس، 1/408، فتاویٰ رضویہ، 30/295 (3) اخبار الاخیار فارسی، ص93، نفائس الانفاس مترجم، ص10، 16 (4) اخبار الاخیار فارسی، ص214، 215 (5) تذکرۃ الانساب، ص115 (6) قواعد التصوف، ص7 تا 12 (7) تذکرہ اولیائے کشمیر، ص96 تا 104، تصوف اور کشمیری صوفیا، ص281 تا 291 (8) اتحاف الاکابر، ص372 (9) الجواہر المضیۃ، 2/188، اعلام للزرکلی، 7/333 (10) تذکرہ خلفائے امیر ملت، ص67 تا 72 (11) تذکرہ علمائے اہلسنت ضلع چکوال، ص81۔

تَعزیَت وعِیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔

حضرت علّامہ اکرامُ المصطفیٰ اعظمی کی والدہ کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے یہ افسوس ناک خبر ملی کہ سیفُ المصطفیٰ اعظمی، ابرارُ المصطفیٰ اعظمی، خالد مصطفیٰ اعظمی، حضرت علّامہ اکرامُ المصطفیٰ اعظمی، شمس مصطفیٰ اعظمی، حضرت مولانا انعامُ المصطفیٰ اعظمی، فرحان مصطفیٰ اعظمی اور امجد مصطفیٰ اعظمی کی امّی جان 28 شوّالُ المکرم 1442 سنِ ہجری مطابق 9 جون 2021ء کو کراچی میں انتقال فرماگئیں، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔

میں تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں اور صبر وہمت سے کام لینے کی تلقین۔ یااللہ پاک! حضرت علّامہ اکرامُ المصطفیٰ اعظمی کی امّی جان کو غریقِ رحمت فرما، اے اللہ پاک! انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ نصیب فرما، یااللہ پاک! ان کے تمام چھوٹے بڑے، چھپے ظاہر، جانے انجانے میں ہونے والے گناہ معاف فرما، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! ان کی قبر جنّت کا باغ بنے، رحمت کے پھولوں سے ڈھکے، تاحدِّ نظر وسیع ہو، یااللہ پاک! ان کی قبر نورِ مصطفےٰ کے صدقے تاحشر جگمگاتی رہے، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! مرحومہ کی بے حساب بخشش فرماکر جنّتُ الفردوس میں سیّدہ کائنات، بی بی فاطمہ زہرا کی پڑوسن بنا، اے اللہ پاک! تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمال ہیں اپنے کرم کے شایانِ شان ان کا اجر عطا فرما، یہ سارا اجر وثواب جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عنایت فرما، بَوسیلۂ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ سارا اجر وثواب حضرت علّامہ اکرامُ المصطفیٰ اعظمی کی امّی جان سمیت ساری اُمّت کو عنایت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صبر وہمت سے کام لیجئے، جس کا وقت پورا ہو جاتا ہے اُس نے جانا ہی جانا ہے، ایک سیکنڈ بھی آگے پیچھے نہیں ہونا ہے، ہم سب نے بھی جانا ہے، ہمیں کسی جانے والے پر رو رو کر ہلکان نہیں ہونا، ظاہر ہے کہ جانے والا پلٹ کر نہیں آتا، اگر بے صبری پائی گئی تو صبر کے ذریعے ہاتھ آنے والا ثواب ضائع ہو جائے گا لیکن صرف آنسوؤں سے رونا کہ بس آنسو آئیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے، ہمیں جانے والے سے اپنی آخرت کا سامان حاصل کرنا چاہئے، اپنی آخرت کی تیاری کرنا چاہئے اور اپنی موت کو یاد کرنا چاہئے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ ہمیں جھنجھوڑتے ہوئے فرمارہے ہیں:

ہائے رے نیند مسافر تیری   کُوچ تیّار ہے کیا ہونا ہے
دُور جانا ہے رہا دِن تھوڑا   راہ دُشوار ہے کیا ہونا ہے

یعنی تیرا سفر تیار ہے اور تو غفلت کی نیند سو رہا ہے، سفر طویل ہے، ہائے افسوس! توشہ قلیل ہے، راہ دشوار ہے اور کٹھن مراحل ہیں۔ کیا ہونا ہے! اللہ کی رحمت سے بیڑا پار ہونا ہے، اِنْ شَآءَ اللہ۔

(اس کے بعد امیر اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے مرحومہ کے مزید ایصالِ ثواب کے لئے ایک حدیثِ پاک بیان فرمائی:) حضرت سیّدنا بَراء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سلطانِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ ہم ایک جنازے میں شریک تھے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم قبر کے کنارے بیٹھ گئے اور اتنا روئے کہ مٹی بھیگ گئی، پھر فرمایا: اے بھائیو! اس کے لئے تیاری کرو۔

(ابن ماجہ، 4/466، حدیث: 4195)

"دعوتِ اسلامی" آپ کی اپنی دینی تحریک ہے، اس کے لئے ہمیشہ دُعا فرماتے رہئے اور اپنے چاہنے والوں کو دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں حصہ لینے کی ترغیب دلاتے رہئے، اور جب جب موقع ملے اسلامی بھائیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے دعوتِ اسلامی کے اجتماعات وغیرہ میں بھی کرم فرمایئے، اللہ کریم آپ صاحبان کو خوش رکھے، شادو آباد، پھلتا پھولتا مدینے کے سدا بہار پھولوں کے صدقے مسکراتا رکھے۔ زہے نصیب! مرحومہ کے ایصالِ ثواب کے لئے اللہ پاک کے دیئے ہوئے مال میں سے مسجد بنا دیجئے یا مسجد کی تعمیر ہی میں حصہ لے لیجئے، مسجد بنانے کی فضیلت تو سنئے، فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: "جو اللہ پاک کی رضا کے لئے مسجد بنائے گا اللہ پاک اس کے لئے جنّت میں گھر بنائے گا"۔ (بخاری، 1/171، حدیث: 450)

بے حساب مغفرت کی دُعا کا ملتجی ہوں۔

مولانا محمد جاوید عطاری مدنی کی بیٹی کے انتقال پر تعزیت

26 ذُوالقعدۃِ الحرام 1442ھ کو "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شعبہ "تحریری مقابلہ" کے ذمّہ دار مولانا محمد جاوید عطاری مدنی کی نومولود بیٹی 36 دن کی عمر میں فوت ہوگئی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے آڈیو میسج کے ذریعے تعزیت فرمائی اور والدین و اہلِ خانہ کو صبر کرنے اور اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنے کی تلقین فرمائی۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے جون 2021ء میں (نجی پیغامات کے علاوہ) المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ پیغاماتِ عطّار کے ذریعے تقریباً 1 ہزار 796 پیغامات جاری فرمائے جن میں سے 428 تعزیت کے، 1 ہزار 259 عیادت کے جبکہ 109 دیگر پیغامات تھے، تعزیت والوں میں سے چند کے نام یہ ہیں:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے (1) پیرِ طریقت، حضرت سیّد دولت حسین شاہ کاظمی قادری صاحب[1] (2) مہتمم جامعہ اسلامیہ، حضرت مولانا پیر صدیق نقشبندی صاحب (گلاسکو، اسکاٹ لینڈ، U.K)[2] (3) حضرت مولانا شیخ حافظ عبدالعزیز انسانجا عطاری الازہری (ذمّہ دار مجلس رابطہ بالعلماء، زیروبی، یوگنڈا)[3] (4) حضرت علّامہ مولانا رانا اصغر چشتی صاحب (حافظ آباد، پنجاب)[4] (5) سجادہ نشین درگاہ عالیہ لوڑھو شریف حضرت قبلہ میاں سائیں ابراہیم صاحب (گھیوں شریف، سندھ)[5] (6) حضرت مولانا محمد یوسف قریشی صاحب (ڈیرہ غازی خان، پنجاب) سمیت 428 عاشقانِ رسول کے انتقال پر ان کے ہزاروں سوگواروں سے تعزیت کی اور مرحومین کے لئے دُعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔ نیز امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے 1 ہزار 259 بیماروں اور دُکھیاروں کے لئے دُعائے صحت وعافیت بھی فرمائی۔

تفصیل جاننے کیلئے اس ویب سائٹ، "دعوتِ اسلامی کے شب وروز" news.dawateislami.net کا وزٹ فرمائیے۔

(1) تاریخِ وفات: 29 شوّال المکرم 1442ھ مطابق 10 جون 2021ء
(2) تاریخِ وفات: 23 شوّال المکرم 1442ھ مطابق 4 جون 2021ء
(3) تاریخِ وفات: 11 ذُوالقعدۃِ الحرام 1442ھ مطابق 21 جون 2021ء
(4) تاریخِ وفات: 18 ذُوالقعدۃِ الحرام 1442ھ مطابق 29 جون 2021ء
(5) تاریخِ وفات: 7 ذُوالقعدۃِ الحرام 1442ھ مطابق 18 جون 2021ء

(ضرورتاً ترمیم کی گئی ہے)

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا پیغام حسن رضا عطّاری کے قاری صاحب کے نام

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے (تقریباً 5 سال کے) رضاعی (دودھ کے رشتے کے) پوتے "حَسَن رضا عطّاری" نے 18 جون 2021ء جمعۃُ المبارک کے دن قاری صاحب کو بہت اچھا سبق سنایا۔ قاری صاحب نے واٹس ایپ کے ذریعے امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کو "حسن رضا عطّاری" کی کارکردگی کچھ اس طرح پیش کی:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مَاشَآءَ اللہ! حسن رضا عطّاری نے آج تلفظ کی رعایت اور قَلْقَلَہ کی اچھی ادائیگی کے ساتھ بہت، بہت، بہت زبردست سبق سنایا ہے۔ پیچھے کا سبق بھی بہت اچھا سنایا ہے۔ مَاشَآءَ اللہ بڑی Accuracy (درستگی) کے ساتھ سبق سنایا ہے۔ لِلّٰہِ الْحَمْد

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اس کے جواب میں فرمایا:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ
"جُمُعَہ مُبارَک"

مَاشَآءَ اللہ! آپ نے (تقریباً 5 سالہ) حسن رضا کے بارے میں اچھا پڑھنے کے حوالے سے بہت پیاری باتیں بتائیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دل خوش ہوا۔ اللہ پاک آپ کو بے حساب جنّت میں داخلہ دے کر خوش کردے، آپ کے بیٹے فیضان کو شفا دے کر آپ کو خوش کردے۔ آج جمعۃُ المبارک ہے اور آج حسن رضا نے ایک اور کمال کیا ہے، جب فجر کا وقت شروع ہوگیا تو میں حاجی علی رضا وغیرہ کو یہ کہنے کے لئے اپنی جگہ سے اٹھا کہ جمعہ کے اِسْتِغفار[1] وغیرہ پڑھ لو۔ میں نے جاکر عرض کردیا، حسن رضا اس وقت وہاں موجود نہیں تھے، پھر میں اپنی جگہ پر آگیا۔ حسن رضا میرے پاس آئے اور بولے کہ آپ نے جو ابو کو پڑھایا ہے وہ مجھے بھی پڑھائیں۔ میں نے ان کو جمعہ کا اِسْتِغفار پڑھایا اور میں حیران ہوا کہ انہوں نے بہت کم غلطی کے ساتھ استغفار پڑھا، پھر خود اکیلے پڑھنے لگے، میں نے کہا: آپ کو تو یہ پہلے سے یاد ہے! تو بولے: "نہیں ابھی یاد ہوا ہے۔" یہ تو کمال ہوگیا کہ میں نے تین بار پڑھایا اور ان کو یاد ہوگیا پھر خود ہی پڑھا۔ ایک دو جگہ غلطی تھی لیکن بہر حال انہوں نے خود پڑھا۔ پھر یہ استغفار پڑھتے ہوئے چلے گئے۔ مجھے بھی تعجب ہوا کہ مَاشَآءَ اللہ آج انہوں نے کمال کردیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! کبھی کبھی یہ اپنے انداز میں نعتیں پڑھتے ہیں، ذِکْر و اَذکار کرتے ہیں اور اپنے حساب سے تلاوت بھی کررہے ہوتے ہیں۔ اللہ کرے یہ باعمل عالمِ دین، مفتیِ اسلام، عاشقِ رسول بنیں، دعوتِ اسلامی کا خوب کام کریں اور اپنے ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں بلکہ پوری دعوتِ اسلامی کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں۔ اللہ ان کی حفاظت کرے، اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔
جَزَاکَ اللہُ خَیْرًا۔

---

(1) جُمعہ کو فجر سے پہلے اِسْتِغفار کی فضیلت: فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو شخص جُمعہ کے دِن نَمازِ فجر سے پہلے تین بار اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ (ترجمہ: میں اللہ پاک سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں) پڑھے، اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔ (معجم اوسط، 5/392، حدیث:7717)

(دوسری اور آخری قسط)

مولانا عبدُ الحبیب عطّاری

(رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ، دعوتِ اسلامی)

خالد عطّاری: آپ کے پاس دعوتِ اسلامی کے کئی شعبے ہیں، کیا آپ شعبہ خود طلب کرتے ہیں؟

عبدالحبیب عطّاری: ہمارے یہاں شعبے طلب نہیں کئے جاتے۔ اور صرف میرے پاس کئی شعبے نہیں ہیں بلکہ اور کئی اراکینِ شوریٰ کے پاس بھی کئی کئی شعبے ہیں۔ دراصل جو رکنِ شوریٰ جس شعبے کا آئیڈیا لے کر آتا ہے تو اس کے پیچھے پورا پلان ہوتا ہے لہٰذا بعض اوقات مرکزی شوریٰ یہ فیصلہ کرتی ہے کہ یہ اسی کو دے دیا جائے کہ کسی اور کو دیا جائے گا تو وہ زیرو سے لے کر چلے گا۔ ویسے یہ میری تمنّا ہے اور میں یہ کہتا بھی رہتا ہوں کہ کوئی مشکل کام ہو تو مجھے دیجئے باقی آسان کام آپ دوسروں کو دے دیں۔

خالد عطّاری: یہ بتائیے! دعوتِ اسلامی میں اور شوریٰ سطح پر آپ کی پہلی ذمّہ داری کون سی تھی؟

عبدالحبیب عطّاری: دعوتِ اسلامی میں مجھے سب سے پہلے ذیلی نگران بنایا گیا تھا۔ جب مجلس بیرونِ ملک کا قیام عمل میں آیا تو ہند، امریکا اور عرب شریف سمیت سات آٹھ ملکوں کی بھاری ذمّہ داری میرے کندھوں پر آگئی، ان سے مدنی مشورے کرنا، ان کی ای میل چیک کرنا، ان کے مسائل حل کرنا اور ساتھ ساتھ مختلف ملکوں کا سفر کرنا بھی میری ذمّہ داریوں میں شامل تھا مدنی مرکز میں یہ میری پہلی ذمہ داری تھی۔

اس کے بعد پورے پاکستان کے جامعاتُ المدینہ کی ذمہ داری مجھے سونپ دی گئی۔ یہ میری زندگی کا فل ٹائم تھا، میں نے پورے پاکستان کا دورہ کیا بہت سے شہر پہلی بار دیکھے، بیرونِ ملک سفر کرنے والا اب لودھراں اور گجرانوالہ بھی جارہا تھا، جامعات کے وزٹ کئے، طلبہ اور اساتذہ کی شکایتیں سنیں، اساتذہ اور ناظمین کے درمیان مشکلات کا حل نکالا، اساتذہ اور مجلس کے مسائل سنے۔

پھر جب ستمبر 2009ء میں مجھے مرکزی مجلسِ شوریٰ میں شامل ہونے کی سعادت ملی تو میں اس وقت مدینۂ منورہ کی پُرنور فضاؤں میں تھا میرے فون پر خوش خبری کے میسجز کی بھرمار ہوگئی۔ میری، حاجی امین قافلہ اور غالباً رفیع بھائی کی شوریٰ میں شمولیت کا ایک ساتھ اعلان ہوا تھا، میں نے نگرانِ شوریٰ کو ایک طویل میل کی کہ میں اس قابل نہیں ہوں، ابھی بھی سوچ لیں لیکن نگرانِ شوریٰ نے فرمایا: ہم نے آپ سے پہلے کون سا مشورہ کیا ہے! اس کے بعد یہاں آیا تو مجھے مجلس بیرونِ ملک کا نگران اور جامعاتُ المدینہ کا رکنِ شوریٰ بنادیا گیا، بحیثیتِ رکنِ شوریٰ میری سب سے پہلی ذمّہ داری یہی تھی۔

مہروز عطّاری: میں نے دیکھا ہے کہ امیرِ اہلِ سنّت آپ سے کھل کر گفتگو فرماتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟

عبدالحبیب عطّاری: میں تو اسے امیرِ اہلِ سنّت کی شفقت ہی کہوں گا، (پھر سوچتے ہوئے بتانے لگے) شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ میرا بچپن امیرِ اہلِ سنّت کے سامنے گزرا ہے، پھر امیرِ اہلِ سنّت نے ہمارے یہاں 9 ماہ قیام کیا ہمارے گھر میں ہی حج کے موضوع پر اپنی شہرۂ آفاق کتاب ”رفیقُ الحرمین“ لکھی تھی۔

خالد عطّاری: آپ کے گھر پر امیرِ اہلِ سنّت نے کئی ماہ تک قیام فرمایا اس دوران کی کچھ باتیں بیان کیجئے؟

عبدالحبیب عطّاری: یہ غالباً سن 90 کی بات تھی اس وقت ہم سب بہن بھائی چھوٹے ہی تھے اور کوئی چھوٹی موٹی رنجش ہوجاتی تو اسے حل کروانے کے لئے بھی امیرِ اہلِ سنّت کے پاس پہنچ جاتے تھے، پھر امیرِ اہلِ سنّت ہمیں سمجھاتے تھے۔ امیرِ اہلِ سنّت نے کبھی اس کی شکایت بھی نہیں کی کہ بچّوں کی وجہ سے یہاں مجھے پریشانی ہورہی ہے، ہمیں بہت شفقت اور

مَحبّت دی ہے، کبھی ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا، دعائیں ہی دعائیں دی ہیں۔

خالد عطّاری: آپ کے پاس 17 شعبے ہیں، زیادہ کام ہونے کی وجہ سے کیا ایسا نہیں ہوجاتا کہ طبیعت میں چڑچڑاپن آجائے، غصہ آجائے؟

عبدالحبیب عطّاری: غصہ نہیں آنا چاہئے، کام زیادہ ہے تو آپ اپنے بڑوں کو کہیں: میری ذمّہ داری کم کردیں کہ یہ مجھ سے نہیں ہو رہا، آپ ذمہ داری کے منصب پر فائز رہیں اور لوگوں کو تکلیف بھی پہنچائیں، اس کی اجازت نہیں ہے، کام کم کردیں لیکن یہ عذر نہیں بنائیں کہ میرے پاس کام زیادہ ہے اس لئے میں ڈانٹ دیتا ہوں، میرے اوپر پریشر بہت ہے اس لئے چڑچڑا ہوجاتا ہوں، ویسے تو مجھے یاد نہیں! مگر ہوسکتا ہے میں بھی چڑچڑا ہوجاتا ہوں، چلیں لگے ہاتھوں! سب حضرات سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ لیتا ہوں: میں نے کبھی بھی کسی کا دل دکھایا ہو یا کوئی سخت جملہ کہا ہو تو اللہ کی رضا کے لئے مجھے معاف کردیں انسان ہوں غلطی ہو جاتی ہے۔

مہروز عطّاری: میں کچھ اراکینِ شوریٰ کے نام لوں گا آپ ان حضرات کی شخصیات کو زیادہ سے زیادہ ایک جملے میں بیان کریں گے:

مہروز عطّاری	عبدالحبیب عطاری
حاجی امین؟	انتھک کام کرنے والا
حاجی امین قافلہ؟	بہت شفیق انسان
حاجی یعفور؟	بہت کام کرنے والے
حاجی وقارُ المدینہ؟	بہت ملنسار
حاجی شاہد پاک کابینہ؟	بہت نیک انسان
حاجی رفیع؟	عاجزی کا پیکر
حاجی اظہر؟	عاشقِ رسول
حاجی فاروق جیلانی؟	بہترین مینجمنٹ
حاجی اطہر؟	آؤٹ اسٹینڈنگ (غیر معمولی کارکردگی والے)
(مرحوم) مفتی فاروق؟	علم و تقویٰ کے پیکر
سید ابراہیم عطاری؟	محتاط شخصیت
سید لقمان عطاری؟	مسجدوں کے دیوانے

مہروز عطّاری: آپ کے پاس کئی شعبے ہیں، اگر آپ کو اختیار دیا جائے کہ تین شعبے اپنے پاس رکھ لیں بقیہ چھوڑ دیں تو آپ کون سے شعبے لینا پسند کریں گے؟

عبدالحبیب عطّاری (ایک لمبا سانس بھرتے ہوئے): بڑا مشکل سوال ہے (کچھ سوچا پھر فرمانے لگے) میرا خیال ہے کہ مجھے اپنے پاس مشکلات والے شعبے رکھنا چاہئے: 1 اجارہ مجلس 2 مجلس بیرونِ ملک 3 مدنی چینل۔ یہ تین شعبہ بڑے اور مشکل ہیں۔

مہروز عطّاری: آپ ماضی میں کئی شعبوں پر بہت اچھا کام کررہے تھے پھر وہ آپ سے لے لئے گئے، اس وقت کیا جذبات واحساسات تھے؟

عبدالحبیب عطّاری: کوئی غم کوئی افسوس نہیں، ہمیں دعوتِ اسلامی میں شعبہ ملنے کے بعد نہ کوئی گاڑی ملتی ہے، نہ الاؤنس، نہ پروٹوکول ملتا ہے، لہٰذا جب شعبے واپس لئے گئے تو غم کس چیز کا؟ ہاں مشورہ ضرور کیا جاتا ہے (عبدالحبیب عطاری مثال دیتے ہوئے) دیکھئے! روڈ بنانے والا روڈ بناکر روڈ پر نہیں بیٹھ جاتا وہ دوسروں کے لئے راستہ بناکر کسی اور جگہ روڈ بنانے لگ جاتا ہے، لوگ عمارت تعمیر کرنے کے بعد مالک کو چابی دے کر نئی عمارت بنانے نکل پڑتے ہیں۔

مہروز عطّاری: آپ اپنے کام میں بہتری کس طرح لاتے ہیں؟

عبدالحبیب عطّاری: کچھ باتوں کا خیال رکھئے: 1 جو کام کسی سے کروانا ہے اسے کروالیجئے اور جو کام نہیں کروانا اسے منع کردیجئے، اگر آپ کہتے ہیں کہ میں بتاتا ہوں، بعد میں دیکھوں گا، تھوڑے دنوں بعد پوچھ لینا یہ چیزیں کام میں تاخیر اور نقصان کا سبب بنتی ہیں 2 میری کوشش ہوتی ہے کہ سونے سے پہلے سارے میسجز وغیرہ کا جواب دے دوں، میں مشورہ یہی دوں گا کہ اگر آپ بہترین مینجمنٹ کرنا چاہتے ہیں آپ بہترین اور فاسٹ رپلائی کے عادی بنیں 3 اپنے ماتحتوں سے رابطہ میں رہیں، میں نے ایک آسان فارمولا رکھا ہے کہ ان سترہ نگرانوں کو رات دن جواب ضرور دوں گا تاکہ وہ یہ سوچ کر کام کریں کہ کہیں بھی پھنسیں گے تو ہمارا نگران ہماری مشکل حل کردے گا، ہمیں اسے ڈھونڈنا نہیں پڑے گا ان کا یہ اطمینان ہی انہیں ترقی کی راہ پر گامزن کئے رکھتا ہے۔

خالد عطّاری: کچھ پسند ناپسند کے بارے میں بھی ایک جملے میں ارشاد فرمائیں۔

خالد عطّاری	عبدالحبیب عطّاری
پسندیدہ کھانا	باربی کیو B.B.Q
مشروب؟	فریش جوس
لباس؟	کرتا شلوار
سبزی؟	مکس سبزی جبکہ اچھی بنی ہو کیونکہ ہر کسی کو سبزی بنانا نہیں آتی۔
فروٹ؟	میں ہر فروٹ شوق سے کھاتا ہوں، ہر موسم کا پھل ضرور کھاتا ہوں، دنیا میں ہر جگہ گیا، پھلوں میں نہ حلال وحرام کا مسئلہ، نہ ذبح کرنے کی فکر اور نہ پکانے کی جھنجھٹ۔

خوشبو؟	میں زیادہ عود پسند کرتا ہوں
ملک؟	مکہ مدینہ حرمین طیبین
عنوان؟	عشقِ رسول

مہروز عطاری: مدینے شریف کی سب سے یادگار حاضری کون سی تھی؟

عبد الحبیب عطاری: سب سے پہلی حاضری یقیناً یادگار ہوتی ہے، اس وقت کی کیفیت الگ ہوتی ہے، (عبد الحبیب عطاری مشورہ دیتے ہوئے فرمانے لگے) بلکہ بعد میں بھی جب جب یہ سعادت ملے تو کوشش کریں کہ اپنے ساتھ کسی ایسے کو رکھیں جس کی پہلی حاضری ہو وہ خود بھی روتا رہے گا اور آپ کے عشق میں بھی اضافہ کرتا رہے گا، میں نے اہلِ مدینہ سے یہ سنا ہے کہ پہلی بار آنے والے مہمان کو نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم خاص نوازتے ہیں، بارگاہِ رسالت میں پہلی بار حاضری کی سعادت پانے والے کو آگے کھڑا کر دیں اس کے پیچھے خود کھڑے ہو جائیں کہ حضور! یہ پہلی بار آیا ہے اس کے صدقے مجھے بھی عطا فرمادیں۔

(عبد الحبیب عطاری کو جیسے کچھ یاد آگیا ہو، فرمانے لگے) ہاں! ایک حاضری بلکہ دو حاضریاں امیرِ اہلِ سنّت کے ساتھ ہوئیں یہ بھی یادگار تھیں، جب امیرِ اہلِ سنّت حاضری کے لئے گئے تو آپ نے خاکِ مدینہ کا سرمہ اپنی آنکھوں میں بھی لگایا اور اپنے ہاتھوں سے ہماری آنکھوں میں بھی لگایا۔ پھر کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ گنبدِ خضرا کے سامنے جاکر امیرِ اہلِ سنّت نے باری باری سب کے چہروں پر ہاتھ لگایا کہ گنبدِ خضرا دیکھ لو۔ پیر صاحب مدینہ دکھائیں! پیر صاحب خاکِ مدینہ آنکھوں میں لگادیں! میں سمجھتا ہوں کہ یہ میری زندگی کا حاصل ہے۔

خالد عطاری: آپ کی پسندیدہ شخصیت کون سی ہے؟

عبد الحبیب عطاری: موجودہ دور میں امیرِ اہلِ سنّت ہی ہیں، اور تاریخ کے صفحات کو پلٹا جائے تو کچھ اولیائے کرام سے بڑا خاص تعلّق ہے جن میں سیّدی غوثُ الاعظم، سیّدی داتا گنج بخش علی ہجویری اور اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہ علیہم شامل ہیں۔

مہروز عطاری: آپ دعوتِ اسلامی کو مستقبل میں کس جگہ دیکھ رہے ہیں؟

عبد الحبیب عطاری: دعوتِ اسلامی کا مستقبل بہت روشن اور چمکدار ہے، ہر گزرتا دن نئے نئے راستے دکھا رہا ہے، ہر رات دعوتِ اسلامی کے ماہتاب کی چمک دمک میں اضافہ ہو رہا ہے، ہم صرف دو چیزوں کو دیکھتے ہیں، (1) یہ کام شریعت میں ناجائز تو نہیں (2) اس کام کے کرنے میں کوئی تنظیمی رکاوٹ تو نہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ابھی تو دعوتِ اسلامی کا کام شروع ہوا ہے، اللہ دعوتِ اسلامی کو نظرِ بد سے محفوظ رکھے۔

خالد عطاری: لوگوں کی تنقید کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

عبد الحبیب عطاری (مسکراتے ہوئے): کام کرو تو تنقید، کام نہ کرو تو تنقید، جب آپ بڑا کام کرنا چاہتے ہیں تو لوگوں کی تنقید کی پروا نہ کریں آپ سب کو راضی نہیں کرسکتے۔ ہم غور و خوض کرکے کام کرتے ہیں مگر غلطی کا امکان تو ہر جگہ رہتا ہے۔

مہروز عطاری: اگر کوئی عبد الحبیب جیسا بننا چاہے تو اسے کیا کرنا چاہئے؟

عبد الحبیب عطاری (عاجزی کرتے ہوئے): عبد الحبیب جیسا بن کر کیا کریں گے اللہ آپ کو اور مجھے اپنے پسندیدہ بندوں میں شامل کرلے، میں نے اپنی پوری زندگی کھول کر آپ کے سامنے رکھ دی کہ امیرِ اہلِ سنّت کا دامن تھاما، دعوتِ اسلامی کی برکتیں سمیٹیں اور فیملی کی طرف سے سپورٹ ملی اور استادوں کی طرف سے شفقتیں پائیں۔ بس! دین کا کام کرتے رہیں جو کام کرتا ہے اس کی خوشبو چھپتی نہیں اللہ رحیم کی رحمت سے وہ ترقّی کرلیتا ہے اللہ پاک ہم سب کو اخلاص کے ساتھ زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مہروز عطاری: ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین کو کوئی خصوصی پیغام دینا چاہیں گے؟

عبد الحبیب عطاری: ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی اشاعت اَلحمدُ للہ اُردو کے ساتھ ساتھ انگلش، ہندی، گجراتی اور عربی میں ہو رہی ہے۔ یہ بظاہر تو ایک میگزین ہے مگر حقیقت میں علم کا خزانہ ہے۔ پیارے پیارے اور نئے نئے موضوعات ہوتے ہیں۔ سچ پوچھیں تو یہ ایک ایسا دینی اور فیملی میگزین ہے کہ گھر کا ہر فرد، بچّہ، بوڑھا، جوان، خواتین سبھی اپنے لحاظ سے مضامین اس میں پڑھ سکتے ہیں۔ کاروباری افراد کیلئے احکامِ تجارت، بچّوں کے لئے کہانیاں، ماں باپ کے لئے تربیتِ اولاد کے مضامین، خواتین کے لئے شرعی مسائل و تربیتی مضامین، عام مسلمانوں کے لئے تفسیر، حدیث، روز مَرّہ پیش آنے والے مسائل کا شرعی حل، امیرِ اہلِ سنّت کے علم و حکمت اور تجربہ سے بھرپور جوابات، طبی معلومات و احتیاطوں پر مشتمل مدنی کلینک اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمارے پیارے آقا محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت اور فضائل و کمالات پر مشتمل مضامین اس میں شامل ہوتے ہیں۔

اسے آپ کے گھر، آفس، فیکٹری، کارخانہ ہر جگہ ہونا چاہئے، اسے لوگوں کو تحفے میں پیش کریں۔ اِن شآءَ اللہ معلومات اور ثواب کا خزانہ ہاتھ آئے گا۔

(قسط:06)

رازوں کی سرزمین

مولانا عبدالحبیب عطاری*

جامعۃ الازہر میں حاضری: 7مارچ 2020ء کو کئی مقدس مقامات پر حاضری دینے کی سعادت نصیب ہوئی جس کا ذکر گزشتہ قسط میں ہوچکا ہے۔ اسی دن ہم قاہرہ شہر میں واقع دنیا کی سب سے بڑی اسلامی یونیورسٹی جامعۃ الازہر پہنچے۔ اس یونیورسٹی کا نام تو برسہا برس سے سُن رکھا تھا لیکن حاضری آج پہلی بار ہوئی۔ یہاں واقع الازہر مسجد تقریباً 11 سو سال پرانی ہے اور جامعۃ الازہر کا آغاز اسی مسجد سے ہوا تھا لیکن اب یہاں عُلمائے کرام کے درس وغیرہ کا سلسلہ ہوتا ہے جبکہ طلبہ کی تعلیم و رہائش وغیرہ کے لئے مسجد کے قریب عظیمُ الشان عمارات موجود ہیں۔

الازہر یونیورسٹی میں کئی لاکھ طلبہ زیرِ تعلیم ہیں۔ دیگر عمارات کے ساتھ ساتھ ہم نے یہاں کا اسپتال بھی دیکھا اور مجھے بتایا گیا کہ یہاں طلبہ کا مفت علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔

سیدہ نفیسہ: 8مارچ 2020 کو ہم نے اہرامِ مصر کا دورہ کیا تھا جس کی تفصیل گزشتہ مہینے کے سفرنامہ میں ذکر کی گئی تھی۔ اسی دن ہم آلِ رسول حضرت سیدہ نفیسہ رحمۃ اللہ علیہا کے مزارِ پُرانوار پر حاضر ہوئے۔ آپ نواسۂ رسول حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کی ولادت 145 ہجری میں ہوئی جبکہ 15 رمضان 208 ہجری کو وصال فرمایا۔

اس مزار شریف پر ایک خاص بات یہ دیکھی کہ ہر 10 سے 15 منٹ کے بعد کسی کی نمازِ جنازہ ادا کی جارہی تھی۔ اس بات سے مصر کے مسلمانوں کی اولیائے کرام کے ساتھ عقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔

مزار شریف کے احاطے میں ہند سے جامعۃ الازہر پڑھنے کے لئے آئے ہوئے کئی عُلمائے کرام سے ملاقات ہوئی۔ ان حضرات نے ملاقات کے دوران کئی کتابوں کے تحفوں کے علاوہ مجھے ایک اعزازی شیلڈ سے بھی نوازا۔

امام شافعی: 8مارچ کو ہی ہم مسلمانوں کے 4 مشہور اماموں میں سے ایک یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں حاضر ہوئے۔ حضرت سیّدنا امام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 150ھ میں ہوئی۔ کم عُمری میں ہی آپ یتیم ہوگئے تھے اس لئے آپ کی پرورش اور تربیت آپ کی والدہ نے فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت ذہین تھے، 7 سال کی عمر میں حفظِ قراٰن کی سعادت پائی جبکہ 10 سال کی عمر میں صرف 9 راتوں میں حدیث شریف کی کتاب ”موطأ امام مالک“ حفظ کرلی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت عبادت گزار اور قراٰنِ پاک کی کثرت سے تلاوت کرنے والے تھے، آپ روزانہ ایک قراٰنِ پاک جبکہ رمضانُ المبارک کے مہینے میں 60 قراٰنِ مجید کا ختم فرماتے۔ آپ نہایت خوش آواز قاریِ قراٰن تھے، آپ کی تلاوت سُن کر لوگوں پر رِقّت طاری ہوجاتی تھی۔ شعبانُ المعظم 204ھ کی پہلی رات کو آپ کا انتقال ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزید حالاتِ زندگی جاننے کے لئے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ (اپریل / مئی 2018ء، صفحہ 46) ملاحظہ فرمائیے۔

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطاری کے آڈیو پیغامات وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

* رکن شوریٰ و نگران مجلس مدنی چینل
https://www.facebook.com/AbdulHabibAttari/

ان دنوں مزار شریف کی تعمیر کی وجہ سے زائرین کو حاضری کی اجازت نہیں تھی اس لئے ہم نے مزار شریف کے قریب کھڑے ہو کر مدنی چینل کے لئے ریکارڈنگ کی اور پھر مرکزی دروازے پر کھڑے ہو کر ایصالِ ثواب و دعا کا سلسلہ ہوا۔

مصری عالمِ دین سے ملاقات: آج کی رات ہم ایک بزرگ مصری عالمِ دین شیخ خالد ثابت سے ملاقات کے لئے ان کے گھر حاضر ہوئے۔ انہوں نے اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق "اِنْصَافُ الْاِمَام" نامی کتاب تحریر فرمائی ہے۔ مصر میں ماضی میں امامِ اہلِ سنّت سے متعلق کئی غلط فہمیاں عام کی گئی تھیں، ان کی کتاب کی برکت سے کئی عرب علمائے کرام کی غلط فہمیاں دور ہو گئیں اور انہوں نے اعلیٰ حضرت کو پہچانا۔ شیخ خالد ثابت فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت کی شخصیت ایک چھپا ہوا خزانہ تھی، جب میں نے انہیں پڑھا تو معلوم ہوا کہ وہ کتنے بڑے عالم ہیں۔

شیخ خالد ثابت دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی ایک کتاب تاریخُ الْاِحْتِفَال بِمَوْلَدِ النَّبِی صلَّی اللہ علیہ وسلَّم وَمَظَاهِرُهٗ فِی الْعَالَم میں شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا ذکرِ خیر بھی کیا ہے۔

دورانِ گفتگو انہوں نے بتایا کہ امیرِ اہلِ سنّت کے متعلق کچھ تحریرات اور ویڈیوز کا عربی ترجمہ کروا کر مجھے ان کا تعارف ہوا، ان کا اللہ پاک سے تعلق اور دیگر چیزیں دیکھ کر مجھے ان سے بہت محبت ہو گئی اسی لئے میں نے اپنی کتاب میں ان کا تذکرہ بھی کیا ہے۔

ان کے پاس جاتے ہوئے میں نے امیرِ اہلِ سنّت کو صوتی پیغام (Audio Message) بھیجا تھا کہ ہم ایک ایسے عرب بزرگ سے ملنے جا رہے ہیں جنہوں نے امامِ اہلِ سنّت سے متعلق کتاب لکھی ہے۔ اس پر امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے کچھ ہی دیر میں ان کے نام صوتی پیغام بھیجا جس میں آپ نے ارشاد فرمایا:

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْكَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عنہ کی جانب سے شیخُ الفضیلۃ سیدی شیخ خالد ثابت کی خدمت میں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

حاجی عبدُ الحبیب نے آپ کا غائبانہ تعارف کروایا اور سیدی امامِ اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق آپ کے جذبات کا بتایا۔ ماشآءَ اللہ آپ نے ان کے متعلق کتاب بھی تصنیف فرمائی، مرحبا صد کروڑ مرحبا۔

ماشآءَ اللہ ماشآءَ اللہ تَقَبَّلَ اللہُ تعالیٰ۔

اللہ کریم آپ کو درازیٔ عمر بالخیر عطا فرمائے، آپ کے علم سے ہمیں نفع اٹھانے کی سعادت بخشے۔ زہے نصیب! اللہ پاک کی رضا کے سائے میں، اس کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضا کے سائے میں ہم حرمینِ طیبین میں جمع ہوں، مدینے شریف میں آقا کے قدموں میں حاضری دیں، اکٹھے طوافِ کعبہ کی سعادت حاصل کریں، زہے نصیب! اللہ کریم آپ کو درازیٔ عمر بالخیر عطا کرے، زندہ سلامت رہیں، خوب علمِ دین کا فیضان اُمّت کو پہنچائیں۔

حضور! بے حساب مغفرت کی دعا کا مُلْتَجِی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

امیرِ اہلِ سنّت کا یہ پیغام جب شیخ خالد ثابت کو سنا کر عربی میں ترجمہ کیا گیا تو ان پر رقّت طاری ہو گئی اور اشک بار آنکھوں سے فرمانے لگے: میں آپ کے ذریعے امیرِ اہلِ سنّت سے درخواست کروں گا کہ وہ میرے لئے نام لے کر خصوصی دعا فرمادیں کہ یارب! محمد خالد ثابت کے حال پر رحم فرما۔ امیرِ اہلِ سنّت دعا فرمادیں کہ اللہ پاک میرے ظاہری باطنی حال کو درست فرمادے۔

ملاقات کے اختتام پر شیخ خالد ثابت نے امیرِ اہلِ سنّت تک پہنچانے کے لئے ہمیں اپنی کتاب دی جس پر امیرِ اہلِ سنّت کا نام ان الفاظ میں لکھا: سیدی، عارِف باللہ، الامام الکبیر، شیخ محمد الیاس عطّار قادری۔ ہم نے بھی انہیں مکتبۃُ المدینہ سے مطبوعہ کچھ عربی کتابیں تحفے میں پیش کیں۔

اس موقع پر حضرت نے ہماری حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اِن شآءَ اللہ دعوتِ اسلامی مصر میں بھی عام ہو گی۔

جب ہم رخصت ہوئے تو حضرت نہ صرف ہمیں دروازے تک چھوڑنے آئے بلکہ جب تک ہم گاڑی میں بیٹھ کر روانہ نہ ہو گئے دروازے پر کھڑے رہے۔ اللہ کریم ایسی یادگارِ اسلاف شخصیات کو درازیِ عمر بالخیر عطا فرمائے اور ہمیں ان کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تُو مُجَدِّد بن کے آیا اے امام احمد رضا

مولانا ابو الحسنین عطاری مدنی*

ابتدائے اسلام سے آج تک ہر صدی کے آخر میں بڑے بڑے فتنے ظاہر ہوئے جن پر قابو پانے کے لئے اللہ پاک نے غیر معمولی صلاحیتوں کے حامل اپنے مخصوص بندوں کو بھیجا جنہوں نے دینِ اسلام کی تعلیمات کو نئے سرے سے تر و تازہ کرکے مسلمانوں تک پہنچایا۔ صدی کے آخر میں تشریف لاکر دینِ اسلام کو باطل کی آمیزش سے پاک کرنے والی مخصوص صفات کی حامل ان شخصیات کو مُجَدِّد کہا جاتا ہے۔ اس عظیم خدمت کیلئے 14ویں صدی ہجری میں اللہ پاک نے ہندوستان کے شہر بریلی سے ایک عظیم عاشقِ رسول کو منتخب فرمایا جنہیں دنیا امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے جانتی ہے۔

مُجَدِّد کی تعیین کیسے ہوتی ہے؟ امام جلالُ الدّین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کسی بزرگ کے مُجَدِّد ہونے کا فیصلہ ان کے ہم زمانہ عُلما کے بیان سے ہوتا ہے جو ان بزرگ کی دینی خدمات اور ان کے علم سے لوگوں کو پہنچنے والا فائدہ دیکھ کر اپنے غالب گمان کے مطابق انہیں مُجَدِّد قرار دیتے ہیں۔[1] مفتی شریفُ الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: کسی (مخصوص فرد) کے مُجَدِّد ہونے پر اب کوئی دلیلِ مَنصُوص (یعنی قرآن و حدیث کی دلیل) نہیں ہو سکتی، وحی کا سلسلہ مُنْقَطِع ہے۔ اب یہی دلیل ہے کہ اس عَہْد کے علما، عوام، خَواص جسے مُجَدِّد کہیں وہ مُجَدِّد ہے۔[2]

امامِ اہلِ سنّت کے مُجَدِّد ہونے کا اعلان: سب سے پہلے 1318ھ میں پٹنہ شہر میں منعقدہ ایک عظیم اجلاس جس میں اس وقت کے تمام اکابرِ اہلِ سنّت موجود تھے، اس میں حضرت علامہ قاضی عبد الوحید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے امامِ اہلِ سنّت کی شان میں ایک قصیدہ پڑھا جس کا ایک مصرع یہ ہے: مُجَدِّدُ عَصْرِہٖ اَلْفَرْدُ الْفَرِیْد یعنی یہ اپنے زمانے کے مُجَدِّد اور یکتا و یگانہ ہیں۔ اسی اجلاس میں خانقاہِ قادریہ بدایوں شریف کے سجّادہ نشین مُطیعُ الرّسول مولانا شاہ عَبْدُ الْمُقْتَدِر صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے امامِ اہلِ سنّت کا تذکرہ ان الفاظ میں فرمایا: جنابِ عالمِ اہلِ سنّت، مُجَدِّدِ مائۃ حاضرۃ (موجودہ صدی کے مُجَدِّد) مولانا احمد رضا خان صاحب۔

ان دونوں بزرگوں کے یہ ارشادات سُن کر تمام علمانے قبول فرمایا، کسی نے رد و انکار نہیں فرمایا۔ یہ حقیقت میں ہندوستان کے علمائے اہلِ سنّت کا اس پر اجماع ہے کہ 14ویں صدی کے مُجَدِّد

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

اعلیٰ حضرت ہیں۔[3]

سورج سے زیادہ روشن: مَلِکُ الْعُلَماء، خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بات سورج سے زیادہ روشن ہے کہ امامِ اہلِ سنّت کے زمانے کے علماو مشہور شخصیات نے آپ کے عُلوم سے لوگوں کو پہنچنے والا فائدہ دیکھ کر آپ کو مُجَدِّد مانا۔ اگر ان تمام حضرات کے صرف نام ہی لکھے جائیں جنہوں نے آپ کو مُجَدِّد مانا تو اس کے لئے ایک دفتر درکار ہو۔[4]

مُحْیِ سنّت اور مُجَدِّد اس صدی کے آپ ہیں
اے امامِ مُفْتیاں احمد رضا خاں قادری[5]

مُجَدِّد کی 5 علامات اور امامِ اہلِ سنّت کی ذات: اے عاشقانِ رضا! مُجَدِّد کی علامات کی روشنی میں امامِ اہلِ سنّت کی صفات اور تجدیدی کارنامے تفصیلاً بیان کرنے کے لئے سینکڑوں صفحات درکار ہیں۔ شارحِ بخاری مفتی شریفُ الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تحریر کی روشنی میں اختصار کے ساتھ امامِ اہلِ سنّت کی ذات میں پائی جانے والی مُجَدِّد کی 5 علامات ملاحظہ فرمایئے:

پہلی علامت: مُجَدِّد وہ ہوگا جو ایک صدی کے آخر اور دوسری صدی کے ابتدائی حصہ میں موجود ہو۔

امامِ اہلِ سنّت: امامِ اہلِ سنّت کی ولادت 10 شوال 1272ھ بروز پیر جبکہ وصال 25 صفر 1340ھ جمعۃ المبارک کے دن ہوا۔ اس طرح آپ نے 13 ویں صدی ہجری کے 28 سال 2 مہینے 20 دن جبکہ 14 ویں صدی کے 39 سال 1 مہینہ 25 دن پائے۔

دوسری علامت: مُجَدِّد اپنے علم و فضل، وَرَع و تقویٰ، اِسْتِقامت فِی الدِّین، تحریر اور تقریر میں ایسا یکتا ہو کہ عوام و خواص سب اپنی دینی ضرورتوں میں اس کی طرف رجوع کرتے ہوں اور سب اس کی باتوں کو تسلیم کرتے ہوں۔

امامِ اہلِ سنّت: اعلیٰ حضرت نے 8 سال کی عمر میں وِراثت (Inheritance) کا ایک صحیح مسئلہ تحریر فرمایا۔ 10 سال کی عمر میں "ھِدَایَۃُ النَّحْو" کی عربی شرح لکھی۔ شعبان 1286ھ میں اس وقت کے دینی نِصاب میں مُرَوَّجہ تمام عُلومِ دَرسِیہ سے فراغت کے بعد 13 سال 10 مہینے 4 دن کی عمر میں والدِ ماجد نے آپ کو فتویٰ لکھنے کی اجازت عطا فرمائی۔

13 ویں صدی کے اختتام تک آپ اَلسَّعْیُ الْمَشْکُور، ضَوْءُ النِّھَایَۃ، اِعْتِقادُ الْاَحْبَاب، اَنْفَسُ الْفِکْر، مَطْلَعُ الْقَمَرَیْن اور اِقَامَۃُ الْقِیامَۃ سمیت کئی اہم اور تحقیقی رسائل سمیت ہزاروں سوالات کے جوابات لکھ چکے تھے۔

1295ھ میں جب آپ کی عمر کا 23واں سال جاری تھا، پہلے سفرِ حج کے لئے حَرَمَینِ طیبین حاضر ہوئے تو شیخ حسین بن صالح رحمۃ اللہ علیہ کی درخواست پر ان کے رسالے اَلْجَوھَرَۃُ الْمُضِیَّۃ کی عربی شرح اَلنَّیِّرَۃُ الْوَضِیَّۃ صرف 2 دن میں تحریر فرمائی جسے پڑھ کر عُلمائے کرام حیرت زدہ ہوگئے اور آپ کے انوارِ علم کا اعتراف کیا۔

الغرض 13 ویں صدی کے آخر تک آپ کے علم و فضل کی شہرت سرزمینِ ہند سے لے کر ارضِ حجاز تک پہنچ چکی تھی۔ عوام تو عوام، مشہور علمائے کرام بھی اہم معاملات اور مذہبی مسائل میں آپ کی طرف رجوع کرنے لگے تھے۔[6]

تیسری علامت: دینی عُلوم و فنون اور جو علوم و فنون دینی علوم و فنون کے لئے ذریعہ ہیں، سب کا جامع، ماہر اور سب کی تنقید و تصویب کا مَلَکَۂ تامّہ (مکمل صلاحیت) رکھتا ہو۔

امامِ اہلِ سنّت: اعلیٰ حضرت کی تصانیف کا جو بھی مطالعہ کرے گا اس پر واضح ہو جائے گا کہ آپ تمام عُلوم و فُنُون میں، خواہ دینی ہوں یا دنیوی، سب میں مہارت رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ تقریباً 51 یا 52 عُلوم و فُنُون میں آپ نے تقریباً ایک ہزار کتابیں تصنیف فرمائیں اور ہر تصنیف اپنی جگہ بے مثال ولاجواب ہے۔

صرف فتاویٰ رضویہ کو لے لیجئے۔ جدید ترتیب اور تخریج کے بعد اس کی 30 ضخیم جلدیں ہیں۔ کہنے کو تو یہ فتاویٰ کا مجموعہ ہے مگر حقیقت میں علمِ قرآن، تفسیر، اصولِ تفسیر، حدیث، اصولِ حدیث، اسمائے رِجال، لُغت، علمِ بیان، مَعانی، بدیع، فقہ، اصولِ فقہ، رَسْمُ المفتی، صَرف، نَحْو، علمِ کلام، سِیَر، تاریخ، تَصَوُّف، حساب، ھَیْئَت، علمِ تَوقیت، جغرافیہ، ھَیْئَتِ قدیم، ھَیْئَتِ جدید، اَخلاق، تجوید، قراءت، علمِ فرائض وغیرہ علوم کا خزانہ ہے۔ جس کا جی چاہے مطالعہ کرکے اطمینان کرلے۔ پھر ایسی باریک بحثیں فرمائیں اور عقل کو حیران کردینے والے ایسے ایمان افروز نکات بیان فرمائے کہ بڑے بڑے علما حیران ہیں۔ الغرض مجدّدِ دین وملّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

تمام علوم و فنون میں یکتائے روزگار، ماہر فائق تھے، خواہ وہ دینی عُلوم ہوں یا دنیوی۔

چوتھی علامت: سنّت کی حمایت و نُصرت اور بدعت کا اِستیصال اور اس کی بیخ کنی (جڑسے اُکھاڑنے) میں مصروف ہو۔

امامِ اہلِ سنّت: 14ویں صدی کے تمام عُلما کے کارناموں اور امامِ اہلِ سنّت کے جو کارنامے اب تک منظرِ عام پر آسکے ہیں ان کا موازنہ (Comparison) کیجئے تو ظاہر ہو جائے گا کہ تنہا اعلیٰ حضرت کے کارنامے پوری صدی کے تمام عُلما کے کارناموں پر بھاری ہیں۔ اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ اور رسائل کا مطالعہ کریں تو ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے ایک نہیں سینکڑوں سنّتوں کو زندہ فرمایا، اس کی فہرست اتنی طویل ہے کہ ان سب کو ذکر کرنے کے لئے ایک ضخیم کتاب لکھنے کی ضرورت ہے۔

سنّت زندہ کرنے کے لئے بدعت کو ختم کرنا ضروری ہے اور بدعت کی 2 قسمیں ہیں: اعتقادی اور عملی۔ امام اہلِ سنّت نے اعتقادی بدعتوں اور غیر اسلامی عقیدوں کے خلاف تقریباً 500 کتابیں لکھیں اور جزئی طور پر ہزاروں فتاویٰ لکھے جو چھپے ہوئے موجود ہیں۔ عملی بدعات میں سے آپ نے سجدۂ تعظیمی، عورتوں کی اولیائے کرام کے مزارات پر حاضری، داڑھی منڈانا یا کترنا، اسلامی وضع چھوڑ کر انگریزوں کی وضع اختیار کرنا وغیرہ سینکڑوں بدعات کی تردید فرمائی اور اپنے روحانی تَصَرُّف سے کروڑوں بندگانِ خدا کو سنّت کا پابند بنا کر بدعتوں سے دور فرمادیا۔

پانچویں علامت: حفاظتِ دین کی ہر ممکن تدبیر اختیار کرے، اسلام دشمن اَفکار اور تحریکات کے خلاف مصروف رہے۔

امامِ اہلِ سنّت: دین کی حفاظت کرنے، برائیوں کو ختم کرنے کے لئے امام اہلِ سنّت نے اپنے خرچ سے کتابیں چھپوائیں، پریس لگایا اور مدارس قائم کئے تاکہ اس مشن کو چلانے والے عُلما تیار ہوں۔ خود درس دے کر باصلاحیت، دین دار مُخْلِص علما تیار کئے، بڑے بڑے اجلاس کئے، عُلما سے گمراہیت کے خلاف تقریریں کروائیں، خود تقریریں کیں اور مختلف تنظیمیں قائم فرمائیں۔ آپ کی قائم کردہ جماعتِ رضائے مصطفےٰ نے اسلام کے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کا مقابلہ کیا۔ جب مسلمانوں کو مُرتد بنانے کے لئے باقاعدہ تحریک چلائی گئی تو اس تنظیم نے کروڑوں مسلمانوں کو مُرتد ہونے سے بچایا اور لاکھوں غیر مسلموں کو مسلمان کیا۔

خلاصہ یہ کہ علمائے کرام نے مُجَدِّد کی جو نشانیاں لکھی ہیں وہ امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ میں مکمل طور پر موجود ہیں جس کی بنا پر عُلمائے عرب و عجم، حِلّ و حَرَم نے آپ کو 14ویں صدی کا مُجَدِّد قرار دیا ہے۔[7]

زورِ باطل کا، ضَلالت کا تھا جس دم ہند میں
تُو مُجَدِّد بن کے آیا اے امام احمد رضا[8]

علمائے عرب کا امامِ اہلِ سنّت کو مُجَدِّد قرار دینا: صرف غیر مُنقَسِم ہندوستان ہی نہیں بلکہ مکۂ مکرّمہ، مدینۂ منورہ، شام، مصر اور یمن وغیرہ کئی ممالک کے اکابر علمائے کرام، مفتیانِ عظام اور شُیُوخُ الحدیث نے امامِ اہلِ سنّت کی علمی و دینی خدمات کا اعتراف کیا اور آپ کو مُجَدِّد قرار دیا۔ تفصیل جاننے کے لئے حُسَامُ الْحَرَمَین اور اَلدَّوْلَةُ الْمَكِّيَّة وغیرہ امامِ اہلِ سنّت کی کتابوں پر عرب دنیا کے عُلمائے کرام کی تَقریظات کا مطالعہ فرمائیں۔ یہاں نمونے کے طور پر صرف ایک عرب عالمِ دین، مکۂ مکرّمہ میں مسجدُ الحرام شریف کی کتابوں کے محافظ (Librarian) حضرت علامہ مولانا سید اسماعیل خلیل رحمۃ اللہ علیہ کے تاثرات ملاحظہ فرمائیے۔ حُسَامُ الْحَرَمَین پر اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں: اَقُوْلُ لَوْقِيْلَ فِيْ حَقِّهٖ اَنَّهٗ مُجَدِّدُ هٰذَا الْقَرْنِ لَكَانَ حَقًّا وَصِدْقًا یعنی میں کہتا ہوں کہ اگر ان کے بارے میں یہ کہا جائے کہ یہ اس صدی کے مُجَدِّد ہیں تو یہ بات ضرور حق اور سچ ہے۔[9]

اللہ پاک امامِ اہلِ سنّت کے فُیُوض و بَرَکات کو مزید عام فرمائے اور تمام مسلمانوں کو آپ کے علمی فیضان سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) اَلتَّنْبِیْهُ، ص62 (2) فتاویٰ شارح بخاری، 3/350 (3) فتاویٰ شارح بخاری، 3/357 ملخصاً (4) حیاتِ اعلیٰ حضرت، 3/151 تسہیلاً (5) قبالۂ بخشش، ص352 (6) امام اہلِ سنّت کی طرف علمائے کرام کے رجوع کی تفصیل جاننے کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد 1 (حصہ اول) کے صفحہ 31 پر موجود شیخُ الحدیث حضرت علامہ مولانا حافظ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ کا مقالہ ملاحظہ فرمائیے۔ (7) فتاویٰ شارح بخاری، 3/352 ملخصاً (8) وسائلِ بخشش، ص32 (9) حیاتِ اعلیٰ حضرت، 3/153۔

آپ کے تأثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 مفتی محمد عارف خان چشتی نظامی (مدرس مرکزی دارالعلوم 4/G-9 اسلام آباد): ماشآءَ اللہ! دعوتِ اسلامی نے دیگر کُتب کی طرح "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو بھی دیدہ زیب بنایا ہے جو کہ پڑھنے والے کے لئے پہلی کشش ہے، اس ماہنامہ میں بہت سے معلوماتی مضامین ہیں، تجارت کے احکام، علمی فقہی جدید مسائل، "بچّوں کا ماہنامہ" اور "اسلامی بہنوں کا ماہنامہ" جو کہ بڑی محنت سے تیار کئے گئے ہیں۔ یہ ماہنامہ عوام و خواص کے لئے یکساں مفید ہے، ایک مستند اور ذمّہ دار تنظیم کا یہ ماہنامہ ہر لحاظ سے بد عملیوں اور بد عقیدگیوں سے پاک ہے اس لئے اسے ہر ایک مسلم تک پہنچنا چاہئے۔

2 مولانا محمد نوید عطّاری مدنی (دارالافتاء اہلِ سنّت، حیدرآباد): آپ (ابورجب محمد آصف مدنی) کا مضمون "کیریئر بہتر بنانے کے 30 طریقے" پڑھا، مواد بہت فائدے مند اور ترتیب بہترین ہے۔

بَارَكَ اللّٰهُ فِي عِلْمِكَ وَ عَمَلِكَ وَ قَلَمِكَ۔

3 بنتِ اسلم مدنیہ (جامعۃُ المدینہ للبنات، رحیم یار خان): ماشآءَ اللہ! "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" واقعی "فیضانِ مدینہ" ہے، اس میں موجود ہر تحریر خصوصاً "دارالافتاء اہلِ سنّت" کے تحریری فتاویٰ جات اپنی مثال آپ ہیں۔ اس ماہنامہ میں دینی معلومات کے ساتھ ساتھ روز مرہ زندگی کے دنیاوی معاملات کے حوالے سے بھی دلچسپی کا سامان کیا گیا ہے۔ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ایسا دلچسپ میگزین ہے کہ بچّوں کو بھی اس کا انتظار رہتا ہے۔

متفرق تأثرات

4 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہترین، دل چسپ اور وسیع اسلامی معلومات کا خزانہ ہے۔ (سیّد طفیل رضا، حیدرآباد) 5 ماشآءَ اللہ! "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت اچھا میگزین ہے، اس میں بچّوں کے مضامین، اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل اور ان کے علاوہ مختلف مضامین معلومات کا خزانہ سموئے ہوئے ہیں، اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو مزید ترقی اور عروج عطا فرمائے۔ (علی حسین، ڈیرہ اللہ یار، بلوچستان) 6 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ایک بہت اچھا میگزین ہے، اس میں بچّوں کے لئے بہت اچھے اچھے مضامین شامل کئے جاتے ہیں، اللہ پاک اس کی مجلس کو خوب برکتیں عطا فرمائے، اٰمین۔ (اریب احمد، بورے والا) 7 میرا مشورہ یہ ہے کہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں بچّوں کے ماہنامہ میں اضافہ کردیا جائے کیونکہ بچّے اس میں بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ (غلام رسول، کراچی) 8 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، اچھی اچھی کہانیاں پڑھنے کو ملتی ہیں اور حروف ملانے اور جملے تلاش کرنے میں بہت مزہ آتا ہے۔ (افرح عطّاریہ، عمر تقریباً 9 سال، کراچی) 9 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں مضمون: "اسلام میں مزدوروں کے حقوق" اور "بچّہ ہمیں دیکھ کر کیا سیکھتا ہے؟" اچھے لگے، قسط وار سلسلہ "شانِ حبیب بزبانِ حبیب" بہت زبردست ہے۔ ایک ناقص عرض ہے کہ میٹر کا کلر بلیک ہو، وائٹ میٹر بلو بیک گراؤنڈ میں پڑھنے میں آزمائش ہوتی ہے۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمین

(اُمِّ یاسر، رُکن عالمی مجلسِ مشاورت اسلامی بہن، کراچی)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

نئے لکھاری (New Writers)

نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

ختمِ نبوت احادیث کی روشنی میں
حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کی نافرمانیاں
عورتوں میں پائی جانے والی پانچ برشگونیاں

ختمِ نبوت احادیث کی روشنی میں

محمد عبد الرؤف خاور عطّاری (درجہ سابعہ، جامعۃ المدینہ، فیضانِ مدینہ فیصل آباد)

اللہ پاک سچا اور اس کا کلام سچا، مسلمان پر جس طرح لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ماننا، اللہ پاک کو اَحَدٌ، صَمَدٌ، لَاشَرِیْكَ لَهٗ جاننا فرضِ اوّل اور مناطِ ایمان ہے یونہی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خَاتَمُ النَّبِیّٖن ماننا، ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نئے نبی کے آنے کو یقیناً محال و باطل جاننا فرضِ اوّل و جز ایقان ہے۔

اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ (پ22، الاحزاب:40)

صحیح بخاری شریف میں حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: فَيَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ یعنی اوّلین و آخرین حُضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: یَامُحَمَّد! آپ اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے خاتم ہیں ہماری شفاعت فرمائیں۔ (بخاری،3/260، حدیث:4712)

کنز العمال میں ہے: اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰهِ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَاِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِهٖ یعنی بالیقین میں اللہ پاک کے حضور لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین لکھا تھا جبکہ آدم اپنی مٹی میں تھے۔ (کنز العمال، جز11، 6/203، حدیث:32111)

صحیح مسلم شریف میں حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مجھے انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام پر چھ وجہ سے فضیلت دی گئی ہے: (1) مجھے جامع کلمات عطا ہوئے (2) مخالفوں کے دل میں رعب ڈالنے سے میری مدد کی گئی (3) میرے لئے غنیمتیں حلال ہوئیں (4) میرے لئے زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ قرار دی گئی (5) مجھے (اگلی پچھلی) تمام مخلوق کے لئے رسول بنایا گیا اور (6) مجھ پر انبیاء کی آمد کا سلسلہ اختتام کو پہنچا۔ (مسلم، ص210، حدیث:1167)

حضرت سیّدُنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بَیْنَ کَتِفَیْ آدَمَ مَکْتُوْبٌ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ یعنی آدم علیہ السّلام کے دونوں کندھوں کے درمیان لکھا ہوا تھا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہیں۔ (خصائص کبریٰ،1/14)

نہیں ہے اور نہ ہو گا بعد آقا کے نبی کوئی
وہ ہیں شاہِ رسل ختمِ نبوت اس کو کہتے ہیں

حضرت شعیب علیہ السّلام کی قوم کی نافرمانیاں

بنتِ اختر عطّاریہ (درجہ ثالثہ، جامعۃ المدینہ للبنات، حیدر آباد)

اللہ پاک نے مختلف ادوار میں لوگوں کی اصلاح اور انہیں صراطِ مستقیم پر چلانے کے لئے اپنے انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام بھیجے، جنہوں نے انہیں بُرے اَفعال و اقوال کو چھوڑ کر ایک اللہ کی عبادت کرنے اور سیدھے راستے پر چلنے کی ہدایت فرمائی، جن خوش نصیبوں نے ان کی پیروی کی اور ان کے حکم پر عمل کیا وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہو گئے اور جنہوں نے نافرمانی و سرکشی جاری رکھی، وہ عذابِ الٰہی میں گرفتار ہو گئے۔ اللہ پاک نے ایسی قوموں کا ذکر قراٰنِ پاک میں فرمایا، انہیں میں سے ایک "قومِ مدین" ہے۔ اہلِ مدین عرب قوم سے تعلق رکھتے تھے جو کہ اطرافِ شام میں معان کی سرزمین کی ایک بستی مدین کے رہنے والے تھے۔ اللہ پاک نے اپنے نبی حضرت شعیب علیہ السّلام کو ان کی طرف بھیجا مگر اس قوم نے دعوتِ حق قبول نہ کی اور اپنی نافرمانیوں سے باز نہ آئے تو اللہ پاک نے اس قوم کو ذلت و رسوائی کا نشان بنا دیا۔

قومِ مدین کی جن نافرمانیوں کا ذکر قراٰنِ پاک میں ہے، وہ یہ

ہیں: ❁ اللہ پاک پر ایمان لانے والوں کو دھمکا کر روکنا(پ8،الاعراف: 86) ❁ راستے میں بیٹھ کر راہگیروں کو ڈرانا(پ8،الاعراف:86) ❁ ناپ تول میں کمی کرنا(پ12، ھود:84) ❁ حضرت شعیب علٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا مذاق اُڑانا (پ12، ھود:87) ❁ نبی کی شان میں گستاخی کے کلمات کہنا۔(پ12،ھود:91)

جب یہ قوم اپنی نافرمانی اور سرکشی سے باز نہ آئی تو اَللہُ قَہَّار و جَبَّار کے عذاب میں گرفتار ہوئی جس کا ذِکْر قراٰنِ پاک میں ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ﴾ ترجَمۂ کنزُالعرفان: تو انہیں شدید زلزلے نے اپنی گرفت میں لے لیا تو صبح کے وقت وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔(پ9،الاعراف:91)

افسوس صد افسوس! اگر ہم قومِ مدین میں پائی جانے والی خصلتیں دیکھیں اور اپنے معاشرے کا جائزہ لیں تو یہ سب ہمیں اب بھی نظر آئے گا۔

لوگوں کو سیدھی راہ سے روکنا، چوکوں اور محلوں میں ڈرانا، دھمکانا اور لوٹ مار کرنا، ناپ تول میں کمی کرنا الغرض یہ سب ہمارے معاشرے میں بھی عام ہے۔

اے عاشقانِ انبیا! ہمیں چاہئے کہ قراٰن میں مذکور پچھلی قوموں کے حالات سے عبرت حاصل کریں اور اپنی زندگی کو اللہ و رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی فرماں برداری والے کاموں میں گزاریں۔

عورتوں میں پائی جانے والی پانچ بدشگونیاں

بنتِ علی محمد (درجہ رابعہ، جامعۃُ المدینہ للبنات، بھٹہ گاؤں، لاہور)

اللہ پاک نے انسان کو دو باطنی قوتیں عطا فرمائی ہیں، ایک عقل اور دوسری شہوت، پھر ان دونوں قوتوں کے کچھ مددگار مقرر فرمائے ہیں، پہلی قوت کے مددگار حضراتِ انبیا، فرشتے اور نیک لوگ ہیں، دوسری قوت کے مددگار شیطان، نفس اور بُرے لوگ ہیں، انسان اگر عقل کی بات مانتا ہے تو وہ اسے تقویٰ و پرہیزگاری کی طرف لے جاتی ہے اور اگر شہوت و خواہش کے پیچھے چلتا ہے تو وہ اسے فسق و فجور کی جانب لے جاتی ہے۔

پہلی چیز کو اللہ پاک کی اطاعت و فرمانبرداری سے تعبیر کیا جاتا ہے اور دوسری بات کو اس کی نافرمانی و گناہ کہا جاتا ہے، جس طرح اطاعت بالاتفاق عمدہ و پسندیدہ ہے، اسی طرح گناہ بھی بُرا و ناپسندیدہ ہے، اطاعت انسان کو دنیا و آخرت میں عزت و عظمت سے سرفراز کرتی ہے، جبکہ گناہ اسے ذلت و رسوائی کے گہرے گڑھے میں پہنچا دیتا ہے، یہ واضح رہے کہ جب تک گناہوں کی پہچان نہ ہوگی ان سے بچنا مشکل ہے، لہٰذا ان کی پہچان بہت زیادہ ضروری ہے، خاص طور پر آج کے زمانے میں کہ جہاں ہر سُو گناہوں کی بھرمار ہے، جھوٹ، غیبت، حسد، تکبر وغیرہ گناہوں کو گویا گناہ ہی نہیں سمجھا جاتا، ان ہی میں سے ایک بدشگونی ہے، بدشگونی سے مراد یہ ہے کہ ”کسی چیز، شخص، عمل آواز یا وقت کو اپنے حق میں بُرا سمجھنا۔“

اس کے متعلق فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ کیجئے:
جس نے بدشگونی لی اور جس کے لئے بدشگونی لی گئی، وہ ہم میں سے نہیں۔(مسند بزار،9/52،حدیث:5378)

حضرت امام محمد آفندی رومی برکلی رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں: بدشگونی لینا حرام اور نیک فال یا اچھا شگون لینا مستحب ہے۔
(الطریقۃ المحمدیۃ،2/17،24)

آج کل عورتوں میں طرح طرح کی بدشگونیاں پائی جاتی ہیں، مثلاً 1 کنواری لڑکی اگر میت کو غسل دے تو اسے آسیب کا مسئلہ ہو جائے گا 2 کنواری لڑکی اعتکاف کرے تو اس پر جنات کے اثرات ہو جائیں گے۔ مَعَاذَ اللہ 3 تجہیز و تکفین سے بچے ہوئے سامان کو استعمال کرنے سے نحوست آتی ہے 4 شیشہ ٹوٹے تو کچھ بُرا ہونے والا ہے 5 اگر کتا روئے یا بلی چھت پر آکر بولے تو اس گھر میں یا آس پاس میں کہیں کوئی فوت ہونے والا ہے۔

بدشگونی انسان کی دنیاوی زندگی کے لئے بھی خطرناک ہے کہ اس سے حوصلے پست ہوتے ہیں اور وہ ہر چھوٹی بڑی چیز سے ڈرنے لگتا ہے یہاں تک کہ اپنے سائے سے بھی، اس کا سکون برباد ہو جاتا ہے، اسے لگتا ہے کہ ساری بدنصیبی میرے اِردگرد جمع ہو چکی ہے اور باقی لوگ سکون سے زندگی گزار رہے ہیں، اس کی وجہ سے انسان ذہنی و قلبی طور پر پریشانی کا شکار ہو جاتا ہے۔ نہ چاہتے ہوئے بھی انسان کے دل میں بعض اوقات بُرے شگون کا خیال آ ہی جاتا

ہے، اس لئے کسی شخص کے دل میں بدشگونی کا خیال آتے ہی اسے گناہ گار نہیں قرار دیا جائے گا، اگر کسی نے بدشگونی کا خیال دل میں آتے ہی اسے جھٹک دیا تو اس پر کچھ الزام نہیں، لیکن اگر اس نے بدشگونی کی تاثیر کا اعتقاد رکھا اور اس اعتقاد کی وجہ سے اس کام سے رک گیا تو گناہ گار ہو گا۔

اللہ پاک ہمیں بدشگونی اور دیگر باطنی بیماریوں سے شفا دے، ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے اور ہماری بے حساب مغفرت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحریری مقابلے میں موصول ہونے والے 125 مضامین کے مؤلفین

مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام:

کراچی: عبداللہ ہاشم عطاری مدنی، محمد شاف عطاری، دانش عطاری، محمد شعبان عطاری، محمد اسماعیل عطاری، محمد اریب، توثیق حسین، توصیف احمد عطاری، محمد ثاقب رضا، محمد حسنین عطاری، عبدالباسط عطاری، نادر علی، محمد نعمان عطاری، ہدایت اللہ، وقار یونس۔ **لاہور:** عبدالمتین، عبداللہ فراز عطاری، غلام محی الدین، محمد فیاض۔ **فیصل آباد:** عاکف عطاری، عبدالرؤف، محمد احسن عطاری شافعی۔ **جہلم:** برہان جلالی، اویس رضا۔ **متفرق شہر:** طلحہ خان عطاری (راولپنڈی)، آصف بلال مدنی (منڈی بہاؤالدین)، محمد عامر (رحیم یار خان)، علی رضا عطاری (نواب شاہ)، بلال حسین (سرگودھا)، محمد کاشف عطاری (گجرات)، مزمّل علی عطاری (عارف والا)۔ **اوورسیز:** معراج عطاری (مبارک پور، ہند)، سلیم رضا عطاری (احمد آباد، ہند)۔

مضمون بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام:

کراچی: بنتِ منصور، بنتِ سعید، بنتِ صادق عطاریہ، بنتِ فاروق، بنتِ فضل ربی، ہمشیرہ رئیس احمد، بنتِ معین عطاریہ، بنتِ انور زیب، بنتِ محمد اقبال، بنتِ وسیم احمد، بنتِ عارف، بنتِ محمد صادق، بنتِ عبدالستار، بنتِ محمد عدنان عطاری، بنتِ محمد شاہد، بنتِ محمد زبیر، بنتِ نعیم خان، بنتِ سہیل، بنتِ حبیب الرحمٰن، بنتِ محمد حسین، اُمّ کبیر عطاریہ، بنتِ اشرف، بنتِ زکریا، بنتِ سفیر اللہ، بنتِ حنیف، بنتِ عبداللطیف۔ **اسلام آباد:** بنتِ جاوید، بنتِ سید مظہر علی، بنتِ محمد رفیع خان۔ **لاہور:** بنتِ رمضان، بنتِ علی محمد، بنتِ بلال احمد۔ **سیالکوٹ:** بنتِ اظہر احمد، بنتِ منظور، بنتِ عبدالعزیز عطاریہ، بنتِ محمد ثاقب، بنتِ شریف، بنتِ تنویر عطاریہ، بنتِ مشتاق، بنتِ مظہر حسین، بنتِ منیر احمد، بنتِ عاشق۔ **حیدر آباد:** بنتِ اختر، بنتِ محمد شمیم احمد، بنتِ طالب حسین، بنتِ بابر حسین انصاری، بنتِ عمران عطاری۔ **کشمیر:** بنتِ معروف، بنتِ نصیر الدین۔ **فیصل آباد:** بنتِ اصغر عطاریہ، بنتِ محمد اشرف عطاریہ۔ **واہ کینٹ:** بنتِ کریم، بنتِ طاہر محمود۔ **گجرات:** بنتِ محمد بلال، بنتِ منور حسین۔ **متفرق شہر:** بنتِ صدیق (ہری پور)، بنتِ اللہ بخش (بلوچستان)، بنتِ امین (نوشہروفیروز، سندھ)، بنتِ افتخار (میانوالی)، بنتِ شاہنواز (راولپنڈی)، بنتِ شفیق احمد (تاجپورہ)، بنتِ محمد عزیز (میرپور خاص)، بنتِ نذیر احمد (رحیم یار خان)، بنتِ فیصل، بنتِ محمد نبیل رضا۔ **اوورسیز:** **ہند:** بنتِ شکیل احمد، بنتِ شمس الدین، بنتِ سلیم شیخ، بنتِ اکبر، بنتِ محمد مؤمن، بنتِ محبوب صدیقی، بنتِ محمد غوث عطاری، بنتِ نور علی، بنتِ الیاس شاہ۔ **متفرق ملک:** بنتِ محمد زمان (بریڈ فورڈ یوکے)، بنتِ حلیم قریشی (بیلجیم)، بنتِ غلام سرور (ایران)۔

ان مؤلفین کے مضامین 10 ستمبر 2021ء تک ویب سائٹ news.dawateislami.net پر اپلوڈ ہو جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

تحریری مقابلہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے عنوانات (برائے دسمبر 2021)

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 ستمبر 2021

1. قیامت کے دن اعضاء گواہی دیں گے
2. خوفِ خدا میں رونے کے فضائل
3. موجودہ دور میں پائی جانے والی قیامت کی پانچ نشانیاں

مزید تفصیلات کے لئے ان نمبر ز پر رابطہ کریں:

صرف اسلامی بھائی: +923012619734 صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

دعوتِ اسلامی کے خدمتِ دین کے چند شعبہ جات کی کارکردگی

(مارچ2020ء، تا یکم اگست 2021ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں 80 سے زائد شعبہ جات کے تحت تقریباً 313 ذیلی شعبوں میں دینِ متین کی خدمت میں مصروف ہے۔ ہر آتے دن اس کی دینی خدمات کے کاموں میں اضافہ ہو رہا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ملک و بیرونِ ملک اسلامی تعلیمات کی اشاعت کا سلسلہ بڑھ رہا ہے، اس سلسلے میں چند اہم شعبہ جات کا گزشتہ ڈیڑھ سال کا تقابلی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

❁ **جامعاتُ المدینہ (بوائز و گرلز):** گزشتہ سال مارچ 2020ء میں جامعاتُ المدینہ کی تعداد 845 تھی، جبکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یکم اگست 2021ء کے مطابق 282 جامعات کے اضافے کے ساتھ یہ تعداد 1127 ہو چکی ہے جبکہ فی سبیلِ اللہ درسِ نظامی اور فیضانِ شریعت کورس کرنے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی تعداد 60 ہزار 733 سے بڑھ کر تقریباً 88 ہزار 835 ہو گئی ہے، اور فارغُ التحصیل ہونے والوں اور والیوں کی تعداد 10 ہزار 841 سے بڑھ کر تقریباً 13 ہزار 455 ہو گئی ہے۔

❁ **فیضان آن لائن اکیڈمی (بوائز و گرلز):** مارچ 2020ء میں اس شعبے کی شاخوں (Branches) کی تعداد 37 تھی، جبکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یکم اگست 2021ء تک 6 برانچز کے اضافے کے ساتھ یہ تعداد 43 ہو چکی ہے۔ آن لائن کورسز کرنے والوں کی تعداد 14 ہزار 104 سے بڑھ کر تقریباً 20 ہزار 176 ہو گئی ہے جبکہ اس شعبے سے تقریباً 25 ہزار 380 سے زائد طلبہ و طالبات تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔

❁ **بچّوں اور بچیوں کے مدارسُ المدینہ:** اس شعبے کے تحت دنیا بھر میں قراٰنِ کریم کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ مارچ 2020ء میں ان مدارس کی تعداد 4 ہزار 41 تھی، جبکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یکم اگست 2021ء کے مطابق 609 مدارس کے اضافے کے ساتھ یہ تعداد 4650 ہو چکی ہے۔ ان مدارس میں قراٰنِ کریم کی مفت تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد 1 لاکھ 79 ہزار 550 سے بڑھ کر تقریباً 2 لاکھ 16 ہزار 841 ہو گئی ہے جبکہ حفظِ قراٰن مکمل کرنے والوں کی تعداد تقریباً 90 ہزار اور ناظرہ قراٰن مکمل کرنے والوں کی تعداد 3 لاکھ کے قریب ہے۔

اس کے علاوہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! حال ہی میں نابینا (Blind) بچّوں کے لئے الگ سے مدرسۃُ المدینہ (Blind) کی 4 برانچز قائم کی جا چکی ہیں۔

❁ **مدرسۃُ المدینہ (اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے لئے):** اس شعبے کے تحت دنیا بھر میں بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو مختلف اوقات میں قراٰنِ کریم کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مارچ 2020ء میں ان مدارس کی تعداد 26 ہزار 717 تھی، جبکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یکم اگست 2021ء کے مطابق 11961 کے اضافے کے ساتھ یہ تعداد 38 ہزار 678 ہو چکی ہے۔ اور تعلیمِ قراٰن حاصل کرنے والوں کی تعداد تقریباً 1 لاکھ 83 ہزار 4 سے بڑھ کر تقریباً 2 لاکھ 29 ہزار 888 ہو گئی ہے۔

تقابلی جائزہ کے علاوہ چند اہم شعبہ جات کی بہت ہی دل آراء کارکردگی بھی ملاحظہ فرمائیے

❁ **"دارالمدینہ انٹرنیشنل اسلامک اسکول"** کے نام سے 31 جنوری 2011ء کو ایک اور نہایت اہم شعبہ قائم ہوا، جس کا بنیادی مقصد اُمّتِ مُصْطَفٰے کی نوخیز نسلوں کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالتے ہوئے دینی و دُنیوی تعلیم سے آراستہ کرنا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مختصر سے عرصے

میں اس وقت ملک و بیرونِ ملک ہند، سری لنکا، برطانیہ(UK)اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ (USA) وغیرہ میں دارُالمدینہ کے 98 کیمپس (Campus) قائم ہوچکے ہیں، جن میں پڑھنے والے بچّوں اور بچیوں (Students) کی تعداد تقریباً 25 ہزار سے زائد ہے۔

❁ "دارُالافتاء اہلِ سنّت" دعوتِ اسلامی کا ایک بہت ہی اہم شعبہ ہے۔ یہ شعبہ پاکستان کے مختلف شہروں میں قائم 14 برانچز سے اُمّتِ مسلمہ کو درپیش شرعی مسائل کا تحریری، زبانی، مکتوبات، ای میل اور واٹس ایپ کے ذریعے شرعی مسائل کے جواب فراہم کررہا ہے۔ گزشتہ صرف ایک سال میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کم و بیش 9881 تحریری، 82 ہزار 915 زبانی، ای میلز کے ذریعے تقریباً 30 ہزار 254 اور واٹس ایپ کے ذریعے کم و بیش 14 ہزار 452 سوالات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔

❁ المدینۃُ العلمیہ (Islamic Research Center): دعوتِ اسلامی کے اس تحقیقی و تصنیفی شعبے میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تصنیف، تالیف، ترجمہ، تخریج و تحقیق اور تسہیل و حواشی جیسے اہم امور انجام پاتے ہیں۔ "المدینۃُ العلمیہ" کی جانب سے یکم اگست 2021ء تک کم و بیش 1 لاکھ 21 ہزار صفحات پر مشتمل 666 کُتب و رَسائل پر کام ہوچکا ہے۔

❁ ٹرانسلیشن ڈیپارٹمنٹ (Translation Department): اس شعبے کی جانب سے مجموعی طور پر 3972 کُتب و رَسائل، بیانات اور مختلف پمفلٹس کا انگلش، چائنیز، بنگالی، ترکی، فرنچ اور ہندی سمیت دنیا کی 38 زبانوں (Languages) میں ترجمہ کیا جاچکا ہے۔ نیز یہ کُتب و رَسائل دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر بھی اپ لوڈ (Upload) کر دیئے گئے ہیں۔

❁ آئی ٹی مجلس: دعوتِ اسلامی کی آئی ٹی مجلس بھی خدمتِ دین میں بھرپور حصہ لیتی ہے، صرف 2017ء تا 2021ء دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے تقریباً 1 کروڑ 52 لاکھ 66 ہزار 260 سے زائد لوگوں (Visitors) نے مختلف کُتب و رَسائل ڈاؤن لوڈ (Download) کئے۔

❁ مجلس خُدّامُ المساجد و المدارس و تعمیرات دعوتِ اسلامی کا ایک بہت ہی اہم شعبہ ہے، اس کے تحت ملک و بیرونِ ملک مساجد کے لئے پلاٹس کی خریداری، تعمیر اور دیگر کئی اہم کام انجام پاتے ہیں، یہ مجلس یکم اگست 2021ء تک اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 3860 سے زائد مَساجِد و مدارس تعمیر کرچکی ہے جبکہ 1480 زیرِ تعمیر ہیں اور مزید 1640 پلاٹس تعمیرات کے پروسس میں ڈالنے کی تیاری ہے۔

اسلامی بہنوں کے مختلف مدنی کاموں کی کارکردگی کی ایک جھلک

اسلامی بھائیوں کی طرح اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اسلامی بہنوں میں بھی خوب دینی کام جاری ہیں۔ "عالمی مجلسِ مشاورت" کی طرف سے ملک و بیرونِ ملک کی جون 2021ء کی کارکردگی کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیے:

1. گھر درس تقریباً 97 ہزار 468
2. روزانہ لگنے والے مدرسۃُ المدینہ بالغات کی تعداد تقریباً 8 ہزار 756 اور پڑھنے والیوں کی تعداد تقریباً 74 ہزار 335 ہے۔
3. ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات کی تعداد تقریباً 12 ہزار 306 ان میں شریک ہونے والیاں تقریباً 3 لاکھ 20 ہزار 216 ہیں۔
4. روزانہ امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس قادری صاحب کا بیان یا مدنی مذاکرہ سننے والی اسلامی بہنوں کی تعداد تقریباً 1 لاکھ 13 ہزار 708 ہے۔

اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہے

دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں

مولانا عمر فیاض عطاری مدنی*

جگر گوشۂ غزالیِ زماں علامہ سید ارشد سعید کاظمی صاحب کی عالمی مدنی مرکز کراچی تشریف آوری

دعوتِ اسلامی کی دینی، اصلاحی اور فلاحی خدمات معلوم ہونے پر خوشی و مسرت کا اظہار فرمایا

غزالیِ زماں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت علامہ پیر سید ارشد سعید کاظمی شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی 23 جون 2021ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی تشریف آوری ہوئی۔ فیضانِ مدینہ پہنچنے پر دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا حاجی عمران عطاری مدظلہ العالی، شعبہ رابطہ برائے شخصیات کے ذمہ داران اور طلبہ کی بڑی تعداد نے ان کا استقبال کیا۔ علامہ ارشد سعید کاظمی شاہ صاحب نے عالمی مدنی مرکز میں قائم دارُ الافتاء اہلِ سنّت کا وزٹ کیا جہاں شیخ الحدیث والتفسیر مفتی قاسم عطاری، مفتی محمد فضیل عطاری، استاذ الحدیث مفتی حسان عطاری مدنی، استاذ الحدیث مفتی سجاد عطاری مدنی اور ترجمانِ دعوتِ اسلامی مولانا حاجی عبدُ الحبیب عطاری نے شاہ صاحب سے ملاقات کی۔ شاہ صاحب نے جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کا دورہ بھی کیا جہاں دورۂ حدیث شریف میں طلبۂ کرام کے درمیان مختصر بیان فرمایا۔ اس کے بعد المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) میں تشریف لائے جہاں رکنِ شوریٰ مولانا حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی نے ان سے ملاقات کی جبکہ HOD مولانا آصف خان عطاری مدنی نے شاہ صاحب کو المدینۃ العلمیہ کی کتابوں کے متعلق مختصر بریفنگ دی۔ قبلہ شاہ صاحب نے مدنی چینل کا وزٹ بھی کیا۔ شاہ صاحب نے دعوتِ اسلامی کی دینی، اصلاحی اور فلاحی خدمات کے متعلق دیکھ سُن کر خوشی و مسرت کا اظہار فرمایا اور مزید ترقی کے لئے دعائیں دیں۔

دعوتِ اسلامی کے وفد کی صدرِ پاکستان سے ملاقات

وفد نے FGRF کے تحت ہونے والی فلاحی سرگرمیوں سے صدرِ پاکستان کو آگاہ کیا

کراچی (اسٹاف رپورٹر) دعوتِ اسلامی کے شعبہ رابطہ برائے شخصیات کے ذمہ دار محمد یوسف سلیم عطاری اور FGRF کے اسلامی بھائیوں نے صدرِ پاکستان ڈاکٹر عارف علوی سے گورنر ہاؤس (سندھ) میں ملاقات کی۔ وفد نے دعوتِ اسلامی کے فلاحی ڈیپارٹمنٹ FGRF کے تحت ہونے والے رفاہی کاموں سے صدرِ پاکستان کو آگاہ کیا۔ اس موقع پر یوسف سلیم عطاری نے کہا کہ گرین پاکستان کے تحت لاکھوں پودے لگائے جاچکے ہیں جن کی حفاظت کی بھی حتّی الامکان کوشش کی جا رہی ہے۔ اسپیشل پرسنز کے لئے Rehabilitation Centers قائم کئے گئے ہیں جن میں تربیت یافتہ اسٹاف خصوصی آلات کی مدد سے ان کا علاج کررہا ہے

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

جبکہ اب تک تقریباً 44ہزار سے زائد بلڈ بیگ دعوتِ اسلامی ڈونیٹ کرچکی ہے۔ صدر پاکستان نے ویلفیئر کے کاموں پر دعوتِ اسلامی کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا اور کہا کہ دعوتِ اسلامی اپنی دینی اور اصلاحی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ عوام کو بیماریوں سے بچاؤ کے بارے میں بھی آگاہی فراہم کرے۔

مرحوم رکنِ شوریٰ کے بیٹے کا نکاح

جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت نے نکاح پڑھایا

28جون 2021ء بروز پیر مغرب کی نماز کے بعد عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں مرحوم رکنِ شوریٰ حاجی زم زم عطّاری رحمۃُ اللہِ علیہ کے بیٹے مولانا جنید عطّاری مدنی کے نکاح کی تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب نکاح میں جانشین امیر اہل سنّت، نگران شوریٰ، نگرانِ پاکستان مشاورت، ترجمانِ دعوتِ اسلامی اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے دیگر اراکین سمیت اہلِ خانہ میں سے اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت الحاج مولانا عبید رضا عطّاری مدنی مدّ ظلّہُ العالی نے مولانا جنید عطّاری مدنی کا نکاح پڑھایا اور ابوالبنتین حافظ حسان عطّاری مدنی نے دعائیہ سہرا پڑھا۔ اختتام پر نگرانِ شوریٰ نے دعا کروائی۔

فیضانِ مدینہ فیصل آباد میں 12 دینی کام کورس

نگرانِ پاکستان مشاورت نے شرکائے کورس کی تربیت فرمائی

جون 2021ء میں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ فیصل آباد میں 3 دن کا 12 دینی کام کورس ہوا جس میں دعوتِ اسلامی کے شعبے "اطراف کے علاقے" کے ذمہ داران اور 12 ماہ کے مدنی قافلے کے عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ کورس میں نگران پاکستان مشاورت حاجی محمد شاہد عطّاری نے ملک کے مختلف شہروں سے آئے ہوئے عاشقانِ رسول کی تربیت کی اور 12 دینی کاموں کے متعلق راہنمائی فرمائی، شرکاء کی طرف سے پوچھے گئے سوالات کے جوابات بھی عنایت فرمائے۔ کورس کے اختتام پر ٹیسٹ بھی لیا گیا جس میں نمایاں پوزیشن لینے والے اسلامی بھائیوں کو نگران پاکستان مشاورت نے تحائف بھی دیئے۔ کورس کے شرکا کا کہنا تھا کہ یہ کورس کر کے ہمیں بہت خوشی ہوئی کہ نگرانِ پاکستان مشاورت نے خود ہماری تربیت فرمائی اور ہمیں 12 دینی کام کرنے کا انداز سکھایا۔

تاجروں کے لئے 6 دن کا تجارت کورس

دارالافتاء اہلِ سنّت کے مفتیانِ کرام نے راہنمائی کی

عاشقانِ رسول کی شرعی راہنمائی کے لئے دعوتِ اسلامی کے شعبے دارُ الافتاء اہلِ سنّت کی جانب سے ہند کے تاجر اسلامی بھائیوں کے لئے ماہِ جون میں 6 دن کا تاجر کورس ہوا جس میں دارُ الافتاء اہلِ سنّت کے مفتیانِ کرام نے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی سے بذریعہ انٹرنیٹ مختلف فقہی موضوعات پر بیانات فرمائے۔ تفصیلات کے مطابق کورس میں استاذُ الحدیث مفتی حسان عطّاری مدنی، استاذُ الحدیث مفتی سجاد عطّاری مدنی، مفتی جمیل عطّاری مدنی، مفتی ساجد عطّاری مدنی، مفتی کفیل عطّاری مدنی اور مفتی عرفان عطّاری مدنی نے شُرکائے کورس کی راہنمائی کے لئے بیانات کئے اور خرید و فروخت کی فقہی تفصیل، خرید و فروخت کے مکمل عمل اور ضروری مسائل بیان فرمائے۔

فیضان آن لائن اکیڈمی کی نئی برانچ کا افتتاح

افتتاحی تقریب میں نگرانِ شوریٰ اور ترجمان دعوتِ اسلامی کی شرکت

دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں 24 جون 2021ء بروز جمعرات ہفتہ وار اجتماع کے بعد **فیضان آن لائن اکیڈمی** بوائز کی نئی برانچ کا افتتاح کیا گیا۔ افتتاحی تقریب میں نگرانِ شوریٰ حاجی عمران عطّاری مدّ ظلّہُ العالی، ترجمانِ دعوتِ اسلامی و رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبدُالحبیب عطّاری اور مختلف شخصیات نے خصوصی شرکت کی، رکنِ شوریٰ نے شخصیات کو فیضان آن لائن اکیڈمی کا تعارف کروایا۔ واضح رہے کہ فیضان آن لائن اکیڈمی دعوتِ اسلامی کا ایک ایسا تعلیمی ادارہ ہے جہاں سے دنیا بھر میں علمِ دین کے شائقین کو قراٰنِ پاک کی تعلیم اور درسِ نظامی سمیت مختلف دینی اور معلوماتی کورس آن لائن کروائے جاتے ہیں۔ اگر آپ بھی آن لائن قراٰنِ پاک پڑھنا چاہتے ہیں یا کوئی اور کورس کرنا چاہتے ہیں تو اس لنک کا وزٹ کیجئے:

www.quranteacher.net

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ نے شوّالُ المکرم اور ذوالقعدۃ الحرام 1442ھ میں درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: ❶ یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"فیضانِ امام بُخاری"** پڑھ یا سُن لے اُسے امام بخاری کے عشقِ رسول سے حصّہ عطا فرما اور اُسے بے حساب بخش دے، اٰمین ❷ یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"اِرشاداتِ امام احمد رضا"** پڑھ یا سُن لے اُسے امام احمد رضا خان کے فیضان سے مالا مال فرما کر بلا حساب جنّتُ الفردوس میں داخلہ نصیب فرما، اٰمین ❸ یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"اپنی پریشانی ظاہر کرنا کیسا؟"** پڑھ یا سُن لے اُسے اپنی رِضا کے لئے مصیبتوں پر صبر اور بہت زیادہ اَجر عطا کر اور اُسے جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے نبی حضرت اَیُّوب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا پڑوس نصیب فرما، اٰمین ❹ یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"بادشاہ کی سڑی ہوئی لاش"** پڑھ یا سُن لے اُس کے سارے گناہ مُعاف فرما اور اُسے اپنا مقبول بندہ بنا کر بے حساب مغفرت سے نواز دے، اٰمین۔ ❺ یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"کام کے اَوراد"** پڑھ یا سُن لے اُسے گناہوں اور فُضول کاموں سے بچا اور اُس کو ذِکر و دُرود میں مشغول رہنے والی زبان عطا فرما اور اُس کی بے حساب مَغفرت کر، اٰمین ❻ یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"امام مالِک کا عشقِ رسول"** پڑھ یا سُن لے اُسے امام مالک کے صدقے عشقِ مدینہ سے مالا مال فرما، اُسے بار بار مدینۂ پاک کی باادب حاضری نصیب فرما اس کو بے حساب بخش دے۔ اٰمین ❼ یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"گھریلو جھگڑوں کا علاج"** پڑھ یا سُن لے اُس کے گھر بار اور روزگار میں برکتیں عطا فرما کر اُسے اپنی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمین ❽ یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"قُربانی کیوں کرتے ہیں؟"** پڑھ یا سُن لے اُسے ہر سال خوش دلی سے قربانی کرنے کی سعادت عطا فرما اور اُس کی قُربانی کو اُس کے لئے پُلْ صِراط کی سُواری بنا۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رِسالہ	پڑھنے / سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کل تعداد
فیضانِ امام بُخاری	21لاکھ49ہزار504	8لاکھ3ہزار497	29لاکھ53ہزار1
اِرشاداتِ امام احمد رضا	20لاکھ76ہزار574	7لاکھ72ہزار959	28لاکھ49ہزار533
اپنی پریشانی ظاہر کرنا کیسا؟	22لاکھ55ہزار937	7لاکھ13ہزار87	29لاکھ69ہزار24
بادشاہ کی سڑی ہوئی لاش	20لاکھ5ہزار337	7لاکھ57ہزار562	27لاکھ62ہزار899
کام کے اَوراد	18لاکھ36ہزار127	7لاکھ96ہزار884	26لاکھ33ہزار11
امام مالِک کا عشقِ رسول	21لاکھ6ہزار864	8لاکھ29ہزار948	29لاکھ36ہزار812
گھریلو جھگڑوں کا علاج	22لاکھ24ہزار549	7لاکھ46ہزار113	29لاکھ70ہزار662
قربانی کیوں کرتے ہیں؟	21لاکھ31ہزار150	8لاکھ71ہزار349	30لاکھ2ہزار499

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

صبر و شکر

مولانا محمد جاوید عطاری مدنی*

اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ

یعنی (دنیاوی اعتبار سے) اپنے سے کم مرتبہ لوگوں کو دیکھو۔

(مسلم، ص1211، حدیث:7430)

پیارے بچّو! دنیا میں ہر طرح کے لوگ پائے جاتے ہیں، بیمار اور تندرست، خوش حال اور تنگ دست، امیر اور غریب، یہ سب اللہ پاک کی تقسیم کاری ہے جس کو جیسے چاہے رکھے۔

ایک مرتبہ اللہ کے نیک بندے شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہننے کے لئے جوتے نہ تھے تو تھوڑا غم زدہ ہوگئے۔ اللہ پاک کی قدرت کہ اسی وقت ان کی نظر ایسے شخص پر پڑی جس کے دونوں پاؤں ہی نہ تھے۔ یہ دیکھ کر انہوں نے اللہ پاک کا شکر ادا کیا اور جوتے نہ ہونے پر صبر کیا۔ (حرص، ص178 ماخوذاً)

اچھے بچّو! کسی کے پاس اچھے کپڑے، پسندیدہ کھلونے یا کوئی کھانے پینے کی چیز دیکھ کر مایوس ہونے کے بجائے ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ایسے بچے بھی ہیں جن کے پاس کھانے کے لئے پیسے نہیں ہیں، پہننے کے لئے کپڑے نہیں ہیں، ہمارے ابو نے جو ہمیں لے کر دیا ہے اس پر اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہئے، آپ کو پتا ہے کہ شکر کرنے سے ہمارا رب خوش ہوتا اور مزید نعمتیں بھی عطا فرماتا ہے۔

اللہ پاک ہم سب کو صبر و شکر کے ساتھ زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بچّوں کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کی نصیحت

جوتے کیسے پہنیں؟

مولانا اویس یامین عطاری مدنی*

اچھے بچّو! امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس قادری صاحب فرماتے ہیں:

1. جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔
2. پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ (رسالہ: 101 مدنی پھول، ص20)

پیارے بچّو! پتا چلا کہ جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لینے چاہئیں تاکہ ان میں کوئی نقصان پہنچانے والا کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے ورنہ تکلیف پہنچ سکتی ہے اور یہ بھی پتا چلا کہ جب بھی جوتے یا چپل پہنیں تو پہلے سیدھے پاؤں والی چپل یا جوتا پہنئے اور اتارتے وقت پہلے اُلٹے پاؤں والی چپل یا جوتا اُتاریئے۔ اللہ پاک کے آخری نبی مکی مدنی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے ابتدا کرنی چاہئے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے ابتدا کرنی چاہئے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخری رہے۔ (بخاری، 4/65، حدیث:5855) بعض بچے جلدی جلدی میں ان باتوں کا خیال نہیں رکھتے، ایسا نہیں کرنا چاہئے بلکہ جوتے پہننے کے آداب پر عمل کرنا چاہئے۔ (مزید آداب جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "101 مدنی پھول" پڑھئے)

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

چاند گرہن

مولانا محمد ارشد اسلم عطاری مدنی*

اس بار بھی سب بچے ڈنر کرنے کے بعد داداجان کے کمرے میں چلے گئے۔ خُبیب نے کہا: داداجان! میں نے سنا ہے کہ آج رات چاند گرہن ہو گا۔

صُہیب نے کہا: داداجان! یہ چاند گرہن کیوں ہوتا ہے؟

داداجان نے کہا: سورج اور چاند گرہن اللہ پاک کی طرف سے ہوتا ہے، جب بھی ایسا ہو تو ہمیں توبہ کرنی چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی ایسے موقع پر اِستغفار کیا کرتے تھے۔ یہ تفریح یا انجوائے کا موقع نہیں ہے۔

خُبیب نے کہا: داداجان! ہمیں چاند سے متعلق کچھ بتایئے۔

چائے تھوڑی ٹھنڈی ہو چکی تھی، داداجان نے جلدی سے چائے پی اور کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔

داداجان نے کہا: اسلامی تاریخ چاند سے تبدیل ہوتی ہے اور چاند ہی سے مہینے اور سال بدلتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہماری کچھ عبادتوں کا تعلق بھی چاند سے ہی ہے۔ جیسے: رَمضان کے روزے، عید اور بَقرعید، قربانی و حج وغیرہ۔

صُہیب فوراً بولا: ہاں! اب میں سمجھ گیا کہ سب لوگ رمضان اور عید کا چاند شوق سے کیوں دیکھتے ہیں۔ داداجان نے کہا: ہاں بھئی! تم ٹھیک بول رہے ہو۔

خبیب نے کہا: داداجان! کیا ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا چاند سے متعلق کوئی معجزہ ہے؟ بالکل ہے بیٹا! صہیب نے خوشی سے بے قابو ہوتے ہوئے کہا: داداجان! بس! جلدی سے واقعہ سنایئے۔

داداجان نے تھوڑا سا سوچنے کے بعد کہا: اچھا! تو پھر سنو:

جب ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے لوگوں کو دین کی دعوت دی تو آہستہ آہستہ لوگ مسلمان ہونے لگ گئے، جس کی وجہ سے کافر بہت پریشان ہو گئے۔ کافروں نے ایک چال چلی کہ کس طرح لوگوں کو آپ سے دُور رکھا جائے اس کے لئے انہوں نے آپ پر طرح طرح کے الزام لگائے جیسے: کوئی آپ کو جادوگر کہتا تو کوئی کاہن کہتا۔

ایک رات کچھ کافر ہمارے نبی کے پاس آئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: ہمیں کوئی معجزہ دِکھاؤ۔ آپ نے کہا: تم کونسا معجزہ دیکھنا چاہتے ہو؟ اس نے سوچا کہ آج ایسا معجزہ بولوں جو

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ بچوں کی دنیا (چلڈرن لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

بہت ہی مشکل ہو۔ پھر بولا: آپ ہمیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائیے۔

دادا جان نے بچّوں کی طرف دیکھا تو وہ حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ خبیب نے کہا: ”دادا جان کیا چاند دو ٹکڑے ہو سکتا ہے؟“ ہمارے پیارے نبی چاہیں تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ دادا جان نے کہا: آگے تو سنو پھر کیا ہوا:

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جیسے ہی چاند کو اشارہ کیا تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ دادا جان نے کہا: آسمان پر اب ایک نہیں دو چاند نظر آرہے تھے، آدھے آدھے دو چاند۔ صہیب نے کہا: پھر آگے کیا ہوا دادا جان؟

کافروں نے کہا: اب چاند کو دوبارہ جوڑ دو۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے چاند کو پھر اشارہ کیا تو وہ بالکل پہلے جیسا ہو گیا۔ ان کافروں میں سے ایک تو فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

(روح البیان، 9/263)

دادا جان ایک لمحے کی خاموشی کے بعد کہنے لگے: بچّو! ایک اور دلچسپ واقعہ سناؤں؟ سب نے ایک ساتھ کہا: جی دادا جان! آج تو ہمیں بہت مزہ آرہا ہے۔

دادا جان نے کہا: یہ واقعہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بچپن کا ہے، مطلب جب آپ جھولے میں سوتے ہوں گے، اس میں کھیلتے ہوں گے تب کی بات۔

آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسولَ اللہ! میں آپ کو جھولے میں چاند سے باتیں کرتے ہوئے دیکھتا تھا۔ آپ انگلی سے چاند کو جس طرف اشارہ کرتے چاند اس طرف جھک جاتا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میں چاند سے اور وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا۔ وہ مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور جب چاند سجدہ کرتا تو میں اس کی تسبیح کی آواز سنا کرتا تھا۔

(خصائص الکبریٰ، 1/91)

دادا جان نے بچّوں سے کہا: شاید! چاند کو گرہن لگ گیا ہو گا آؤ! ہم نماز پڑھتے ہیں اور توبہ بھی کرتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

مولانا ابو محمد عطاری مدنی*

سوال: قومِ ثمود کی طرف کس نبی کو بھیجا گیا تھا؟

جواب: حضرت سیّدُنا صالح علیہ السّلام۔ (پ19، النمل: 45)

سوال: مسجدِ نبوی کی پہلی تعمیر کے وقت کتنے دروازے بنائے گئے تھے؟

جواب: تین دروازے۔ (طبقات ابن سعد، 1/185)

سوال: وہ کون سے نبی تھے جن کا ہاتھ معجزے کے طور پر چمکنے لگتا تھا؟

جواب: حضرت سیّدُنا موسیٰ علیہ السّلام۔ (پ16، طٰہٰ: 22)

سوال: دوزخ کے کتنے دروازے ہیں؟

جواب: سات۔ (پ14، الحجر: 44)

سوال: اللہ کریم نے آسمانوں کو کس چیز سے بنایا؟

جواب: دھوئیں سے۔ (پ24، حٰمٓ السجدۃ: 11)

سوال: اللہ پاک نے زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے کتنے دن میں بنائے؟

جواب: چھ دن میں۔ (پ19، الفرقان: 59)

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچّوں کی دنیا (چلڈرن لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی
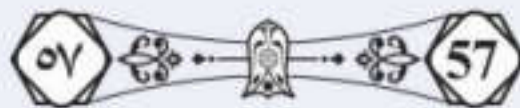
ضرورت مندوں کی مدد

مولانا حیدر علی مدنی*

ننھے میاں آج بہت خوش تھے کہ ان کی سائیکل آنے والی ہے۔ دراصل کچھ مہینے پہلے مارکیٹ سے گزرتے وقت ننھے میاں کو ایک پیاری سی سائیکل نظر آئی تھی، جب انہوں نے ابو جان سے خریدنے کا کہا تو وہ بولے: بیٹا ابھی تو پیسے نہیں ہیں، ایسا کرتے ہیں میں ہر مہینے کی تنخواہ سے کچھ پیسے الگ رکھ لیا کروں گا یوں تین ماہ میں آپ کی سائیکل آجائے گی۔ اور رات کھانا کھاتے ہوئے ابو جان نے بتایا تھا کہ آج تنخواہ مل جائے گی تو پیسے پورے ہو جائیں گے۔

ننھے میاں سائیکل کے خیالوں میں گم تھے جب امّی جان نے آواز دی اور کہا: یہ نیاز کا زردہ سامنے والوں کے گھر دے آؤ!

ننھے میاں: امّی جان! محرّم کا مہینا تو گزر گیا ہے پھر نیاز کس کی؟

بیٹا! یہ نیاز تو ہم نے اعلیٰ حضرت کے ایصالِ ثواب کے لئے دلوائی ہے جو اسی ماہ یعنی صفر کی 25 تاریخ کو فوت ہوئے تھے، اب جلدی سے زردہ دے آؤ ورنہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔

مغرب کے بعد ابو جان گھر آئے لیکن خالی ہاتھ۔ کھانا کھانے بیٹھے تو ننھے میاں بولے: ابو جان آج تو آپ نے سائیکل لانی تھی۔

ابو جان: جی بیٹا! مجھے یاد تھا لیکن آفس میں ضروری کام آگیا تھا، آپ بس کچھ مہینے اور صبر کرلیں پھر میں اپنے بیٹے کو اچھی سی سائیکل دلواؤں گا۔

ننھے میاں سے تو کل تک صبر نہیں ہو رہا تھا، مزید کچھ ماہ کا سُن کر تو چہرے کا رنگ ایسے بدلنے لگا جیسے بس ابھی رونے لگ جائیں گے۔

دادی جان: لیکن بیٹا! تم نے تو کہا تھا اس مہینے آجائے گی۔

ابو جان: دراصل پیسے تو اکٹھے ہو گئے تھے امّی جان! لیکن آج صبح ڈیوٹی پر آتے ہوئے ہمارے آفس سوپر کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا، عصر کے بعد ہم سب کولیگز (Colleagues) اسی کی عیادت کے لئے گئے تھے اس بیچارے کی تو ٹانگ کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا ہے ڈاکٹروں نے بیڈ ریسٹ کا کہا ہے۔

اللہ پاک اسے جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے، دادی جان کی دعا پر امّی اور ابو جان دونوں نے اٰمین کہا۔

اوپر سے بائیک کا نقصان الگ، گھر میں کوئی بھی کمانے والا نہیں ہے۔ تبھی ہم سب نے مل کر اپنی اپنی سیونگز اسے دے دی ہے تاکہ علاج بھی اچھے طریقے سے ہو جائے اور گھر کے ضروری اخراجات بھی چلتے رہیں۔

اتنا سننا تھا کہ ننھے میاں منہ بسور کر بیٹھ گئے۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ

دادی اماں نے دیکھا تو زردے کی پلیٹ ہاتھ میں لئے ننھے میاں کے قریب ہوئیں اور پیار کرتے ہوئے کہا: ننھے میاں اب اعلیٰ حضرت کی نیاز کے ساتھ بھی ناراض ہو گیا؟

ننھے میاں منہ بسورتے ہوئے دادی اماں کے ہاتھ سے پلیٹ پکڑنے لگے تو وہ بولیں: نہیں! آج میں اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھوں سے کھلاؤں گی۔

چھوٹے چھوٹے لقمے کھلاتے ہوئے دادی اماں نے پوچھا: آپ کو پتا ہے اعلیٰ حضرت کون تھے؟ ننھے میاں: جی وہی! جنہوں نے ایک ماہ میں قراٰنِ پاک حفظ کر لیا تھا، بہت بڑے عاشقِ رسول تھے۔

دادی نے ننھے میاں کو سمجھاتے ہوئے کہا: شاباش بیٹا، تو آپ میری بتائی ہوئی باتیں یاد رکھتے ہو، آج میں آپ کو ان کی ایک اور بات بتاتی ہوں، اعلیٰ حضرت اللہ پاک کے ضرورت مند اور غریب بندوں کا بھی بہت خیال رکھتے تھے، ایک بار رات میں حویلی کے پھاٹک تک آئے تو سردی کے موسم میں ملازم کو ویسے ہی بیٹھے دیکھ کر حیران ہوئے اور پوچھا: کوئی رضائی وغیرہ نہیں ہے تمہارے پاس کیا؟ وہ بے چارہ چُپ ہو گیا۔ آپ اندر گئے اور اپنی رضائی لا کر اس ملازم کو دے دی۔

ننھے میاں: واہ، لیکن اپنی رضائی کیوں دے دی؟

دادی نے زردہ کا ایک لقمہ ننھے میاں کے منہ میں ڈالتے ہوئے کہا: ہاں جی! تبھی تو وہ اعلیٰ حضرت تھے، اللہ پاک کے نیک بندے غریبوں کی مدد کرتے ہیں اور اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے اپنی ضرورت کی چیزیں ضرورت مندوں کو دے دیتے ہیں۔ تو ننھے میاں بزرگوں کی نیاز کھانے کے ساتھ ان کی سیرت بھی اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

دادی! اب مجھے کوئی غم نہیں، سائیکل کا کیا ہے وہ تو بعد میں بھی آسکتی ہے۔ یہ کہہ کر ننھے میاں نے اپنے ننھے منّے ہاتھ سے زردہ کا ایک لقمہ دادی کے منہ میں ڈال دیا تو دادی نے ننھے میاں کو اپنے سینے سے لگایا۔

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کے آخری نبی ہیں، ہمارے سچے نبی نے خود بتایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور میں آخری نبی ہوں۔ دنیا کے سارے مسلمان آپ کو آخری نبی جانتے اور مانتے ہیں اور جو حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کسی اور کو نبی مانتا ہے تو وہ مسلمان نہیں ہے۔ مسلمان اس عقیدے کو **"عقیدۂ ختمِ نبوت"** کہتے ہیں۔ ہمیں ایسے لوگوں سے دور رہنا چاہئے جو ہمارے پیارے نبی کو آخری نبی نہیں مانتے۔

آپ نے اوپر سے نیچے اور سیدھی سے الٹی طرف حروف ملا کر نام تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظ "اللہ پاک" تلاش کیا گیا ہے۔

آ	ق	ے	ت	ر	ع	و	ق	ئ
خ	ک	ا	پ	ہ	ل	ل	ا	ی
ر	ا	ت	خ	م	گ	ھ	ج	ہ
ی	ا	س	د	ح	ف	ا	ۃ	پ
ن	ز	ن	ا	م	ل	س	م	ل
ب	ش	ب	ہ	د	ی	ق	ع	ک
ی	چ	ت	و	ب	ن	م	ت	خ

یہ نام تلاش کیجئے: 1 محمد 2 آخری نبی 3 عقیدہ 4 ختم نبوت 5 مسلمان۔

مدرسۃُ المدینہ احمد رضا مسجد (بلدیہ ٹاؤن، کراچی)

تعلیمِ قراٰن کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کا **"مدرسۃُ المدینہ احمد رضا مسجد"** بھی ہے جس کی تعمیر کا آغاز 1993ء میں ہوا، اللہ پاک کے فضل و کرم سے اسی سال باقاعدہ تعلیم کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا، خوش قسمتی کی بات یہ ہے کہ اس مدرسۃُ المدینہ کا افتتاح امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے اپنے بابرکت ہاتھوں سے کیا۔

اس مدرسۃُ المدینہ میں ناظرہ کی 9 جبکہ حفظ کی 3 کلاسز ہیں۔ اب تک (یعنی 2021ء تک) اس مدرسۃُ المدینہ سے کم و بیش 481 طَلَبہ کرام قراٰنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت پاچکے ہیں جبکہ 1250 بچّے ناظرہ قراٰنِ کریم مکمّل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اس مدرسۃُ المدینہ سے فراغت پانے والوں میں سے تقریباً 140 طلبہ نے درسِ نظامی (عالم کورس) میں داخلہ لیا، اور 21 طلبہ کورس مکمل کرنے کے بعد دینی کام میں مصروفِ عمل ہیں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات بشمول **"مدرسۃُ المدینہ احمد رضا مسجد"** کو ترقّی و عُروج عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جملے تلاش کیجئے!: پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچّوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

① اسلامی تاریخ چاند سے تبدیل ہوتی ہے۔ ② شکر کرنے سے ہمارا رب خوش ہوتا ہے۔ ③ جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لینے چاہئیں ④ اللہ پاک کے نیک بندے ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہیں۔ ⑤ جو حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کسی اور کو نبی مانتا ہے تو وہ مسلمان نہیں۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ ایک سے زائد درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں۔)

جواب دیجئے (ستمبر 2021ء)

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: وہ کون سے نبی تھے جن کا ہاتھ معجزے کے طور پر چمکنے لگتا تھا۔

سوال 02: راہِ خدا میں شہید ہونے والی پہلی خاتون کا نام بتائیے؟

› جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے › کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے › یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ +923012619734 کیجئے › جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں۔)

مَدَنی ستارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ میں بچّوں کی تعلیمی کارکردگی کے ساتھ ساتھ ان کی اَخلاقی تربیت پر بھی خاصی توجّہ دی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ مدارسُ المدینہ کے ہونہار بچّے اچّھے اَخلاق سے مُزَیّن ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی غیر معمولی کارنامے سرانجام دیتے رہتے ہیں، **”مدرسۃُ المدینہ احمد رضا مسجد“** میں بھی کئی ہونہار مَدَنی ستارے جگمگاتے ہیں، جن میں سے 11 سالہ محمد دانش بن محمد ارشد عطّاری کے تعلیمی و اخلاقی کارنامے ذیل میں دیئے گئے ہیں، ملاحظہ فرمایئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! 1 ماہ 15 دن میں ناظرہ قراٰن مکمل کیا جبکہ 11 ماہ میں قراٰنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت پائی۔ روزانہ 2 پاروں کی دہرائی بھی ان کے معمول کا حصہ ہے۔ علمِ دین کے حصول کے لئے 8 ماہ سے دینی درس دینے کے ساتھ ساتھ امیرِ اہلِ سنّت اور المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کی 15 سے زائد کتب و رسائل کا مطالعہ کرچکے ہیں اور درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کے لئے بھی پُرعزم ہیں۔

محمد دانش کے استاذِ محترم نے ان کے بارے میں نیک خیالات کا اظہار کیا اور اپنی دعاؤں سے بھی نوازا۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 ستمبر 2021ء)

نام مع ولدیت:................ عمر:...... مکمل پتا:................

موبائل / واٹس ایپ نمبر:................ (1) مضمون کا نام:................ صفحہ نمبر:......

(2) مضمون کا نام:................ صفحہ نمبر:...... (3) مضمون کا نام:................ صفحہ نمبر:......

(4) مضمون کا نام:................ صفحہ نمبر:...... (5) مضمون کا نام:................ صفحہ نمبر:......

نوٹ: ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان نومبر 2021ء کے ”ماہنامہ فیضان مدینہ“ میں کیا جائے گا۔

جواب یہاں لکھئے (ستمبر 2021ء)

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 ستمبر 2021ء)

جواب: 1................ جواب: 2................

نام................ ولدیت................ موبائل / واٹس ایپ نمبر................

مکمل پتا................

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان نومبر 2021ء کے ”ماہنامہ فیضان مدینہ“ میں کیا جائے گا۔

ہاتھی سب کا ساتھی

مولانا ابو معاویہ عطاری مدنی*

میرا موٹا دوست، ڈبلا کیوں ہوتا جا رہا ہے، کوئی پریشانی ہے؟ چھوٹے بندر نے درخت سے اُترتے ہوئے کہا۔

ہاں دوست! پریشان ہوں، سمجھ نہیں آرہا کیا کروں؟ موٹے ہاتھی نے امرود کے درخت کے نیچے بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

چھوٹا بندر: مجھے بتاؤ! کیا مسئلہ ہے، میں اس کا حل نکالوں گا آخر تمہارا دوست ہوں، تمہارا پریشان بیٹھنا مجھے گوارہ نہیں۔

موٹا ہاتھی: دوست! میں چاہتا ہوں کہ اپنی طاقت کو کسی استعمال میں لاؤں، اپنا وقت ایسے کاموں میں خرچ کروں کہ جس سے دوسروں کو آرام پہنچے، ان کی تکلیفیں کم ہوں، مشکلیں حل ہوں، لیکن سمجھ نہیں آرہا یہ سب کیسے کروں اور کون سا کام کروں؟

چھوٹا بندر: شاندار میرے دوست شاندار! بہت اچھا سوچا ہے تم نے، دوسروں کی مدد کرنا اور ان کے کام آنا عمدہ کام ہے۔ میرے پاس اس مسئلہ کا حل تو نہیں ہے لیکن! حکیم کبوتر کے پاس ضرور اس کا حل ہوگا، کہو تو! اس کے پاس لے چلوں۔

موٹا ہاتھی: ضرور کیوں نہیں، چلو ابھی چلتے ہیں۔ اس کے بعد دونوں نے حکیم کبوتر کے گھر کی طرف چلنا شروع کر دیا۔

کچھ دیر بعد یہ دونوں حکیم کبوتر کے پاس تھے، حال و احوال کے بعد چھوٹے بندر نے کہا: جناب! یہ میرا دوست پریشان ہے اور اس کی پریشانی دیکھ کر میں بھی پریشان ہو گیا ہوں، بڑی امید کے ساتھ آپ کے پاس آئے ہیں، پھر چھوٹے بندر نے حکیم کبوتر کو ساری بات بتادی۔

حکیم نے تسلی دیتے ہوئے کہا: پریشان نہ ہو، میرے پاس اس کا حل ہے۔ جیسا کہ آپ کو بھی پتا ہے کہ جنگل میں ہر طرح کے جانور رہتے ہیں، کمزور طاقتور، چھوٹے بڑے، دُبلے پتلے موٹے، کسی کو کھانے کی ضرورت تو کسی کو پانی کی، کسی کو اوپر چڑھنا ہے تو کسی نے نیچے اترنا ہے، مطلب کہ تم ان سب کے کام آسکتے ہو، بس تمہیں یہ کرنا ہوگا کہ جنگل کے درمیان والی جگہ میں اپنا گھر بناؤ اور اس کے باہر اس طرح کی تختی لگالو:

"ہر وقت مدد کے لئے تیار!! موٹا ہاتھی سب کا ساتھی"

جس کو ضرورت ہوگی وہ آپ کے پاس آجائے گا اور آپ اس کی مدد کر دینا، اس طرح دوسروں کا کام بھی ہو جائے گا اور آپ کی خواہش بھی پوری ہو جائے گی۔

بہت خوب، یہ بہترین طریقہ ہے، دونوں دوستوں نے حکیم کبوتر کا شکریہ ادا کیا اور وہاں سے تختی لے کر بتائی ہوئی لوکیشن کی طرف روانہ ہوگئے۔

پیارے بچّو! فلاحی کام کرنا، اللہ پاک کی مخلوق کی خدمت کرنا، ان کی پریشانی کے حل کے لئے خود کو مصروف رکھنا بہت اچھا کام ہے، ہمیں اس میں ضرور حصہ لینا چاہئے لیکن مخلوق کی خدمت کی وجہ سے خالق کی بندگی کو نہیں بھولنا چاہئے، اس کے احکام پر عمل کرنا چاہئے اور اس کی باتوں کو ماننا چاہئے۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچوں کی دنیا (کڈز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

روحِ اعمال

اُمِّ میلاد عطاریہ*

ہر مسلمان کی سب سے اہم اور عزیز ترین چیز اس کا ایمان ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ شیطان کی بھرپور کوشش مسلمان کو اس کے ایمان سے محروم کرنا ہوتی ہے۔ دین میں ایمان کی اہمیت اسی بات سے جان لیجئے کہ قراٰنِ کریم میں اللہ پاک نے کئی مقامات پر "اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ" فرما کر اعمال سے پہلے ایمان کا ذکر فرمایا ہے جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ایمان و عقیدے کی پختگی اور درستی کے بغیر نیکیوں اور عبادات کا کوئی فائدہ نہیں، کیونکہ عقیدے ہی پر تمام مذہبی اعمال اور روحانی احوال کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ یوں سمجھئے کہ جس طرح کوئی عمارت کمزور بنیادوں پر قائم نہیں رہ سکتی، اسی طرح اعمال و عبادات کی عمارت کی مضبوطی کے لئے عقیدے کی بنیادوں کا پختہ ہونا نہایت ضروری ہے۔

یاد رکھئے! ایمان کا ایک لغوی معنیٰ تصدیق کرنا یعنی سچا ماننا ہے۔ (تفسیر قرطبی، البقرۃ، تحت الآیۃ:3، 1/174) اور ایک معنیٰ اَمن دینا ہے۔ چُونکہ مؤمن اچھے عقیدے اِختیار کرکے اپنے آپ کو ہمیشہ والے عذاب سے اَمن دے دیتا ہے اس لئے اچھے عقیدوں کے اختیار کرنے کو ایمان کہتے ہیں۔ (تفسیر نعیمی، البقرۃ، تحت الآیۃ:3، 1/98) اور اصطلاحِ شرع میں ایمان سے مراد سچّے دل سے اُن سب باتوں کی تصدیق کرنا ہے جو ضَروریاتِ دین سے ہیں۔ (بہار شریعت، 1/172 بتغیر) جبکہ ضَروریاتِ دِین سے مراد اسلام کے وہ اَحکام ہیں جن کو ہر خاص و عام جانتے ہوں، جیسے اللہ پاک کا ایک ہونا، اَنبیائے کرام علیہم السّلام کی نبوت، نماز، روزے، حج، جنت، دوزخ، قیامت میں اُٹھایا جانا، حساب و کتاب لینا وغیرہ، مثلاً یہ عقیدہ رکھنا (بھی ضروریاتِ دین میں سے ہے) کہ حُضُورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم خاتَمُ النَّبِیّٖن ہیں، حُضُور کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا۔ ضروریاتِ دین کا منکر بلکہ ان میں ادنیٰ شک کرنے والا بالیقین کافر ہوتا ہے ایسا کہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ (فتاویٰ رضویہ، 29/413 ملخصاً)

پیاری اسلامی بہنو! غور فرمایئے! کیا ہمیں اپنے عقائد معلوم ہیں؟ یا پھر ہم نے کبھی انہیں سیکھنے کی کوشش کی؟ یا کم از کم یہ جاننے کی کوشش کی کہ وہ کون سی باتیں ہیں جو عقیدے کی خرابی کا باعث بن کر ہمیں دائرۂ اسلام سے خارج کرسکتی ہیں؟ یاد رکھئے! جہالت و نادانی کے باعث کئی خواتین کی زبان سے کفریہ کلمات تک سننے کو ملتے ہیں، توجہ دلائی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسا وہ اپنی بڑی بوڑھی عورتوں سے سنتی آئی ہیں۔ لہٰذا اپنے بڑوں کی ایسی خلافِ شریعت باتوں سے بچنا اور اپنے بچّوں کو بچانا ضروری ہے۔ چنانچہ ضروری و بنیادی عقائد سے خود بھی آگاہ رہیں اور اپنے بچّوں کے سامنے بھی ان کا تذکرہ کرتی رہیں کہ ہمیں پیدا کرنے والا اللہ ہے، ہم سب اس کے بندے ہیں، ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ کے آخری نبی ہیں، ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، پیارے نبی کے تمام صحابی جنّتی ہیں۔ اسی طرح جنّت اور دوزخ کا ذکر کریں اور آخرت کی زندگی کے متعلق بھی انہیں بچپن سے ہی بتاتی رہیں کہ بچپن کی سکھائی ہوئی بات آخری عمر تک ذہن میں پختہ رہتی ہے نیز معمولاتِ اہلِ سنّت پر عمل کریں اور کروائیں، ہوسکے تو ہر ماہ گھر میں بارہویں، گیارہویں کا اہتمام کریں، بزرگانِ دین کے اعراس پر نیاز کا اہتمام کرنے کے علاوہ ان کا کچھ نہ کچھ ذکرِ خیر بھی کریں، اس سے بچّوں کے دِلوں میں بزرگانِ دین کی عقیدت و محبت پیدا ہوگی اور دنیا و آخرت کی برکتیں بھی ملیں گی۔ اللہ پاک ہمیں احسن انداز میں دین کے عقائد و اعمال کا علم سیکھنے اور بچّوں کی اسلامی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور کفریہ کلمات بولنے سننے سے ہمیشہ محفوظ فرمائے نیز ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* نگران عالمی مجلس مشاورت
(دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

حضرت سُمَیّہ بنتِ خُبّاط رضی اللہ عنہا

مولانا محمد بلال سعید عطاری مدنی*

حضرت سُمَیّہ بنتِ خُبّاط رضی اللہ عنہا کا شمار ان عظیمُ الشان ہستیوں میں ہوتا ہے جنہوں نے ابتدائی دور میں ہی اسلام قبول کرکے کفر و شرک کے اندھیرے سے ایسی دوری اختیار کی کہ پھر کوئی قوت اور طاقت آپ کو واپس نہ کھینچ سکی۔

تعارف: آپ ابو حذیفہ بن مُغیرہ مخزومی کی کنیز تھیں، اس نے خود آپ کا نکاح اپنے حلیف حضرت یاسر بن عامر رضی اللہ عنہ سے کیا اور جب ان کے ہاں حضرت عمّار رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو آپ کو آزاد کردیا، حضرت عمّار اور ان کے والدین کا شمار بھی جلد اسلام قبول کرنے والوں میں ہوتا ہے۔[1] **اسلام کی خاطر تکالیف پر صبر:** حضرت سمیّہ بنتِ خبّاط رضی اللہ عنہا اور آپ کے شوہر چونکہ ان سات لوگوں میں سے تھے جنہوں نے سب سے پہلے اپنا مسلمان ہونا ظاہر کیا تو کُفّارِ مکہ نے آپ اور آپ کے گھرانے پر ظلم و ستم کی حد کردی۔ مثلاً وہ ان سب کو لوہے کی زِرَہ پہنا کر تپتی ریت پر دھوپ میں کھڑا کردیتے، لیکن ایسی صورتِ حال میں بھی آپ نے صبر و استقلال سے کام لیا، ناشکری کا کوئی بھی کلمہ ادا نہ کیا، ایک مرتبہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس طرف سے گزر رہے تھے تو انہیں تپتے صحرا میں ایذائیں پاتا دیکھ کر ارشاد فرمایا: صَبْرًا اٰلَ یَاسِرٍ مَوْعِدُکُمُ الْجَنَّۃُ یعنی اے آلِ یاسر! صبر کا دامن تھامے رہنا، تمہارے لئے جنّت کا وعدہ ہے۔[2] **اسلام کی شہیدۂ اول:** آپ وہ پہلی خاتون ہیں جن کا خون راہِ خُدا میں سب سے پہلی بار بہایا گیا، وہ اس طرح کہ ابوجہل نے آپ کو نیزہ مارا جس سے آپ شہید ہوگئیں۔[3] **آلِ یاسر کے لئے خوش خبری:** جب حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو شہید کیا گیا تو آپ کے بیٹے حضرت عمّار بن یاسر رضی اللہ عنہما سخت صدمے کی حالت میں آقائے کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مشرکین نے ظلم کی انتہا کردی، حضور نے انہیں صبر کی تلقین کی اور ان کیلئے ان الفاظ میں دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ لَا تُعَذِّبْ اَحَدًا مِنْ اٰلِ یَاسِرٍ بِالنَّارِ یعنی اے اللہ! آلِ یاسر کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ فرما۔[4] جب جنگِ بدر میں ابوجہل مارا گیا تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت عمّار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو بلا کر مبارک باد دی اور ارشاد فرمایا: قَدْ قَتَلَ اللّٰہُ قَاتِلَ اُمِّکَ یعنی اللہ پاک نے تیری والدہ کے قاتل سے بدلہ لے لیا۔[5]

ذرا غور کیجئے کہ جاہ و جلال والے عظیم سردارانِ قریش کے سامنے ایک بوڑھی اور نادار غلامانہ زندگی بسر کرنے والی حضرت سمیّہ بنتِ خبّاط رضی اللہ عنہا کیسے خم ٹھونک کر کھڑی رہیں اور روُسائے قریش کے ظلم و ستم سے بھی نہ ڈگمگائیں، بلکہ راہِ خدا میں جان کا نذرانہ تک پیش کردیا، اس سے ان اسلامی بہنوں کو درس حاصل کرنا چاہئے جو طرح طرح کی سہولتیں اور آسانیاں ہونے کے باوجود دین سے دور ہیں اور اللہ کریم کی نافرمانیوں میں لگی ہوئی ہیں، ان میں نہ فرائض و واجبات کا علم سیکھنے کا جذبہ ہے نہ سنّتوں پر عمل کا شوق۔

اللہ کریم ہمارے حال پر رحم فرمائے اور صحابیات کے نقشِ قدم پر چلنے اور دین پر عمل پیرا ہونے کی سعادت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 8/190 (2) اسد الغابۃ، 7/167 ملخصاً (3) الاستیعاب، 4/419 ملخصاً (4) الاستیعاب، 4/419 ملخصاً (5) طبقات ابن سعد، 8/208۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ فیضانِ صحابیات وصالحات المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

عورت کا عدت میں پردے کا اہتمام کتنا ضروری؟

مفتی فضیل رضا عطاری*

سوال: کیا فرماتے ہیں عُلمائے کرام اس بارے میں کہ اگر کسی عورت کے شوہر کا انتقال ہو جائے تو اسے اپنی عدت کے دوران کن لوگوں سے پردہ کرنا ضروری ہے اور کن سے نہیں؟ نیز اس دوران بھتیجوں بھانجوں یعنی سگے بھائی اور بہنوں کے بچّوں سے بھی پردہ کرنا لازم ہے یا نہیں؟ اسی طرح داماد سے پردہ ہے یا نہیں؟ بعض لوگ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ عدتِ وفات میں آسمان سے بھی پردہ ہے، کیا یہ درست ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بعض لوگ بربنائے جہالت یہ سمجھتے ہیں کہ عدت میں پردہ کے کوئی خصوصی احکام ہوتے ہیں، وہ سخت غلطی پر ہیں۔ دراصل شریعت میں عورت کے لئے جن مَردوں سے پردہ کرنے کا حکم ہے ان سے ہر حال میں پردہ کرنا ہے۔ عورت عدت میں ہو یا نہ ہو۔ اور جن مَردوں سے پردہ کا حکم نہیں ہے ان سے عدت میں بھی پردہ نہیں۔ یعنی عدت سے پردے کے سابقہ احکامات بدلتے نہیں ہیں بلکہ وہی رہتے ہیں۔

کن سے پردہ کرنا ہے اور کن سے نہیں اس حوالہ سے شرعی اصول یہ ہے کہ:

1. غیر مَحرم یعنی اجنبی مرد، مثلاً دیور، جیٹھ، چچازاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد، ماموں زاد، بہنوئی وغیرہ سے پردہ ہر حال میں واجب ہے چاہے عورت عدت میں ہو یا عام حالت میں ہو۔

2. مَحارِم نسبی یعنی بھائی، بیٹا، چچا، ماموں اور والد وغیرہ سے پردہ نہ کرنا واجب، اگر ان سے پردہ کرے گی تو گنہگار ہو گی۔

3. صِہری محارم یعنی سسرالی رشتے سے جو محارم ہیں جیسے سسر وغیرہ یونہی رضاعی محارم جیسے رضاعی بھائی اور رضاعی والد وغیرہ سے پردہ کرنا واجب نہیں، پردہ کرے، تو بھی جائز ہے، نہ کرے، تو بھی جائز ہے، البتہ جوانی کی حالت میں پردہ کرنا ہی مناسب ہے۔ اور مظنہ فتنہ یعنی فتنہ کا ظنِّ غالب ہو تو پردہ کرنا واجب ہے۔

اس تفصیل کی روشنی میں پوچھی گئی صورت کا جواب واضح ہے وہ یوں کہ بھتیجے اور بھانجے چونکہ نسبی محارم میں داخل ہیں اس لئے ان سے عدت کے دوران پردہ نہ کرنا واجب ہے یعنی کرے گی تو گنہگار ہو گی۔ اور داماد چونکہ سسرالی رشتے کے اعتبار سے محرم ہے اس لئے اس سے پردہ کرنا نہ کرنا دونوں ہی جائز ہے البتہ ساس کے جوان ہونے کی حالت میں پردہ کرنا مناسب و بہتر ہے اور اگر فتنہ کا غالب گمان ہو تو پردہ کرنا واجب ہو گا۔ یہ حکم بھی مطلقاً ہے عدت کے ساتھ ہی خاص نہیں ہے۔ اور شریعت میں آسمان سے پردے کا کوئی تصور نہیں ہے۔ لہٰذا عدت میں عورت اپنے گھر کی چار دیواری میں رہتے ہوئے مکان کے کھلے حصے یعنی صحن وغیرہ میں آسکتی ہے اس کو دیکھ بھی سکتی ہے ہاں اس صورت میں جن مَردوں سے پردہ کرنا ضروری ہے ان سے بے پردگی نہ ہو اس بات کا ضرور دھیان رکھا جائے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دار الافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

صفرالمظفر کے چند اہم واقعات

17 صفرالمظفر 1398ھ یوم وصال

والدۂ امیر اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری رحمۃ اللہ علیہا

مزید معلومات کے لئے

ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرالمظفر 1439ھ پڑھئے۔

20 صفرالمظفر 465ھ یوم وصال

داتا گنج بخش حضرت سید علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

مزید معلومات کے لئے

ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرالمظفر 1439ھ اور المدینۃ العلمیہ کی کتاب "فیضانِ داتا علی ہجویری" پڑھئے۔

25 صفرالمظفر 1340ھ یوم وصال

اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

مزید معلومات کے لئے

ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرالمظفر 1439 تا 1442ھ اور خصوصی شمارہ "فیضانِ امامِ اہلِ سنّت" صفرالمظفر 1440ھ پڑھئے۔

28 صفرالمظفر 1034ھ یوم وصال

حضرت مجدّدِ الفِ ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

مزید معلومات کے لئے

المدینۃ العلمیہ کا رسالہ "تذکرۂ مجدّدِ الفِ ثانی" پڑھئے۔

صفرالمظفر 7ھ فتحِ خیبر

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم 1600 صحابہ کے ساتھ مدینۂ منورہ سے خیبر کی طرف روانہ ہوئے اور خیبر کے 20ہزار یہودیوں سے مقابلہ فرمایا، اس جنگ میں 93 یہودی مارے گئے جبکہ 15 صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے شہادت کا رُتبہ پایا، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خیبر فتح کرنے کے لئے حضرت علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جھنڈا عطا فرمایا۔ (مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرالمظفر 1439ھ اور مکتبۃ المدینہ کی کتاب سیرتِ مصطفےٰ ص380تا392 پڑھئے۔)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اللہ کی نعمت ہے یہ دعوتِ اسلامی

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اللہ کی نعمت ہے، یہ دعوتِ اسلامی
آقا کی عنایت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

رحمٰن کی رحمت ہے، یہ دعوتِ اسلامی
شیطاں کی ہلاکت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

اسلام کی زینت[1] ہے، یہ دعوتِ اسلامی
اور دین کی عزّت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

اسلام کی قوّت ہے، یہ دعوتِ اسلامی
اور دین کی شوکت[2] ہے، یہ دعوتِ اسلامی

اسلام کی دعوت ہے، یہ دعوتِ اسلامی
اور داعیِ[3] سنّت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

سب نبیوں کی، ولیوں کی، اصحاب کی، اہلِ بیت
کی خاص عنایت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

فیضانِ رضا ہے اور، یہ غوث کا فیضاں ہے
خواجہ کی حمایت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

عُشّاقِ محمد کی ٹھنڈک ہے یہ آنکھوں کی
ہر دل میں سرایت[4] ہے، یہ دعوتِ اسلامی

موجودہ سیاست سے ہے اس کو علاقہ[5] کیا!
بس نیکی کی دعوت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

اللہ کے ڈر میں اور اُلفت میں محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی
کرواتی زیادت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

دیدارِ محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی حسرت میں تمنّا میں
کرواتی زیادت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

سرکار کے روضے کے دیدار کی حسرت میں
کرواتی زیادت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

آپس کی محبّت کے یہ جام پلاتی ہے
اور دافعِ[6] نفرت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

ملحوظ[7] شریعت ہے، تو پاسِ طریقت ہے
سر تا پا سعادت[8] ہے، یہ دعوتِ اسلامی

اسلام کی تعلیمات اور دین کے احکامات
سکھلاتی شریعت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

قُرآں کی تلاوت ہے، نعتوں کی حلاوت[9] ہے
اذکار کی لذّت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

آ جاؤ گنہگارو! بدکارو! سیہ کارو!
بے شک رہِ جنّت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

سرکار کی دُکھیاری اُمّت کی ہے خیراندیش[10]
اور خادمِ ملّت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

اللہ کی رحمت سے دُنیا میں بھی عُقبیٰ[11] میں
عطّار کی راحت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

1: خوب صورتی 2: شان 3: جو دعوت دے 4: سما جانا 5: تعلق 6: دور کرنے والا 7: لحاظ کیا گیا 8: خوش نصیبی 9: مٹھاس، لذّت 10: بھلائی چاہنے والا 11: آخرت

ISBN 978-969-631-974-0
0125764
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net